بچوں اور بچیوں کا پیارا رسالہ

Digitized by khilafat Library Rabwah

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ ۷۸ء سے خطاب فرما رہے ہیں۔

"تم جو میرے سامنے بیٹھے ہو تم میں سے آدمی نکلنے چاہئیں۔ جو دین سیکھیں اور اس نیت سے سیکھیں کہ دنیا کے کونے کونے میں جائیں گے۔ اسلام کی تبلیغ کریں گے توحید کی تبلیغ کریں گے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و احسان کو دنیا کے سامنے پیش کریں گے۔ قرآن کریم کی حسین تعلیم دنیا کے سامنے پیش کریں گے۔"

(خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ ۲۱ اخاء ۱۳۵۷ ہش / ۲۱ اکتوبر ۱۹۷۸ء)

ایڈیٹر
محمد شفیق قیصر

نبوت۔ فتح ۱۳۵۷ ہش
نومبر۔ دسمبر ۱۹۷۸ء

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطاب کے بعد دُعا فرما رہے ہیں۔

Digitized by khilafat Library Rabwah

محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم۔اے صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اطفال کے اجتماع سے خطاب فرما رہے ہیں۔

محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اطفال الاحمدیہ کے اجتماع میں اطفال میں انعامات تقسیم فرما رہے ہیں۔

Digitized by khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بچوں اور بچیوں کا پیارا رسالہ

جسے بڑے بھی پورے ذوق و شوق سے پڑھتے ہیں

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

نبوت، فتح ۱۳۵۷ ہش

نومبر۔ دسمبر ۱۹۷۸ء

جلد ۲۰ — شمارہ ۱۱/۱۰

ایڈیٹر

محمد شفیق قیصر

(نائبین)

نصیر احمد قمر، عبدالسمیع خاں، منیر احمد جاوید

چندہ سالانہ :۔ بارہ روپے ۱۲

قیمت:۔ پرچہ ھذا :۔ دو روپے پچاس پیسے

کتابت :۔ محمد ارشد خوشنویس دارالصدر شرقی ربوہ

فہرست

قال اللہ تعالیٰ — ص۲

قال الرسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم — ص۳

قرآنی اسباق "کوشش" — ص۴

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ — ص۷

خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ — ص۹
برموقع سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

حافظ سلیم احمد اٹاوی — ص۲۵

شگفتہ شگفتہ — ص۲۹

دُعا (نظم) — ص۳۲

نظم — ص۳۴

ننھے ادیب — ص۳۵

بزم تشحیذ — ص۴۳

شیر کا شکار — ص۴۵

خبر نامہ تشحیذ — ص۴۸

رپورٹ سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ — ص۴۹

خدا کے پیاروں کو کوئی غم نہیں ہوتا — ص۵۸

جھوٹ کی سزا — ص۶۰

جب ہم نے سائیکل چلائی — ص۶۳

اپنی یادداشت بڑھائیے — ص۶۵

اور دیگر بہت سی دلچسپ تحریریں۔

پبلشر :۔ محمد شفیق قیصر۔ پرنٹر :۔ سید عبدالحیٔ۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت :۔ دفتر ماہنامہ تشحیذ الاذہان دارالصدر جنوبی ربوہ

Digitized by khilafat Library Rabwah

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی

اَلَّذِیْنَ یُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰہِ وَیَخْشَوْنَہٗ وَلَا یَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰہَ ؕ وَکَفٰی بِاللّٰہِ حَسِیْبًا ۝

(الاحزاب : ۴۰)

ترجمہ :- وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے پیغام پہنچاتے ہیں اور اسی سے ڈرتے ہیں اور وہ اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔ اور اللہ حساب لینے میں کافی ہے۔

تشریح :- اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بتلایا ہے کہ وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کے پیغام کی، اس کے دین کی تبلیغ کرتے ہیں وہ صرف اسی سے ڈرتے ہیں اور اسی کا خوف اور خشیت اپنے دل میں رکھتے ہیں۔ اس کے سوا کسی کو خاطر میں نہیں لاتے۔ دنیا کی کوئی طاقت انہیں خدائے واحد و یگانہ کے پیغام کی اشاعت سے روک نہیں سکتی۔ دنیا جو چاہے کرلے اور جتنا زور چاہے لگالے وہ ہمیشہ حق بات کہتے اور اسی کا اعلان کرتے ہیں۔ انہیں اس بات کا خوف نہیں ہوتا کہ خدا کا نام لینے اور اس کے پیغام کی اشاعت کرنے پر ان کے عزیز و اقارب ان سے قطع تعلق کرلیں گے۔ یا لوگ ان کا گھر بار لوٹ لیں گے۔ ان کا مال و متاع چھین لیں گے۔ یا اس راہ میں انہیں اپنی یا اپنے عزیزوں کے خون کی قربانی پیش کرنا پڑے گی۔ بلکہ وہ صرف خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔

ہمارے پیارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کا نمونہ ہمارے سامنے ہے۔ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کو توحید کی خاطر اپنی والدہ کو چھوڑنا پڑا۔ حضرت صہیبؓ نے اپنا سارا مال کافروں کو دیدیا مگر ایمان پر آنچ نہ آنے دی۔ اسی طرح حضرت ابوذر غفاریؓ، حضرت عثمان بن مظعونؓ، حضرت یاسرؓ اور عمارؓ بن یاسرؓ۔ حضرت سمیہؓ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر اصحاب نے ہر قسم کی تکالیف کو بخوشی برداشت کیا۔ دشمنوں کے تمام مصائب جھیلے لیکن کمال پامردی۔ استقامت اور استقلال کا مظاہرہ کیا اور ہمیشہ کلمہ حق کہتے رہے۔

عزیز بچو! اب خدا نے تبلیغ اسلام کا کام تمہارے سپرد کیا ہے۔ تم بھی یہ عہد کرو کہ خدا تعالیٰ کے اس فرمان کے مطابق اور صحابہؓ نبی کریمؐ کے نمونہ پر عمل کرتے ہوئے ہمیشہ تبلیغ دین میں مصروف رہو گے اور اس راہ میں کسی مخالفت کی پرواہ نہیں کرو گے اور خدا تعالیٰ کے سوا کسی کا خوف دل میں نہ آنے دو گے۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔

قَالَ الرَّسُوْلُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

Digitized by khilafat Library Rabwah

عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "مَنْ کَانَ لَہٗ ذِبْحٌ یَذْبَحُہٗ فَاِذَا اُھِلَّ ھِلَالُ ذِی الْحِجَّۃِ فَلَا یَاْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِہٖ وَلَا مِنْ اَظْفَارِہٖ شَیْئًا حَتّٰی یُضَحِّیَ"

(مسلم کتاب الاضاحی باب نہی من دخل علیہ عشر ذی الحجۃ الخ ص۳۶۵)

ترجمہ:۔ حضرت اُمّ سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ جو شخص قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔ جب ذوالحج کا چاند نکلے تو وہ قربانی کا جانور ذبح کرنے تک نہ اپنے بال کٹوائے اور نہ ناخن۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ "جَاھِدُوا الْمُشْرِکِیْنَ بِاَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ وَاَلْسِنَتِکُمْ"

(ابوداؤد)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا مشرکوں سے اپنے اموال اپنی جانوں اور اپنی زبانوں کے ذریعہ جہاد کرو۔

Digitized by khilafat Library Rabwah

قرآنی اسباق

کوشش

اکتوبر میں اطفال الاحمدیہ - ناصرات الاحمدیہ اور خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع تھا جس میں پاکستان کے ہر صوبے سے اطفال - ناصرات اور خدام بڑی تعداد میں شامل ہوئے - ذرا سوچیں اگر آپ اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ کر یہ سوچتے رہتے کہ ہم نے ربوہ میں اجتماع کے موقع پر جانا ہے - اجتماع کی برکات سے فائدہ اٹھانا ہے تو کیا صرف یہی سوچنے سے آپ ربوہ پہنچ جاتے - آپ کہیں گے نہیں ! کیوں ؟ اس لئے کہ صرف پڑے پڑے سوچتے رہنے سے کوئی کام نہیں ہوا کرتا - چھوٹے سے چھوٹا کام بھی کرنا ہو تو اس کے لئے کچھ محنت اور کوشش کرنی پڑتی ہے - اب اجتماع ہی کی مثال لے لو - آپ نے اس کے لئے کئی ماہ پہلے سے تیاری شروع کر دی تھی - پھر جب آپ نے دیکھا کہ اجتماع میں ایک دو روز باقی رہ گئے ہیں تو آپ نے اپنا بستر تیار کیا دوسرا سامان تیار کیا پھر کسی ٹیکسی یا ٹانگہ پر بیٹھ کر سٹیشن پر یا بس کے اڈہ پر پہنچے پھر ٹکٹ خرید کر گاڑی یا بس کے چلنے کا انتظار کرنا پڑا - گاڑی کے ڈبے میں اپنی جگہ بنانی پڑے گی - گاڑی روانہ ہونے کے بعد راستے میں اپنے سامان کی حفاظت کرنا پڑتی ہے - پھر جب گاڑی ربوہ پہنچی تو آپ نے اچھی طرح دیکھ بھال کر اپنا سامان اتارا اور سٹیشن یا بس سٹینڈ سے اپنے مقامِ اجتماع کی طرف چل پڑے - گویا آپ کو اپنے شہر سے ربوہ آنے تک خاصی کوشش اور محنت کرنا پڑی - اور اگر آپ اپنی جگہ بیٹھے ہوئے سوچتے رہتے اور ہاتھ پاؤں نہ ہلاتے - کوشش نہ کرتے تو آپ نہ ربوہ پہنچ سکتے نہ اجتماع کی برکات سے فائدہ حاصل کر سکتے -

یہ بات اچھی طرح یاد رکھیں کہ ہر کام کچھ نہ کچھ محنت چاہتا ہے - لیکن یہ ضروری نہیں کہ جس کام کے لئے آپ محنت کریں اس میں کامیابی بھی حاصل ہو جائے - ممکن ہے تمہیں کسی کام میں ناکامی بھی ہو - اس صورت میں صرف محنت ہی کی ضرورت نہیں ہو گی بلکہ لگاتار محنت کرنی ہو گی - اس لگاتار محنت کا نام ہے کوشش - کوشش کے بغیر کوئی بڑی کامیابی حاصل نہیں ہوتی - آپ کو کئی مرتبہ یہ اتفاق ہوا ہو گا کہ حساب کا سوال حل کرنے بیٹھے ہیں اور اس کا جواب غلط آ رہا ہے - آپ پھر اسے حل کرتے ہیں اور پوری کوشش کرتے ہیں کہ سوال صحیح حل ہو جائے - ایک بار غلط ہوتا ہے تو آپ دوسری بار کوشش کرتے ہیں - اسے چھوڑتے نہیں - اس طرح جب آپ کئی بار وہ سوال حل کرتے ہیں تو آپ کو اپنی غلطی معلوم ہو جاتی ہے اور بالآخر آپ ٹھیک جواب نکال لیں گے -

اس کو ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ جب کسی کام میں ناکامی ہوتی ہے تو اس کی وجہ اپنی ہی کوئی غلطی یا ناواقفیت ہوتی ہے اور کوشش اس غلطی کو دُور کرنے کے لئے ہوتی ہے - جب غلطی دُور ہو جاتی ہے تو کامیابی بھی ہو جاتی ہے - جو لوگ اپنی دوسری ناکامی کے بعد ہمت ہار جاتے ہیں تو وہ کوئی شاندار کام نہیں کر پاتے - کوشش کرنے والے کو یہ یقین رکھنا چاہیئے کہ آج ہم ناکام

Digitized by khilafat Library Rabwah

ہوتے ہیں تو کل ضرور کامیاب ہوں گے۔ کوشش میں ڈھیل وہی لوگ دیتے ہیں جو محنت سے جی چراتے ہیں اور ذرا سی بات میں ناامید ہو کر بیٹھ رہتے ہیں یہ بڑی کمزوری کی بات ہے۔ ہمت کی کمی سے یہ بات ہوتی ہے۔ ہمت والے لوگ تو ایڑی چوٹی کا زور لگا دیتے ہیں اور اپنا قدم پیچھے نہیں ہٹاتے۔

سکول میں پڑھنے والے بعض لڑکے کسی امتحان یا مضمون میں فیل ہو جاتے ہیں تو سمجھتے ہیں کہ اب ہمیشہ ہی فیل ہوتے رہیں گے۔ یہ بات بالکل غلط ہے اور کم ہمتی کی بات ہے۔ ناامید کبھی نہیں ہونا چاہیئے۔ جو آدمی بھی لگاتار کوشش کرے گا وہ ضرور کامیاب ہوگا جسطرح تندرستی کے بعد بیماری اور بیماری کے بعد تندرستی ساتھ ساتھ چلتی ہے۔ اسی طرح کامیابی اور ناکامی بھی ساتھ ساتھ چلتی ہے اس سے گھبرانا نہیں چاہیئے۔

ریڈیو کے موجد مارکونی کا نام آپ نے سنا ہوگا۔ جب پہلے پہل اس نے یہ خیال ظاہر کیا کہ کسی تار برقی کے بغیر بھی آواز ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچائی جا سکتی ہے تو لوگ اُسے بے وقوف اور پاگل کہنے لگے۔ مگر وہ مسلسل تجربے کرتا رہا۔ اس نے اپنی ہمت نہ ہاری اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہر ناکامی کے بعد اس کا قدم آگے ہی بڑھتا چلا گیا۔ اور ایک دن ایسا بھی آیا کہ اس نے ایک میل کے فاصلے سے ہیڈ فون کے ذریعہ لوگوں کو آواز سنوا دی۔ اس کے بعد وہ ترقی کرتا چلا گیا۔ اور اسے ایسی کامیابی نصیب ہوئی کہ آج ساری دُنیا میں ریڈیو رائج ہو گیا اور ایک جگہ سے دنیا کے ہر حصہ میں آواز پہنچ جاتی ہے۔

اسی مضمون کو اللہ تعالیٰ نے اپنی پاک کتاب قرآن مجید میں ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی

یعنی آدمی کے لئے اتنا ہی ہے جتنی وہ کوشش کرے۔

احمدی بچوں کو بلند ہمت اور بلند ارادہ ہونا چاہیئے۔ چھوٹی چھوٹی ناکامیوں پر ہمت نہیں ہارنی چاہیئے۔ خوب یاد رکھو کہ اگر محنت اور کوشش سے کبھی جی نہیں چرائیں گے۔ پڑھنے لکھنے میں اچھی طرح دل لگائیں گے۔ خوب محنت کریں گے اور ہر مضمون میں دوسروں سے بڑھ جانے کی کوشش کرتے رہیں گے تو ایک وقت آئے گا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی محنت اور کوشش میں غیر معمولی برکتوں کے سامان پیدا کر دے گا اور آپ خدا تعالیٰ کے فضل اور اپنی محنت اور کوشش سے دنیا میں نام پیدا کرنے والے بنیں گے۔

پس اپنی ہمتوں کو بلند کرو اور اپنے ارادوں کو مضبوط کرو اور کسی میدان میں بھی کسی سے پیچھے رہنے کی کوشش نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

محمد شفیق قیصر

Digitized by khilafat Library Rabwah

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پیارے بچو! سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر ہر احمدی کو خواہ وہ بچہ ہے یا نوجوان یا بوڑھا۔ مرد ہے یا عورت یہ ہدایت فرمائی کہ وہ اپنے اندر رُوحِ بلالی پیدا کرے۔ اور اگر دُنیا کی تمام طاقتیں مل کر ان کے حقوق کو غصب کریں اور تعصب اور تنگ نظری کے پہاڑ بھی ان کے سینوں پر رکھ دیئے جائیں تو بھی وہ کبھی خُدا کی واحدانیت اور رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان رسالت سے انکار نہیں کر سکتے۔ ان کی روح کی ایک ہی آواز ہو گی اور وہ ہو گی احد۔ احد کوئی طاقت ہم سے ہمارا ایمان اور روح بلالی نہیں چھین سکتی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ذیل میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ، کو اسلام کی راہ میں جو دکھ اور تکالیف اٹھانی پڑیں ان کا مختصر سا حال شائع کیا جا رہا ہے۔ تاکہ احمدی بچوں کو علم ہو سکے کہ وہ کونسی رُوحِ بلالی ہے جسے ہم نے اپنے اندر پیدا کرنا ہے۔

(مدیر)

حضرت بلال رضی اللہ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور صحابی تھے۔ آپ مسجد نبوی کے مؤذن تھے۔ ابتداء میں ہی اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ امیہ بن خلف کے غلام تھے۔ اُمیہ اسلام اور مسلمانوں کا جانی دشمن تھا۔ جب اُمیہ کو پتہ چلا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کر لیا ہے تو انہیں طرح طرح کی سزائیں دینا شروع کیں۔ ایک دفعہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، مکہ کے ایک میدان کی طرف گئے تو انہوں نے دیکھا کہ ظالم کفار صحابی رسُول حضرت بلال رضی اللہ عنہ، کو سزائیں دے رہے ہیں۔ سزائیں دیتے دیتے ظالم کفار مگر خود تھک گئے تھے انہیں سخت گرمی کے موسم میں گرم گرم

Digitized by khilafat Library Rabwah

ریت پر لٹا کر اُوپر سے بھاری پتھر رکھ دیا گیا تھا۔ اور ان کی کوشش یہ تھی کہ نعوذ باللہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ ان کے خداؤں کو اچھے الفاظ سے یاد کریں مگر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی زبان سے اَحَد۔ اَحَد (خدا ایک ہے۔ ایک ہی ہے) کے سوا اور کوئی کلمہ نہ نکلتا تھا۔

اُمیہ بن خلف کہتا کہ:۔

"ہمارے خداؤں کو اچھے الفاظ سے یاد کرو تو یہ سزائیں رُک جائیں گی"۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ جواب دیتے:۔

"میری زبان گوارا نہیں کرتی" اس کے بعد آپ کی زبان سے پھر احد احد یعنی خُدا ایک ہے۔ ایک ہی ہے۔ کے الفاظ جاری ہو جاتے۔

اس کے بعد امیہ بن خلف اور اس کے ظالم ساتھیوں نے عاجز آ کر ان کے سینے سے پتھر ہٹا دیا اور انہیں کھڑا کر کے رسّی سے اس طرح باندھا کہ ایک بازو میں ایک رسّی اور دوسرے میں دوسری۔ اس کے بعد بہت سے لڑکوں کو بلا کر ان کے ہاتھوں میں یہ رسیاں دیدیں اور کہا کہ ان کو جس قدر ممکن ہو دوڑاؤ اور تھکاؤ۔ لڑکوں نے حکم کے مطابق یہی کیا۔ کبھی وہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دائیں کھینچتے اور کبھی بائیں کھینچتے۔ کبھی آگے اور کبھی پیچھے۔ پھر شور مچا مچا کر ہنستے اور امیہ بن خلف اور اس کے ساتھی دیکھ دیکھ کر مذاق اُڑاتے مگر بلال کو کسی بات کی پرواہ نہ تھی یہ ظالم انہیں جدھر لے جاتے بلال رضی اللہ عنہ اُدھر چلے جاتے۔ نہ خلاف جاتے نہ مزاحمت کرتے مگر آپ کی زبان اَحَد۔ اَحَد کہنے سے نہ رُکتی۔ آخر یہ لڑکے اتنے تھک گئے کہ ہانپنے لگے اس کو ڈھیلا کر کے زمین پر چھوڑ دیا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ اسی طرح کھڑے کھڑے احد احد کہتے رہے۔ یہ حالت دیکھ کر اُمیہ اور اس کے ساتھیوں کو اور بھی غصہ آیا اور بلال رضی اللہ عنہ کے سینے پر اتنے زور سے دھکا دیا کہ وہ پیٹھ کے بل زمین پر گر پڑے۔ اس قدر زور سے گرے کہ ان کے گرنے کی زوردار آواز سنائی دی مگر بلال رضی اللہ عنہ کا احد احد یعنی خُدا ایک ہے ایک ہی ہے اسی طرح جاری تھا۔ اُمیہ نے آگے بڑھ کر ارادہ کیا کہ ان کو پکڑ کر ان کی یہ آواز اور احد احد کی یہ آواز کسی طرح روک دے۔ اتنے میں حضرت ابُوبکر رضی اللہ عنہ درمیان میں آ گئے اور فرمایا:۔

"تم سے خُدا سمجھے آخر تم اس کمزور اور بے بس کو کس جرم کی سزا دے رہے ہو"۔

اُمیہ بن خلف بولا:۔

"ابو قحافہ کے بیٹے یہ ہمارا غلام ہے ہم اس کے ساتھ جو سلوک چاہیں کریں تم ہمیں روکنے والے کون ہو؟"

حضرت ابُوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

"نہیں یہ تمہارا غلام ہونے سے پہلے اللہ کا غلام ہے۔ اگر تم اس کی جان لوگے تو گناہ کے علاوہ خود

تمہارا ہی مال ضائع ہوگا۔ کیا اس سے بہتر اور کوئی طریقہ نہیں ہوسکتا؟"

Digitized by khilafat Library Rabwah

اُمیہ بن خلف بولا - وہ کیا :۔

آپ نے فرمایا - مَیں بلال کو تم سے خرید تا ہوں ۔ چنانچہ حضرت ابوبکر نے انہیں اُمیہ بن خلف سے خرید کر آزاد کردیا ۔ اور اس طرح آپ کو ان تکلیف دہ مظالم سے نجات دلادی ۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس قدر نوازا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسجد نبوی کے مؤذن مقرر ہوئے۔ اور سفر و حضر میں ہمیشہ اذان کی خدمت آپ کے سپرد ہوئی ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مدینہ منورہ میں رہنا اور حضور کی جگہ کو خالی دیکھنا مشکل ہوگیا۔ اس لئے مدینہ سے شام کی طرف ہجرت کرگئے ۔

ایک مرتبہ خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی ۔ حضور نے خواب میں فرمایا :۔

"بلال کیا بات ہے ہمارے پاس کبھی نہیں آتے"

تو آنکھ کھلنے پر مدینہ منورہ حاضر ہوئے ۔ حضرت حسنؓ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما نے اذان کی فرمائش کی ۔ دونوں کی فرمائش ایسی نہیں تھی کہ حضرت بلال انکار کرتے ۔ اذان کہنا شروع کی اور مدینہ میں حضورؐ کے زمانہ کی اذان کانوں میں پڑنا تھا کہ کہرام مچ گیا ۔ عورتیں تک روتی ہوئی گھر سے نکل پڑیں ۔

آپ نے چند روز مدینہ میں قیام فرمایا اور پھر واپس شام تشریف لے گئے ۔ ۲۰ ہجری میں دمشق میں وفات پائی ۔

بھائی جان

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"..... دیکھو جو امور سماوی ہوتے ہیں ان کے بیان کرنے میں ڈرنا نہیں چاہیئے ۔ اور کسی قسم کا خوف کرنا اہل حق کا قاعدہ نہیں ۔ صحابہ کرام کے طرز عمل پر نظر کرو ۔ وہ بادشاہوں کے درباروں میں گئے اور جو کچھ ان کا عقیدہ تھا وہ صاف صاف کہہ دیا ۔ اور حق کہنے سے ذرا نہیں جھجکے ....."

(ملفوظات جلد دہم ص ۱۲۷)

Digitized by khilafat Library Rabwah

خدا کی راہ میں تم کام کرو گے تو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں تمہاری عزت پیدا ہو گی اور تم قوم اور ملک کے لئے باعثِ فخر بن جاؤ گے

ساری دُنیا کی اچھی چیز ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے غلاموں کیلئے پیدا کی گئی ہیں

تم احمدی بچے ہو۔ تمہارا نام اطفال الاحمدیہ ہے۔ پس تم اپنے اس مقام کو یاد رکھو۔ کہ تم اس جماعت کے نونہال ہو جس نے ساری دُنیا میں اسلام کو غالب کرنا ہے۔

تمہیں اپنے دلوں میں یہ عہد کرنا چاہیئے کہ دُنیا جو مرضی کہے اور جو مرضی کرے تم ہمیشہ دنیا کے سامنے اسلام کا عمدہ نمونہ پیش کرو گے اور اسلام کی حسین تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کرو گے

مورخہ ۲۱ اخاء ۱۳۵۷ ہش بمطابق ۲۱ اکتوبر ۱۹۷۸ء بعد دوپہر اطفال الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو خطاب فرمایا تھا اُسکا پورا متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے:-

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:

"نبی اکرم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ بچہ بچہ ہی ہوتا ہے خواہ وہ کسی مسند پہ بیٹھا ہوا ہو۔ بعض اطفال نے اس وقت میرے سامنے جو حرکتیں کی ہیں انہیں دیکھ کر مجھے یہ حدیث یاد آگئی اور میں اس کا ذکر بچوں کو سمجھانے کے لئے کرنا چاہتا ہوں۔ اگر غصہ

Digitized by khilafat Library Rabwah

کا اظہار نہیں کرنا چاہتا۔

خدا تعالیٰ نے ہر بچہ میں بڑی قوت اور طاقت رکھی ہے اور صلاحیت پیدا کی ہے تاکہ اگر اس کی صحیح نشوونما ہو جائے تو وہ علم میں آگے بڑھے مہارت میں آگے بڑھے۔ دین میں آگے بڑھے۔ چنانچہ اگر دین کی خدمت کا جذبہ پیدا ہو تو ہمارے اطفال ساری دُنیا سے آگے نکل سکتے ہیں لیکن عملاً ساری دُنیا سے پیچھے ہیں۔ مَیں نے یورپ میں بھی بچے دیکھے ہیں ان کو دین کا تو کچھ پتہ نہیں۔ دنیوی لحاظ سے بھی اب ان میں کچھ کمزوری آتی جا رہی ہے لیکن بڑی محنت سے پڑھنے والے ہوتے ہیں۔ دسویں میں پڑھنے والا بچہ چوٹی کے فلاسفروں کی باتوں کو سمجھ لیتا ہے مثلاً کانٹ اُن کا مشہور فلاسفر ہے اس کے فلسفہ کی موٹی موٹی باتیں بچوں کو سمجھا دی جاتی ہیں۔ بعض لوگوں نے اس موضوع پر سادہ زبان میں کتابیں بھی لکھی ہیں۔ لیکن یہاں بی۔اے کے طالب علم کو بھی ان باتوں کا پتہ نہیں ہوتا۔

ہم یہ چاہتے ہیں

کہ بڑے بڑے علماء کو دین کی باتوں کا پتہ ہو نہ ہو ہمارے بچوں کو ضرور پتہ ہو۔ اس لئے یہ امر نہایت ضروری ہے کہ ہمارے اطفال کے کان میں ضرور دین کی باتیں پڑنی چاہئیں۔ ابھی ابھی مَیں لجنہ اماء اللہ کے اجتماع سے تقریر کر کے آ رہا ہوں۔ لجنہ کے اجتماع میں شامل ہونیوالی مستورات میں سے کچھ تو اطفال کی مائیں ہوں گی۔ کچھ بہنیں ہوں گی اور کچھ رشتہ دار عورتیں ہوں گی وہ انہیں بتائیں گی کہ مَیں نے بچوں کے بارہ میں اُن سے کیا کہا ہے۔ وہ بچوں سے کس قسم کا سلوک کریں اور اُن کی کس طرح تربیت کریں۔

موجودہ مہذب دُنیا میں یورپ ہے امریکہ ہے جو اپنے آپ کو بہت ترقی یافتہ کہتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ علم و عمل میں دُنیا سے بہت آگے نکل گئے ہیں۔ لیکن

اے میرے پیارے بچو!

وہ تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔ تمہیں پتہ ہے وہ کیوں انتظار کر رہے ہیں؟ اس لئے کہ وہ

Digitized by khilafat Library Rabwah

کہتے ہیں کہ اُن کی عقلیں تو ہوگئیں ناکام۔ اب اُن کی عقلوں کو روشنی اور جلا دینے کے لئے دین اسلام کی ضرورت ہے۔ اس لئے آج جو بچے ہیں اگلے آٹھ دس سال میں اُن کو خوب دین کا علم سکھا کر اُن کے پاس بھیجیں تا کہ وہ اُن کے مسائل جن کو اُن کی عقلیں سلجھا نہیں سکیں، وہ جا کر دین کی تعلیم کی روشنی میں سمجھائیں کہ کس طرح وہ اپنے مسائل کو حل کریں۔

پس وہ لوگ تو تمہاری انتظار میں ہیں اور تم نے اگر اس طرف توجہ نہ دی تو پھر یہ خلا کس طرح پُر ہوگا۔ تم میں کچھ بچے توجہ دیتے ہوں گے اور کچھ توجہ نہیں دیتے ہوں گے۔ مَیں نے ایسے کم عمر احمدی بچے یہاں بھی اور یورپ میں بھی دیکھے ہیں جو نماز فر فر سناتے ہیں۔ پیرس میں ایک مسلمان کہنے لگا کہ مَیں تو دیکھتا ہوں بڑے بڑے لوگوں کو کلمہ بھی ٹھیک طرح نہیں آتا۔ نماز کے معنے نہیں آتے۔ وہ جس آدمی سے بات کر رہا تھا وہ اتفاقاً احمدی تھا اُس نے ایک احمدی بچے کو بُلایا اور اُس سے کہا کلمہ سُناؤ۔ نماز سناؤ۔ اُس نے سُنانا شروع کر دیا۔ وہ حیران ہو کر کہنے لگا اچھا۔ اس قسم کے بچے بھی ہیں دُنیا میں۔ اُس نے کہا ہاں یہ احمدی بچہ ہے تو پھر اُسے پتہ لگا کہ وہ احمدی بچے سے باتیں کر رہا ہے۔

غرض

تم صرف بچے نہیں ہو

تم احمدی بچے ہو۔ تم اس بات کو یاد رکھو۔ اگر مَیں یہ بات تمہیں سمجھانے میں کامیاب ہو جاؤں تو میں سمجھوں گا کہ آج میرے یہاں آنے کا مقصد پورا ہو گیا۔ جب مَیں یہ کہتا ہوں کہ تم صرف بچے نہیں تو میرا مطلب یہ ہوتا ہے کہ بچے تو جانوروں کے بھی ہوتے ہیں لیکن تم جانور کے بچے نہیں ہو تم انسان کے بچے ہو۔ پھر انسان انسان کے بچوں میں بھی فرق ہوتا ہے مثلاً ایک شخص دہریہ ہے! وہ خدا کو نہیں مانتا۔ تم دہریے کے بچے بھی نہیں ہو۔

تم احمدی بچے ہو

تمہارا نام اطفال الاحمدیہ ہے۔ پس تم اپنے اس مقام کو یاد رکھو کہ تم اس جماعت کے

Digitized by khilafat Library Rabwah

نونہال ہو جس نے ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنا ہے اس لئے جو کام ایک احمدی بچے کو کرنا چاہیئے وہ تم نے کرنا ہے۔ جو کلمہ خیر ایک احمدی بچے کو بولنا چاہیئے وہ تمہاری زبان سے نکلنا چاہیئے۔ اور جو بات ایک احمدی بچے کو سوچنی چاہیئے وہ تمہیں سوچنی چاہیئے۔

پس جب مَیں کہتا ہوں کہ تم احمدی بچے ہو تو تمہارا عمل، تمہاری گفتگو اور تمہاری سوچ احمدیّت کی تعلیم کے مطابق ہونی چاہیئے۔ تمہارا کام کرنا۔ بولنا اور سوچنا قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق ہونا چاہیئے۔

قرآن کریم ایک بڑی عظیم کتاب ہے

یقیناً بہت ہی عظیم ہے۔ تمہارے دماغوں میں تو بوجہ بچپن اس کی عظمت آ نہیں سکتی وہ تو اتنی عظیم کتاب ہے کہ اس کی عظمت کا ہمارے دماغ بھی احاطہ نہیں کر سکتے۔ قرآن کریم اتنی عظیم کتاب ہے کہ اس کے متعلق خود اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان فرمایا :۔

تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ

قیامت تک کے مسائل کو حل کرنے کے علوم اس کے اندر موجود ہیں۔ لیکن جن مسائل کا ہمیں پتہ ہی نہیں اور دو سو سال کے بعد جو مسئلہ لوگوں کے سامنے آئیگا اس کا حل تو اگرچہ موجود ہے لیکن وہ مسئلہ اور اس کا حل ہمارے ذہن میں اس وقت نہیں آسکتا لیکن

یہ وہ زمانہ ہے

جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر قرآن کریم کی ایسی تفسیر بیان فرمائی ہے جس میں قرآن کریم کے ذریعہ مسائل کو حل کرنے کی تفصیلی راہنمائی یا اجمالی اشارے موجود ہیں۔ ویسے قرآنی علوم کا انکشاف ہر زمانہ میں آہستہ آہستہ ہوتا رہا ہے جس طرح تم نے اپنی ماں کی گود میں سے نکل کر پہلے گھٹنوں کے بل چلنا شروع کیا۔ پھر تم نے قدم قدم چلنا شروع کیا۔ پھر تم نے اپنے صحن کے اندر کدکڑے مارے۔ پھر تمہیں گلی میں

Digitized by khilafat Library Rabwah

داخل کر دیا گیا۔ پھر تم سات سال کی عمر میں اطفال الاحمدیہ کی تنظیم میں شامل ہو گئے اور آج تم میرے سامنے بیٹھے ہو۔ یہ ایک حرکت ہے جو ترقی پر دلالت کرتی ہے۔ یہ ایک الگ مسئلہ ہے کہ ہر دن جو چڑھتا ہے اس سے گویا تمہاری زندگی کا ایک دن بڑھ گیا اور تمہاری عمر کا ایک دن کم ہو گیا۔ اگر ہم یہ فرض کریں کسی کی عمر سو سال ہے تو ہر آنے والا کل بظاہر اس کی زندگی کو بڑھا رہا ہوتا ہے لیکن فی الحقیقت آج کی نسبت اس کی عمر کا ایک دن کم ہو رہا ہوتا ہے۔ پس

وقت گزر رہا ہے کام بہت سے کرنیوالے ہیں

اس لئے اسلام یہ نہیں کہتا کہ تم کھیلو نہیں یا ہنسو نہیں۔ اسلام کہتا ہے کھیلنے اور ہنسنے کے وقت خوب کھیلو اور ہنسو۔ دو طرح سے لوگ ہنستے ہیں۔ ایک یہ کہ مثلاً گاڑی میں بچے ایک دوسرے کو گالی دے کر ہنستے ہیں۔ یہ تو ہنسنے کی بات نہیں۔ بد اخلاقی کا مظاہرہ کر کے خود ہی ہنستے چلے جانا یہ تو ٹھیک نہیں۔ یہ تو ایسے ہی ہے کہ کوئی کہے میں تو اتنا بُرا ہوں۔ میں کسی کو گالی دیتا ہوں اور خود ہی قہقہہ مار کر ہنس پڑتا ہوں۔ یہ تو جنون کی کیفیت ہے یا جہالت کی کیفیت ہے۔ اسلام کہتا ہے تم ہنسو لیکن ہنسنے کی جگہ ہنسو۔

ہم پر خدا تعالیٰ کے بڑے احسان ہیں

جب ہم خدا تعالیٰ کا پیار دیکھتے ہیں تو ہمارے چہرے پر مسکراہٹ آجاتی ہے جیسے خوبصورت پھول کو دیکھ کر چہرے پر مسکراہٹ پھیل جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ کا یہ نشان دیکھ کر کہ وہ ہمیں کھانے کو دیتا ہے ہم اس پر خدا کا شکر ادا کرتے ہیں اور مسکراتے ہوئے کھاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں کھانا ہضم کرنے کی توفیق دیتا ہے۔ ہمارا جسم مضبوط ہو جاتا ہے۔ ہمارے دماغ مضبوط ہو جاتے ہیں۔ پھر ہم علم کے میدان میں بڑے بڑے لوگوں کا مقابلہ کرتے ہیں۔ گو بحیثیت مجموعی ہماری قوم دنیا کی دوسری ترقی یافتہ اقوام کا

Digitized by khilafat Library Rabwah

علم کے میدان میں کماحقہٗ مقابلہ نہیں کر سکتی۔ لیکن جماعت احمدیہ سے باہر بھی اور جماعت احمدیہ میں بھی حالانکہ تعداد میں تھوڑی سی جماعت ہے بہت سے ایسے بچے ہوتے ہیں جو ذہین ہوتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے ایسے بچوں پر بھی اور ہم پر بھی کہ انہیں اتنی عقل دی اور علم دیا اور اُن کو یہ توفیق عطا کی کہ وہ اپنے علم سے فائدہ اُٹھائیں اور وقت ضائع نہ کریں۔ لیکن

کھیلنا بھی ضروری ہے

اور ورزش بھی ضروری ہے۔ اس لئے تم سیر کرو۔ غلیل سے فاختہ کا شکار کر کے بڑا مزہ دار گوشت کھاؤ تمہیں کون منع کرتا ہے۔ مزے کرو۔ یہ جائز مزے ہیں۔ ان سے اسلام نے نہیں روکا۔ یہ چیزیں تمہارے لئے پیدا کی گئی ہیں۔ ساری دُنیا کی اچھی چیزیں محمد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم اور آپؐ کے غلاموں کے لئے پیدا کی گئی ہیں۔ اسی لئے ایک روایت میں آپؐ کے متعلق کہا گیا ہے :-

لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ

کہ اگر محمد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی پیدائش مقصود نہ ہوتی یعنی خدا تعالیٰ کے علم کامل میں اور منصوبہ باری تعالیٰ میں نہ ہوتا کہ خدا نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسا انسان پیدا کرنا ہے تو یہ دُنیا پیدا نہ کرتا۔ گو آپؐ اس دُنیا کی سب چیزوں سے فائدہ نہ اُٹھا سکے اسلئے کہ آپؐ نے ایک مدت تک عمر پائی اور اسکے بعد آپؐ کا وصال ہو گیا۔ اب جو لوگ آپؐ کے نقشِ قدم پر چلتے ہیں اور آپؐ سے پیار کرنیوالے ہیں اور آپؐ کے مخلص فدائی ہیں۔ میرا یہ پختہ عقیدہ ہے دُنیا کی ہر اچھی چیز محمد صلی اللہ علیہ وسلّم کے طفیل اُن کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ بعض چیزیں مسلمان فدائی کو ملتی ہیں اور بعض نہیں ملتیں تو اُنکا ثواب لکھا جاتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے تم پر اتنا بڑا احسان کیا۔ عقل دے دی۔ بعض بچے اپنی عقل ضائع کر دیتے ہیں نہ پڑھنے والوں کی مجلس میں شامل ہو جاتے

Digitized by khilafat Library Rabwah

ہیں۔ اور اپنا وقت اور اپنی صلاحیت ضائع کرتے ہیں۔ وہ بڑا ظلم کرتے ہیں۔ اپنے نفس پر بھی اور اپنی قوم پر بھی۔ کیونکہ ترقی کرنے والے جتنے بچے قوم میں پیدا ہوں گے۔ اتنی ہی قوم زیادہ ترقی کرے گی۔

دو سال کی بات ہے

ہمارا ایک لڑکا ایم ایس سی فزکس میں یہاں اوّل آیا۔ اس نے اتنے نمبر لئے کہ لوگ حیران تھے اس کا ریکارڈ کون توڑے گا۔ وہ پی ایچ ڈی کرنے کے لئے انگلستان گیا۔ انگریزوں میں بڑا تکبر پایا جاتا ہے انہوں نے کہا ہم نے تمہیں پی ایچ ڈی کلاس میں نہیں لینا کیونکہ تم پاکستان سے آئے ہو۔ وہاں تو کوئی اچھی طرح پڑھاتا نہیں اسلئے تم پہلے ایم ایس سی کرو پھر تمہیں پی ایچ ڈی میں داخل کریں گے۔ یہ ۱۹۷۶ء کی بات ہے۔ اتفاقاً میں بھی ان دنوں وہیں تھا۔ جماعت ہی اس کو پڑھا رہی تھی۔ کیونکہ ہمارا کوئی ذہین بچہ ایسا نہیں جسے جماعت چھوڑ دیتی ہو کہ وہ خراب ہو جائے۔ ہم اسے خدا تعالیٰ کے فضل سے سنبھال لیتے ہیں۔ چنانچہ وہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا آپ نے مجھے کہا تھا پی ایچ ڈی کرو لیکن یہ لوگ کہتے ہیں پہلے ایم ایس سی کرو مجھے بتائیں میں کیا کروں۔ میں نے کہا تم ایم ایس سی میں داخل ہو جاؤ۔ چنانچہ وہ دوبارہ ایم ایس سی میں داخل ہو گیا ابھی چند ماہ ہی گزرے تھے کہ یونیورسٹی کہنے لگی نہیں تیرا علم بڑا ہے تم پی ایچ ڈی کر لو۔ وہ پی ایچ ڈی میں داخل ہو گیا۔ اور وہ پی ایچ ڈی جسے انگریز لڑکے تین تین چار چار سال میں کرتے ہیں اس نے دو سال میں کر لی۔ اور ابھی اس کا نتیجہ نہیں نکلا تھا کہ آکسفورڈ اور کیمبرج جیسی بڑی بڑی یونیورسٹیاں اس کو لیکچر دینے کیلئے بلاتی ہیں۔

پیارے بچو!

تم میں سے ہر ایک بچہ اگر چاہے تو ایسا بن سکتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ نے تمہیں صلاحیت دی ہے تو اُسے ضائع نہ کرو۔ اگر تم اپنی ذہانت سے پُورا پُورا فائدہ اُٹھاؤ گے تو

Digitized by khilafat Library Rabwah

کوئی کسی لائن میں آگے نکلے گا اور کوئی کسی لائن میں آگے نکلے گا۔ پھر اُس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمہارے حصے میں خوشیاں آئیں گی۔ اس وقت کی تمہاری جو خوشیاں ہیں بچپن کی وجہ سے اُن خوشیوں کے معنے بھی تمہیں نہیں آتے لیکن اگر عملی میدان میں دوسروں سے آگے نکلو گے تو اس سے جو خوشیاں حاصل ہوں گی وہ کہیں زیادہ اچھی ہوں گی۔ اُن سے تمہارے خاندان کا نام بلند ہوگا۔ تمہارے مالی حالات اچھے ہو جائیں گے دُنیا میں تمہارے لئے ایک عزت کا مقام پیدا ہو جائیگا۔ خدا کی راہ میں تم کام کرو گے تو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں تمہاری عزت پیدا ہوگی اور تم قوم اور ملک کے لئے باعثِ فخر بن جاؤ گے۔ تمہارے والدین ہمیشہ تمہارے لئے دعائیں کرتے ہیں اب تم ان کو یہ بدلہ دو گے کہ وہ بھی فخر کریں کہ اُن کے بچے ایسے نیک نکلے ہیں جنہوں نے اپنے اوقات کو ضائع نہیں کیا بلکہ اپنے اوقات کو صحیح مصرف میں لائے ہیں۔

پس جیسا کہ مَیں نے کہا ہے اسلام کوئی دوستیوں کا مذہب نہیں۔ اسلام تو انسان کا مذہب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جسم دیا ہے۔ جسمانی طاقتیں دی ہیں۔ جسمانی طاقت کو قائم رکھنے کے لئے اچھا اور متوازن کھانا ہے۔ جو اس کے لئے مہیا کیا ہے قرآن کریم نے کہا ہے کہ

ہر چیز میں توازن ہونا چاہیئے

اس لئے ہماری غذا متوازن ہونی چاہیئے۔ اب آج کی دنیا میں سائنسدانوں نے بڑے فخر سے کہا ہے کہ انہوں نے متوازن غذا کا اصول بنایا ہے۔ حالانکہ قرآن کریم نے چودہ سو سال پہلے سے میزان کا قانون بنایا ہوا ہے اور ہدایت دی ہے کہ اس کے مطابق کھانا کھاؤ اور ہضم کرنے کی کوشش کرو۔ آخر جسم میں طاقت اور جان ہوگی تو عقل بھی تعلیم کا بوجھ اُٹھائے گی۔

مَیں نے دیکھا ہے مَیں کالج میں پڑھاتا رہا ہوں۔ بڑی دیر کی بات ہے ایک طالب علم

Digitized by khilafat Library Rabwah

جس نے بی اے کا امتحان دینا تھا اُس کے چہرے پر داغ پڑے ہوئے تھے اور ایسے داغ صحت کی کمزوری کی وجہ سے پڑ جاتے ہیں۔ مجھے اپنے آپ پر بڑا غصہ آیا یہ سوچ کر کہ میں نے اس کا خیال نہیں رکھا۔ چند مہینوں کے بعد اس کا امتحان ہے اس کو کھانے کے لئے حسب ضرورت نہیں ملا اس لئے کمزور ہو گیا ہے۔ میں اُن دنوں کھلاڑیوں کو مختلف شکلوں میں سویابین کھلایا کرتا تھا لیکن جو طالب علم محنت کرنے کی وجہ سے کمزور ہوتے تھے ان کی طرف میری توجہ نہیں گئی تھی۔ چنانچہ میں نے پھر محنتی طلبا کے لئے بھی سامان کیا اور جب اُس لڑکے کو میں نے سویابین دی جو بڑی اچھی چیز ہے تو دس پندرہ دن کے بعد میں نے دیکھا کہ اس کے چہرے پر صحت کی سُرخی آگئی۔ ایسی صورت میں طالبعلم چاہے سولہ گھنٹے روزانہ پڑھے اس کو کوئی تکلیف نہیں ہو گی۔ لیکن اگر صحت ٹھیک نہیں ہو گی تو زیادہ پڑھائی نہیں کر سکے گا۔

پھر اسی طرح

توجہ بڑی ضروری ہے

اگر توجہ نہ ہو مثلاً اطفال الاحمدیہ کے اس اجتماع میں بچے بیٹھے ہیں اگر کسی کی توجہ ادھر اُدھر ساتھیوں کی طرف ہو تو وہ میری بات نہیں سُن سکے گا۔ جب سُنے گا نہیں تو اُسے یاد نہیں رکھے گا۔ جب یاد نہیں رکھے گا تو اس کا فائدہ نہیں اُٹھا سکے گا۔ یہ ایک موٹی بات ہے۔ یہ کوئی فلسفہ نہیں کہ بچوں کی سمجھ میں نہ آسکے۔ پس توجہ کو قائم رکھنے کے لئے بھی اپنی طاقت اور صحت اچھی ہونی چاہیئے۔

پھر

اخلاق اچھے ہونے چاہئیں

اخلاقی لحاظ سے تمہیں نہایت عمدہ نمونہ دکھانا چاہیئے۔ ایسا عمدہ نمونہ کہ دُنیا دیکھے اور حیران ہو کر کہے کہ یہ احمدی بچہ اسکے اتنے اچھے اخلاق ہیں۔ اسلام امن اور آشتی

Digitized by khilafat Library Rabwah

کا مذہب ہے۔ اسلام ہمدردی اور خیر خواہی کا مذہب ہے

اسلام خدمتِ خلق کا مذہب ہے

اسلام پیار اور محبت کا مذہب ہے۔ اسلام نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ کسی آدمی سے دشمنی نہیں کرنی۔ ہر ایک کی خیر خواہی کرنی ہے وہ چاہے جو مرضی کر رہا ہے۔ تم میں سے اکثر بچے ایسے ہوں گے جن کو پتہ نہیں کہ ۷۴ء میں جماعت احمدیہ پر کیا حالات گزرے تھے۔ تاہم ایسے بچے بھی موجود ہیں جن کو پتہ ہے کہ میں نے اس وقت جماعت سے یہ کہا تھا کہ جو بھی حالت تم پر گزرے ہنسنے کسی سے غصہ نہیں کرنا بلکہ ہنستے رہنا ہے اور دعائیں کرتے رہنا ہے۔ جماعت احمدیہ خدا کی ایسی پیاری جماعت ہے۔ یہ جو تمہارے بڑے ہیں تمہاری طرح بچے تھے لیکن انہوں نے نیکی کی باتیں سن سن کر ایسا اچھا نمونہ دکھایا کہ ہمارے مخالفین حیران ہو گئے۔ اور یہ باتیں کرتے ہوئے سنے گئے کہ یہ عجیب قوم ہے۔ ہم ان کو دکھ پہنچا رہے ہیں اور یہ ہیں کہ ان کے چہرے پر غصے اور دشمنی کا کوئی اثر نہیں۔ مخالفتوں میں بھی وہ ہنستے اور مسکراتے رہے اور دعائیں دیتے رہے۔

انہی دنوں ایک دفعہ

ہمارے دو مبلغین

کو ۲۵-۳۰ آدمیوں نے اتنا مارا کہ ان کا منہ سوج گیا اور ان کی گردن فٹ بال کی طرح موٹی ہو گئی۔ ان میں سے ایک میرے پاس آیا۔ میں نے کہا دیکھو! میں کہا کرتا ہوں مسکراتے رہو اب بھی میں تمہیں کہتا ہوں مسکراتے رہو۔ تم ایک بات یاد رکھو جو ورم تمہاری گردن اور تمہارے چہرے پر ہے یہ ۴۸ گھنٹے کے اندر اندر دور ہو جائے گی لیکن جو خوشی ہمیں خدا نے پہنچائی ہے وہ تو ہمیشہ قائم رہنے والی ہے۔ ہمیں خدا نے یہ کہا ہے کہ

تم خوش رہو

اور اسے یہ خوشی ہے کہ اسلام کی ترقی اور اس کے غلبہ کے دن آ گئے ہیں تو اگر یہ بشارت

Digitized by khilafat Library Rabwah

موجود ہے اور اسلام کی تازگی اور غلبہ کے دن آچکے ہیں تو پھر ہم خواہ مخواہ روئیں اور منہ کیوں بسوریں۔ پھر ہمیں کس بات کا غم اور کس چیز کا غصہ۔ ہم تو اسی طرح مسکرائیں گے جس طرح خوشی کے وقت مسکراتے ہیں۔ خیر میں نے اس کو تسلی دی اور وہ چلا گیا لیکن اس نوجوان مبلغ کے ذہن پہ اتنا اثر تھا کہ گھڑی دیکھ کر پورے ۴۸ گھنٹے کے بعد میرے پاس آیا اور کہنے لگا میں اس لئے ملنے آیا ہوں کہ آپ دیکھ لیں آپ نے کہا تھا کہ تمہاری ورم ۴۸ گھنٹے کے اندر دور ہو جائے گی۔ اب دیکھ لیں نہ میرے چہرے پر ورم باقی ہے اور نہ میری گردن پر۔ میں نے کہا بس ٹھیک ہے۔ چھلانگیں مارو۔

اچھلو اور خوش ہو

ہم اس لئے خوش نہیں کہ ہماری جیبیں خدا تعالیٰ نے نوٹوں سے بھر دی ہیں جو چوری بھی ہو جاتے ہیں۔ اور گم بھی ہو جاتے ہیں۔ جن سے ہم غلط چیزیں بھی خرید لیتے ہیں۔ بعض دفعہ ہم سڑی ہوئی چیزیں خرید لیتے ہیں اور بیمار ہو جاتے ہیں۔ نوٹ کا تو کوئی قصور نہیں اُسے تو آپ جہاں خرچ کرنا چاہیں چلا جائے گا۔ اس میں تو عقل نہیں۔ لیکن جو خوشی ہمارے خدا نے ہمیں پہنچائی ہے وہ تو یہ ہے کہ

اسلام کی تر و تازگی

اور خوشحالی اور اس کی غلبہ کے دن آگئے ہیں اس لئے ہم خوش ہیں اور جب تک ساری دُنیا اسلام کے اندر داخل نہیں ہو جاتی ہماری یہ خوشیاں اسی طرح رہیں گی اور جو بشارت ہے وہ عمل میں آہستہ آہستہ بدل رہی ہے۔ ساری دُنیا نے مسلمان ہونا ہے لیکن ایک دن میں ساری دُنیا نے مسلمان نہیں ہونا۔ اب ایک محتاط اندازہ کے مطابق جماعت احمدیہ اپنی کوششوں سے مغربی افریقہ میں ۵ لاکھ سے زیادہ عیسائیوں کو مسلمان بنا چکی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس پر دُنیا حیران ہو رہی ہے۔ پس خدا تعالیٰ نے یہ جو کہا تھا کہ

Digitized by khilafat Library Rabwah

یہ غلبہ اسلام کے دن ہیں

اور مہدی کو اس غرض کے لئے بھیجا ہے اور جماعت احمدیہ کو اس کام کے لئے قائم کیا ہے۔ خدا کا یہ وعدہ پورا ہونا شروع ہو گیا ہے۔ اسلام کے غلبہ کے آثار دکھائی دینے لگ گئے ہیں۔

ایک وہ وقت تھا

کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ مسیحیت اور مہدویت سے چند سال پہلے عیسائیوں نے یہ اعلان کرنے شروع کر دیئے تھے کہ وہ ساری دُنیا پر چھا جائیں گے۔ ان کا ایک خطرناک اعلان یہ تھا کہ نعوذ باللہ وہ وقت قریب ہے جب خانہ کعبہ پر خداوند یسوع مسیح کا جھنڈا لہرائے گا اور ایک پادری نے تو یہاں تک کہہ دیا تھا کہ ہندوستان میں اگر کوئی شخص یہ خواہش کریگا کہ مرنے سے پہلے کسی مسلمان کا چہرہ تو دیکھ لے تو اس کی یہ خواہش پوری نہیں ہوگی۔ گویا ہندوستان میں کوئی ایک مسلمان بھی نہیں رہے گا۔ سب کے سب عیسائی ہو جائیں گے ان دعووں کی گونج کے اندر

خدا کے اس شیر نے

اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اس روحانی فرزند نے کھڑے ہو کر یہ دعویٰ کیا کہ میں تم پر غالب آؤں گا خدا کے نام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمہ کو بلند کرتے ہوئے۔ اور اب یہ حال ہے کہ میں نے اپنے حالیہ دورۂ یورپ میں پہلی دفعہ بتایا کہ ہم خدا تعالےٰ کے فضل سے پانچ لاکھ سے زیادہ عیسائی صرف مغربی افریقہ میں مسلمان بنا چکے ہیں۔ وَلَا فَخْرَ۔ اس میں ہمارا کوئی فخر نہیں۔ خدا تعالیٰ کی مہربانی ہے۔ تو جب میں یہ کہتا تھا تو۔۔۔ کے منہ سے بات نہیں نکلتی تھی۔ وہ تو اس گھمنڈ میں تھے کہ ہندوستان میں کوئی مسلمان نہیں رہے گا اور خانہ کعبہ پر نعوذ باللہ مسیح کی الوہیت یعنی شرک کا جھنڈا لہرانے میں وہ کامیاب ہو جائیں گے یعنی جو کام محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ

Digitized by khilafat Library Rabwah

سے کیا تھا اور خانہ کعبہ میں رکھے ہوئے بتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تھا اور اسے ہمیشہ کے لئے شرک سے پاک کر دیا تھا، اُس مشن میں عیسائی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ناکام کر دیں گے اور شرک یعنی الوہیت مسیح کا جھنڈا وہاں لہرائیں گے ۔

خُدا تعالےٰ نے اپنے
وعدوں کے مطابق

اور بشارتوں کے مطابق مسیح اور مہدی کو اُمت محمدیہ میں پیدا کر دیا ۔ وہ اکیلا تھا غیروں نے تو کیا اپنوں نے بھی اُسے نہیں پہچانا مگر اُسے کہا خُدا تعالےٰ مجھ سے ہمکلام ہوتا ہے ۔ خُدا کہتا ہے تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ دُنیا نے مختلف پہلوؤں سے دُنیا کے مختلف کنارے بنائے ہیں ۔ اور اُن کے نام بھی رکھے ہوتے ہیں ۔ مثلاً انگلستان کے جنوب مغرب میں ایک چھوٹا سا کونہ ہے جہاں زمین تنگ ہوتے ہوتے ایک نقطہ سا بن کر رہ گئی ہے ۔ اس کو وہ انگریزی میں

LANDS END

یعنی زمین کا کنارہ کہتے ہیں ۔ چنانچہ انگلستان میں آواز پہنچ گئی ۔ اور اب تو وہاں مسیح کی صلیبی موت سے نجات پر جو کانفرنس ہوئی ہے اس سال جون کے شروع میں اس کا اتنا زبردست اثر ہوا ہے کہ اس نے عیسائی دنیا کو ہلا کر رکھ دیا ہے ۔ اب عیسائی دنیا میں یہ احساس دن بدن پیدا ہو رہا ہے کہ وہ اپنے مسائل حل کرنے میں ناکام ہو گئے ہیں ۔ اُن کی زندگی ناکام زندگی بن کر رہ گئی ہے اور یہ کہ وہ دن بدن ہلاکت کی طرف جا رہے ہیں ۔ اب وہ کہتے ہیں کہ تم ہمیں دین اسلام سکھاؤ ۔ کون اُن کو اسلام سکھائے ۔ ایک آدمی ۔ دس آدمی یا سو آدمی تو سارے یورپ کے ہر شہر میں جا کر اسلام نہیں سکھا سکتے ۔

تم جو میرے سامنے بیٹھے ہو

Digitized by khilafat Library Rabwah

تم میں سے آدمی نکلنے چاہئیں جو دین سیکھیں اور اس نیت سے سیکھیں کہ دنیا کے کونے کونے میں جائیں گے۔ اسلام کی تبلیغ کریں گے۔ توحید کی تبلیغ کریں گے۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و احسان کو دنیا کے سامنے پیش کریں گے۔ قرآن کریم کی حسین تعلیم دنیا کے سامنے پیش کریں گے۔ قرآن کریم کی تعلیم اتنی پیاری ہے کہ اس سے غیر مسلم بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

۱۹۶۷ء کی بات ہے

یورپ کے دورہ میں میں لندن گیا۔ وہاں ایک حصے میں بہت سے احمدی بستے تھے انہوں نے کہا ہمارے پاس آئیں۔ چنانچہ میں وہاں چلا گیا۔ وہاں انہوں نے ایک لیکچر کا بھی پروگرام بنایا ہوا تھا۔ اس میں غیر مسلم بھی آئے ہوئے تھے جن کا مختلف مذاہب سے تعلق تھا۔ مجھے خیال آیا۔ اچھا موقع ہے میں اسلام کا تعارف کروا دیتا ہوں۔ میں نے اس وقت مضمون ہی یہ چنا۔ چنانچہ میں نے کھڑے ہو کر کہا۔ تم اسلام پر ایمان نہیں لاتے لیکن پھر بھی اسلام تمہارا خیال رکھتا ہے۔ میں نے اس کے متعلق سات آٹھ مثالیں دیں۔ میں نے کہا تم قرآن کو نہیں مانتے لیکن قرآن کہتا ہے مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ تمہارے (غیر مسلموں کے) جذبات کا بھی خیال رکھیں۔ تم قرآن کریم کو نہیں مانتے لیکن قرآن کہتا ہے کہ جس طرح مسلمان پر افتراء نہیں کرنا اور جھوٹ نہیں بولنا اسی طرح غیر مسلم کے خلاف بھی جھوٹ نہیں بولنا۔ تم قرآن کریم پر ایمان نہیں لاتے لیکن قرآن کریم کہتا ہے جسطرح مسلمان کا مال ناجائز طور پر نہیں کھانا اسی طرح غیر مسلم کا مال بھی ناجائز طور پر نہیں کھانا۔ میں نے مختصراً دو دو تین تین منٹ میں یہ باتیں بتائیں تو وہ میرے پیچھے پڑ گئے کہ ہمارے ہاں آکر ہماری عبادت گاہ میں بھی تقریر کریں۔ لیکن چونکہ پہلے سے پروگرام بنا ہوا تھا اس لئے میرے پاس وقت نہیں تھا۔ میں نے کہا مجبوری ہے بعد میں کسی وقت فرصت ملی تو تقریر کروں گا۔ غرض

Digitized by khilafat Library Rabwah

قرآن کریم نے اتنا احسان کیا ہے بنی نوع انسان پر کہ شرک کے خلاف تو تعلیم دی۔ خانہ کعبہ کے بتوں کو توڑا گیا لیکن تعلیم یہ دی کہ تم نے بتوں کو گالی نہیں دینی۔ اب بُت تو پتھر یا لکڑی کا بنا ہوتا ہے۔ اُسے کوئی گالی دے تو چونکہ اس کے اندر کوئی احساس اور زندگی نہیں۔ وہ تو ایک بے جان چیز ہے اُسے کیا دُکھ پہنچے گا مطلب یہ تھا کہ بت پرست کے جذبات کو ٹھیس نہ پہنچاؤ۔ تم ان کو پیار سے سمجھاؤ۔ شرک کے خلاف اور توحید کے حق میں تعلیم بتاؤ۔ شرک کے نقائص بتاؤ لیکن اُن کے بتوں کو گالیاں نہ دو تاکہ بت پرستوں کے جذبات کو ٹھیس نہ پہنچے۔

پس تم بچے ہو۔ لیکن مجھے تم بچے نظر نہیں آتے۔ تم تو کل کے جوان ہو۔

تم تو مستقبل کے اسلام کے پہلوان ہو

پس اس نہج پہ تمہاری تربیت ہونی چاہیئے۔ اور تمہیں اپنے دلوں میں یہ

عہد

کرنا چاہیئے کہ دُنیا جو مرضی کہے اور جو مرضی کرے تم ہمیشہ دُنیا کے سامنے اسلام کا عمدہ نمونہ پیش کرو گے اور اسلام کی حسین تعلیم کو دُنیا کے سامنے پیش کرو گے۔

یہ تمہیں میری نصیحت ہے۔ اس کو ہمیشہ یاد رکھو۔ اور اب اسی کے ساتھ میں آپ سے رخصت ہوتا ہوں"۔

(مرتبہ:۔ مکرم محترم ملک یوسف سلیم صاحب شاہد ایم۔ اے انچارج صیغہ زودنویسی)

پھیلائیں گے صداقتِ اسلام کچھ بھی ہو ٭ جائیں گے ہم جہاں بھی کہ جانا پڑے ہمیں
محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار ٭ رُوئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

(کلام محمودؔ)

Digitized by khilafat Library Rabwah

جواہر الکلام

"ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اُس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔"

(کشتی نوحؑ)

"اے تمام وہ لوگو جو زمین پر رہتے ہو! اور اے تمام وہ انسانی روحو جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو! میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت دیتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے۔ اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔"

(تریاق القلوب)

"تم خوش ہو اور خوشی سے اُچھلو کہ خدا تمہارے ساتھ ہے۔ اگر تم صدق اور ایمان پر قائم رہو گے تو فرشتے تمہیں تعلیم دیں گے۔ اور آسمانی سکینت تم پر اُترے گی اور رُوح القدس سے مدد دیئے جاؤ گے اور خدا ہر ایک قدم پر تمہارے ساتھ ہوگا اور کوئی تم پر غالب نہیں ہو سکے گا۔"

(تذکرۃ الشہادتین)

Digitized by khilafat Library Rabwah

حافظ سلیم احمد آٹاوی

عبدالرحمٰن شاکر۔ ربوہ

حافظ سلیم بھی ایک رقم تھے۔ حافظِ قرآن۔ شاعر بے بدل۔ نکتہ سنج۔ ذہین۔ باغ و بہار طبیعت منکسر المزاج بے حد ہمدرد۔ دوستی نبھانے میں مثال۔ سلسلہ احمدیہ پر فدا۔ تقریباً "مولوی فاضل"۔ بس ذرا یونہی سی لاپرواہی دکھائی یا یوں کہئے کہ اپنا ہی شعر پیچ میں حائل ہوگیا۔ ورنہ فاضل بنے بنائے تھے ؎

نہیں ہے شوق کہ کہلاؤں مولوی فاضل
لاہور کس لئے جاؤں میں امتحان کے لئے

اصل وطن آٹاوہ (یو۔ پی۔ بھارت) والد کا نام رحیم خاں تھا۔ وہاں کی گذری بازار کی جامع مسجد کٹڑہ پنجابیاں میں حافظ عبدالرحیم سے قرآن مجید حفظ کیا۔ تعلیم مڈل تک پائی اور تحصیل میں سمن تعمیل کرانے کی ڈیوٹی سنبھالی۔ خود سناتے تھے کہ میں چپڑاس پہن کر بڑا فخر محسوس کیا کرتا تھا۔

۱۹۱۶ء میں سعادتِ ازلی نے احمدیت کی طرف متوجہ کیا۔ قادیان دیکھنے آئے اور بیعت کر لی۔ جب گھر والوں کو بتایا تو وہ سخت خفا ہوئے اور ان کو گھر سے نکال دیا۔ یہ لوٹ کر پھر قادیان آگئے اور مدرسہ احمدیہ میں داخلہ لے لیا۔ مولوی فاضل کلاس تک پڑھے مگر عین آخری وقت ارادہ بدل لیا اور امتحان نہ دیا۔

مبداءِ فیض نے ان کو حُسنِ صورت سے ذرا کم ہی حصّہ دیا تھا۔ مجھے ایک دن ہنس ہنس کر حسب ذیل واقعہ سنایا۔ کہ ایک عزیز دوست نے جو تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں پڑھتے تھے۔ موسم گرما کی تعطیلات میں دعوت دی کہ ان کے ہمراہ پشاور چلوں۔ وہ خود سیکنڈ کلاس میں سفر کر رہے تھے ان کو سرونٹ کا ٹکٹ لے دیا۔ جہلم سے آگے نکل کر میل ٹرین ایک جگہ ٹھہری تو انہوں نے بلایا کہ آکر ناشتہ کر لوں۔ پولیس والے دیکھ رہے تھے آتے ہی ان سے پوچھا تم کون ہو؟ اور ان کے سامان کی تلاشی لینے پر زور دیا۔ مگر ان کے دوست نے ان کا تعارف کرایا تو گلو خلاصی ہوئی۔ تھانیدار جاتے ہوئے کہنے لگا کہ شکل سے تو تم مجھے چور سی معلوم ہوئے تھے۔

حافظ صاحب میں احمدیت کے لئے بہت غیرت تھی۔ پیغام حق پہنچانے میں کسی سے دب کے نہ رہتے تھے۔ ایک دفعہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو مکتوب مفتوح لکھا۔ پھر اپنی عمر کے آخری حصّہ میں وفات

سے کچھ عرصہ قبل مولوی احتشام الحق تھانوی (کراچی) کو تبلیغی خط لکھا کہ میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ آپ کو پیغام حق دوں۔ اوّل آپ میرے ہموطن ہیں۔ دوسرے آپ کے والد مرحوم مولوی ظہور الحق صاحب سے میں نے کچھ حصّہ قرآن مجید کا یاد کیا تھا۔ اور تیسرے آپ نے ہماری جماعت کے متعلق سُنے سنائے الزامات کو سچ مان لیا ہے۔ کچھ مطبوعہ ٹریکٹ بھی بھجوائے اور آخر میں لکھا کہ

لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰی اِلَیْکُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا

تقریباً ۲ سال تک قادیان میں نائب ایڈیٹر الفضل بھی رہے۔ ۱۹۳۰ء سے ۱۹۴۷ء تقسیم ملک تک حضرت پیر منظور محمد صاحب موجد قاعدہ یسرنا القرآن کے دفتر میں کام کیا ہے اور نہایت محنت۔ دلچسپی اور دیانتداری سے کام کیا جس پر حضرت پیر صاحب نے خوش ہو کر دو مختلف اوقات میں انہیں ۵۰۰ روپے انعام دیئے۔ اس بارہ میں محترم پیر صاحب کی اصل تحریر کا چربہ:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

Digitized by khilafat Library Rabwah

اخویم حافظ سلیم احمد خان صاحب کو بوجہ اس کے کہ انہوں نے دفتر یسرنا القرآن میں پندرہ (15) برس نہایت اخلاص اور دیانت اور محنت سے کام کیا ہے علاوہ تنخواہ میں انہیں یکمشت مبلغ پانسو (500) روپے دیتا ہوں جو انہوں نے وصول کر لیا ہے۔ رسید اُن کی دفتری رسیدوں کی تار میں ہے۔

خاکسار

پیر منظور محمد بقلم خود ۲۷ اپریل ۱۹۴۶ء

دفتر یسرنا القرآن۔ قادیان دارالامان۔

ضلع گورداسپور۔ پنجاب۔

۳۰ مئی ۱۹۳۱ء میں حافظ صاحب موصوف نے دفتر یسرنا القرآن میں کام شروع کیا۔ آج ۲۷ اپریل ۱۹۴۶ء ہے بس ۳۰ مئی ۱۹۴۶ء کو پورے پندرہ سال ہو جائیں گے۔

Digitized by khilafat Library Rabwah

مولوی نذیر احمد علی مرحوم سیرالیون سے پہلی مرتبہ واپس آئے تو انہوں نے حافظ سلیم احمد کو آمادہ کر لیا کہ وہ مولوی صاحب کے ہمراہ مغربی افریقہ چلیں۔ وہاں پر حافظِ قرآن کوئی نہیں ہے۔ یہ راضی ہو گئے۔ مولوی صاحب موصوف نے حضرت خلیفہ ثانی رضؓ سے بھی ان کو ہمراہ لے جانے کی اجازت لے لی مگر جس وقت حضرت پیر منظور محمد صاحب کو علم ہوا تو انہوں نے سخت احتجاج کیا اور عرض کیا کہ میرا دفتر حافظ صاحب کے بغیر کیسے چلے گا۔ تب حضرت مصلح موعود رضؓ نے حافظ صاحب کو افریقہ جانے سے منع کر دیا ورنہ یہ تو تقریباً پہنچ ہی گئے تھے کیونکہ دوستوں سے الوداعی پارٹیاں لے چکے تھے۔

حافظ صاحب کی صحبت مدرسہ احمدیہ کے نہایت ہی محترم اساتذہ کے علاوہ حافظ احمد اللہ صاحب (جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جگہ حج بدل کیا تھا) قاضی محمد ظہور الدین اکمل صاحبؓ۔ حضرت شہزادہ عبدالمجید صاحبؒ اور حضرت پیر منظور محمد صاحب کے پاس تو اکثر وقت گزارتے تھے۔

حافظ سلیم احمد نے اخبار الفضل میں نہایت سنجیدہ مضامین اور نظمیں بھی لکھی ہیں۔ مگر بعض دفعہ اپنی باغ و بہار طبیعت کی رو میں بہہ جایا کرتے تھے تاہم زبان کا چٹخارہ نہیں جاتا تھا۔

حافظ صاحب کے ایک کلاس فیلو سید محمد یوسف شاہ فارغ تخلص کرتے تھے۔ آپ کشمیری تھے۔ ایک دن جمعہ سے واپس لوٹے تو انہوں نے یونہی کہہ دیا کہ یار لنڈن کبھی نہیں دیکھا۔ حافظ صاحب کہنے لگے چلو اب دیکھ لو۔ فارغ صاحب نے کہا چلو اٹھو پھر دیر کیا ہے۔ ابھی روانہ ہو جائیں۔ معاً دونوں منہ اٹھا کر بٹالہ کے راستے پر چل پڑے شہر سے نکل کر آدھ میل گئے ہوں گے کہ دونوں نے گھبرا کر تجویز کی کہ سر دست ارادہ ملتوی کر دیتے ہیں۔ اور واپس آ گئے۔ اس پر بڑی ہنسی ہوئی۔ تب حافظ سلیم نے ایک لمبی مزاحیہ نظم لکھی جس کا ایک بند یاد رہ گیا ہے۔

عقل سے فارغ ہو تم یار
آدھے اُلّو آدھے حمار
ٹوئنکل ٹوئنکل لِٹل سٹار
ہاؤ آئی ونڈر وٹ یو آر

قادیان میں حضرت میاں احمد دین صاحب زرگر علاقہ بار کا گھی لا کر فروخت کیا کرتے تھے ۱۹۳۱ء/۱۹۳۲ء کی بات ہے۔ کہ قادیان میں میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق کی زیر صدارت ایک مشاعرہ ہوا۔ طرح مصرع تھا ؎

ہاتھ ہے تیری طرف ہر گیسوئے خمدار کا

حافظ صاحب نے بھی اسی زمین میں نظم لکھی۔ دو شعر یاد ہیں۔ مقطع میں میاں احمد دین کی خبر لی ہے ؎

سر خوشی سے کیوں نہ ناچیں اور گائیں آج ہم
عید کی بھی اک خوشی ہے دن بھی ہے اتوار کا
نزلہ و کھانسی سے میرا ناک میں دم ہے سلیم
جب سے گھی لائے ہیں احمد دین زرگر بار کا

آخری شعر میں نے قاضی عبدالرحمٰن صاحب مرحوم کو سنایا جو وہی گھی خریدنے جا رہے تھے اور وہیں رُک گئے۔

جب میاں ظفر احمد صاحب بیرسٹری کی تعلیم کے لئے ولائت کو روانہ ہوئے تو حافظ صاحب نے الوداعی نظم لکھی

Digitized by khilafat Library Rabwah

جس کا مقطع تھا ؎

بس یہی ہے دُعا کہ اے بھائی
بسلامت روی و باز آئی

دمشق کے مخلص احمدی خاندان کے نونہال احسان سامی حقی جناب سیّد زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کے ہمراہ قادیان آئے اور مدرسہ احمدیہ میں عربی کے استاد مقرر ہوئے۔ انہوں نے قادیان کے ہائی سکول کے وسیع ہال میں ایک عربی ڈرامہ سلطان صلاح الدین ایوبی کے متعلق کرنا چاہا۔ مگر مفتی سلسلہ مولانا سرور شاہ صاحب نے اجازت نہ دی۔ اس پر احسان صاحب بڑے مایوس ہوئے کیونکہ وہ ہر قسم کی تیاریاں کر چکے تھے تاہم انہوں نے ہمت نہ ہاری اور حضرت خلیفۃ المسیحؓ سے اجازت لے لی۔ اس پر حافظ صاحب نے رباعی لکھی تھی ؎

نہ مغموم ہو تو ذرا میرے بھائی
اگر روک دیں مفتیؐ دیں ڈرامہ
شریفوں کی تعریف کرتا ہے قرآں
اِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا

حافظ صاحب کے ایک کلاس فیلو نے ایک مطلقہ لڑکی سے شادی کر لی۔ حافظ چند اشعار لکھ کر لے گئے اور جا کر اُسے سُنائے مقطع یہ تھا ؎

یہ ترانہ بجا رہا ہے بینڈ
تجھ کو بیوی ملی ہے سیکنڈ ہینڈ

وہ کچھ ناراض ہوئے تو مگر یہ بھی حافظ سلیم تھے۔ زبانی پھلجھڑیوں سے اُسے خوش کر دیا۔

حافظ صاحب کے ایک دوست عبدالسلام تاج بھی تھے۔ وہ ان کے گھر تشریف لائے۔ تو حافظ صاحب نے قلاقند منگوائی۔ پیش کی اور مجلس میں حسب ذیل رباعی سنائی جس پر بہت واہ واہ ہوئی تھی ؎

مارے خوشی کے دل ہے مرا باغ باغ آج
آیا ہے میرے گھر میں جو عبدالسلام تاج
(تیسرا مصرع یاد نہیں رہا)
لیتا ہے حسینوں سے تو اس طرح خراج

حافظ صاحب میں ایک خوبی یہ تھی کہ روزانہ عصر کے بعد چڑیوں کے لئے باریک چاول یا باجرہ وغیرہ التزام کے ساتھ بکھیرا کرتے تھے اور اپنے ملنے والوں کو بھی ایسا ہی کرنے کی تلقین کرتے تھے۔ کہا کرتے تھے کہ ان بے زبانوں کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔

ایک دفعہ حافظ سلیم احمد نے خواب میں دیکھا کہ جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے اُن کو دس دس کے تین نوٹ دئے ہیں۔ کچھ دنوں کے بعد حضرت خلیفۃ ثالث ایدہ اللہ تعالیٰ ایک جنازہ کے ہمراہ بہشتی مقبرہ تشریف لے گئے تو حضور نے حافظ سلیم احمد کو یاد فرمایا۔ یہ حاضر ہوئے تو حضور نے حافظ صاحب کو تین نوٹ دس دس روپے کے عنایت فرمائے۔ حافظ صاحب نے ان میں سے دس روپے فضل عمر فاؤنڈیشن کو اور دس روپے ایک محتاج کو دیدیئے اور دس روپے خود رکھ لئے۔

اس خواب اور واقعہ کا ذکر مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے چوہدری صاحب موصوف سے ربوہ سے لاہور کار میں جاتے ہوئے کر دیا تو چوہدری صاحب نے حافظ صاحب کو ایک معقول رقم بھجوائی نیز حافظ صاحب کے لئے کچھ وظیفہ مقرر فرمایا۔

آخری عمر میں مولانا جلال الدین صاحب شمس نے اپنے *

* مکان کی ایک گوشہ میں ایک کمرہ دے دیا تھا جہاں ۳۷ سال کی عمر میں وفات پائی۔ تمام عمر مجرد رہے۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔

Digitized by khilafat Library Rabwah

شگفتہ شگفتہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں:۔

"ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس ایک امریکن اور اسکی بیوی ملنے کے لئے آئے۔ مسجد مبارک کے نیچے ایک کمرہ ہوتا تھا۔ جس میں انہیں بٹھایا گیا۔ ان دنوں پروفیسر علی احمد مرحوم جو میری لڑکی امۃ الرشید کے خسر تھے۔ بہار سے آئے ہوئے تھے اس زمانے میں قادیان میں انگریزی جاننے والے نہیں ملتے تھے۔ اتفاق سے اس دن مولوی محمد علی صاحب مرحوم بھی باہر تھے۔ پروفیسر علی احمد صاحب نے بتایا کہ میں انگریزی جانتا ہوں۔ میں ترجمان کا کام کروں گا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کو اپنے پاس بٹھالیا۔ اور آپ ترجمانی کا کام کرتے رہے۔ اس امریکن نے سوال کیا کہ آپ نے مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جواب دیا۔ ہاں یہ بات ٹھیک ہے کہ میں نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ اس امریکن نے کہا پھر پہلا مسیح تو معجزے دکھایا کرتا تھا۔ آپ نے کیا معجزہ دکھایا ہے۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ میرے ہاتھ پر اب تک کئی معجزات ظاہر ہو چکے ہیں اور اس وقت بھی میں ایک معجزہ پیش کرتا ہوں۔ اور وہ آپ اور آپ کی بیوی ہیں۔ اس امریکن نے کہا۔ ہم دونوں کیسے معجزہ ہو سکتے ہیں۔ ہم تو عیسائی ہیں۔ اسلام کو ماننے والے نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ آپ میری فلاں کتاب لے جائیں اور کسی سے پڑھا کر دیکھیں۔ اسی میں ایک الہام چھپا ہوا ہے کہ

یاتیک من کلّ فجٍ عمیق

یاتون من کلّ فجٍ عمیق

یعنی دنیا کے ہر گوشہ سے لوگ تیری زیارت کے لئے آئیں گے۔ اب امریکہ بھی دنیا کا ایک گوشہ ہے جہاں سے آپ دونوں آئے ہیں۔ آپ کو یہاں قادیان میں کیا دلچسپی تھی

Digitized by khilafat Library Rabwah

اگر آپ کو محض سیر کے لئے کسی شہر میں جانا ہوتا تو آپ بمبئی، کلکتہ وغیرہ بڑے شہروں میں جا سکتے تھے لیکن آپ یہاں آئے اور صرف میری ملاقات کی نیت سے یہاں آئے اور اس الہام میں یہی بتایا گیا تھا کہ دنیا کے چاروں گوشوں سے لوگ اس کثرت سے یہاں آئیں گے کہ رستے ٹوٹ جائیں گے اور ان میں گڑھے پڑ جائیں گے آپ نے یہاں آتے ہوئے دیکھا ہوگا کہ بٹالہ سے قادیان تک کا رستہ کتنا خراب ہے اور یہ خبر مجھے اللہ تعالیٰ نے چالیس سال پہلے دے دی تھی۔ اب اگر تم دونوں امریکہ سے یہاں میری ملاقات کے لئے آئے ہو تو تم دونوں ایک معجزہ ہو۔"

(تفسیر سورۃ کوثر)

(شفیق احمد انس۔ راولپنڈی)

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ بیان فرماتے ہیں:۔

"ایک دفعہ کسی بزرگ نے کسی امام کے پیچھے نماز پڑھنی شروع کر دی اس وقت امام کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ میرے پاس جو دو سو روپے ہیں ان کا بیل خرید کر دہلی جاؤں گا اور وہاں چار سو روپے کو بیچ کر وہاں سے فلاں چیز خرید کر پھر آگرے جاؤں گا اور آگرہ میں میرے چار سو کے آٹھ سو ہو جائیں گے۔ پھر میں آگرے سے فلاں چیز خریدوں گا جو پشاور میں مہنگی بکتی ہے اور وہاں جا کر بیچوں گا تو سولہ سو بن جائیں گے۔ ان بزرگ کو کشف کے ذریعہ یہ حال معلوم ہو گیا۔ انہوں نے نماز توڑ کر الگ پڑھنی شروع کر دی۔ امام نے نماز پڑھ کر بہت ڈانٹنا شروع کیا۔ یہ بڑا جرم ہے۔ حرام ہے۔

وہ بزرگ کہنے لگے کہ میں کمزور ہوں میری ٹانگوں میں اتنی طاقت نہیں تھی۔ پہلے میں آپ کے ساتھ دہلی گیا۔ میں نے کہا اچھا امام صاحب جاتے ہیں تو میں ان کے ساتھ جاتا ہوں۔ مگر آپ وہاں سے آگرے گئے۔ وہاں بھی میں آپ کے ساتھ گیا۔ لیکن جب آپ آگرے سے پشاور جانے کو تیار ہو گئے تو میں نے نماز توڑ کر علیحدہ پڑھنی شروع کر دی۔

یہ بات سن کر امام بہت شرمندہ ہوا اسلئے نماز پڑھتے وقت تین باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے:۔

(۱) یہ کہ فقط خدا کے لئے پڑھو۔

(۲) یہ کہ دل لگا کر توجہ سے پڑھو۔

(۳) یہ کہ فرضوں کے علاوہ سنتیں خدا کا تعلق بڑھاتی ہیں۔ سنتیں ضرور پڑھنی چاہئیں۔

(منقول از الازہار لذوات الخمار صفحہ ۵۴)

(مرسلہ۔ محمود محمد شرما۔ عزیز آباد کراچی)

Digitized by khilafat Library Rabwah

مولوی غلام رسول صاحب راجیکی رضؓ فرماتے ہیں :۔

"موضع سعد اللہ پور جو ہمارے گاؤں سے جانب جنوب کوئی تین کوس کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہاں کے اکثر حنفی لوگ بھی ہمارے بزرگوں کے ارادتمند تھے۔ اس لئے میں کبھی کبھار اس موضع میں تبلیغ کی غرض سے جاتا تھا اور ان لوگوں کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت سمجھانے کی کوشش کرتا رہتا تھا۔ اس موضع میں مولوی غوث محمد صاحب ایک اہلحدیث عالم تھے۔ اور امرتسر کے غزنوی خاندان سے بہت نسبتِ تلمذ رکھنے سے احمدیت کے سخت معاند اور مخالف تھے۔ میں نے ایک روز ظہر کے وقت ان لوگوں کو مسجد میں احمدیت کی تبلیغ کی اور انہیں بھی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کچھ کتابیں اور رسالے مطالعہ کے لئے دیئے۔ جب انہیں اس تبلیغ اور حضور اقدسؑ کی کتابوں سے یہ علم ہوا کہ میں حضرت مرزا صاحب کو مسیح موعود اور امام مہدی تسلیم کرتا ہوں تو انہوں نے میرے حق میں بے تحاشا فحش گوئی شروع کردی اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات والا صفات کے متعلق گند اچھالا میں نے انہیں بہتیرا سمجھایا مگر وہ اس سے باز نہ آئے آخر میں تخلیہ میں جاکر سجدہ میں گر پڑا اور رو رو کر بارگاہِ ایزدی میں دعا مانگی اور رات کو کھانا کھائے بغیر مسجد میں سو گیا۔ جب سحری کا وقت قریب ہوا تو مولوی غوث محمد صاحب مسجد میں پہنچے اور معافی مانگتے ہوئے مجھے کہنے لگے کہ خدا کے لئے ابھی حضرت مرزا صاحب کو میری بیعت کا خط لکھ دو ورنہ میں ابھی مر جاؤں گا۔ اور دوزخ میں ڈالا جاؤں گا۔ نیز تحقیر سے اپنا نام غوثا لے کر وہ تمام گالیاں جو پہلے مجھے اور حضرت اقدس کو نکالی تھیں اپنے آپ کو نکالنی شروع کردیں کہ میں غوثا ایسا اور میں غوثا ویسا وغیرہ وغیرہ۔ میں نے جب ان کا احمدیت کی طرف رجوع دیکھا تو حیران ہوکر اس کی وجہ دریافت کی۔ مولوی صاحب نے بتایا کہ رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ قیامت کا دن ہے اور مجھے دوزخ میں ڈالے جانے کا حکم صادر ہوا ہے اور اس کی تعمیل کرانے کے لئے میرے پاس بڑی بھیانک شکل کے فرشتے آئے ہیں اور ان کے پاس آگ کی اتنی بڑی گرزیں ہیں جو بلندی میں آسمان تک پہنچتی ہیں۔ انہوں نے مجھے پکڑا ہے اور کہتے ہیں کہ تم نے مسیح موعودؑ اور امام زمانہ کی شان میں گستاخی کی ہے۔ اس لئے اب دوزخ کی طرف چلو اور اس کی سزا بھگتو۔ میں نے ڈرتے ڈرتے ان کی خدمت میں عرض کیا کہ میں توبہ کرتا ہوں اب مجھے چھوڑ دیجئے۔ انہوں نے کہا اب توبہ کرتے ہو اور مجھے مارنے کے لئے گرز اٹھایا۔ جس کی دہشت سے میں بیدار ہوگیا اور اب آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ کہ خدا کے لئے آپ میرا قصور معاف کردیں اور حضرت مرزا صاحب کی خدمت میں میری بیعت کا خط لکھ دیں۔ چنانچہ اس خواب کی بناء پر وہ احمدی ہوگئے۔ اور اس کے بعد ہم دونوں کی تبلیغ سے اس گاؤں کے بیسیوں مرد اور عورتیں سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوگئیں۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک"

(حیاتِ قدسی جلد اوّل ص۲۸)

Digitized by khilafat Library Rabwah

مولانا عبدالرحمن صاحب مبشر فرماتے ہیں:-

"۱۹۲۰ء میں جب خاکسار نے بیعت کرلی تو دفتر گیریژن انجنیئر کے (جہاں خاکسار ملازم تھا) دو شخصوں نے میرے احمدی ہونے کے بعد مجھے تنگ کرنا شروع کیا۔ ایک اُن میں سے بابو ولی اللہ نامی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں نہایت نازیبا اور گندے الفاظ استعمال کئے اس پر خاکسار کو بہت رنج ہوا۔ اور اپنے کوارٹر میں جا کر وضو کر کے مصلّے پر کھڑا ہو گیا اور اس کے حق میں بددعا کرنی شروع کی۔ اور رو رو کر یہ دُعا کی کہ اے اللہ العٰلمین اس شخص نے تیرے پاک مسیح کی ہتک کی ہے اور اس طرح میرے دل کو زخمی کیا ہے۔ تو خود ہی اسے سزا دے اور ایسی حسرت ناک سزا دے کہ یہ ساری عمر پھر ایسی بُری حرکت نہ کرے گا۔

ابھی دفتر کا ٹائم ختم نہ ہوا تھا کہ اس شخص کے سر میں شدید درد کا دورہ پڑا۔ اور وہ چھٹی لے کر چلا گیا۔ دوسرے دن پھر اُسنے چھٹی کی درخواست بھیجی۔ اس طرح ایک ہفتہ وہ چھٹیاں حاصل کرتا رہا۔ بالآخر جب وہ ایک ہفتہ چھٹیاں گزارنے کے بعد آیا تو نہایت ہی نحیف و نزار ہو چکا تھا۔ اُسنے دفتر میں حاضری لگانے کے بعد مجھے علیحدہ لے جا کر کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے میرے حق میں بددعا کی ہے خدا کے لئے مجھے معاف کردو۔ آئندہ مَیں کبھی ایسا نہیں کروں گا۔ میں نے کہا آپ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں کہ آپ نے خدا کے پاک مسیح کے حق میں بُرا بھلا کہا ہے۔ مَیں تو اُسی کے دربار میں فریاد کی ہے اب فیصلہ اُس کے ہاتھ میں ہے۔ میرا آپ نے کوئی ذاتی قصور نہیں کیا۔ کہ مَیں آپ کو معاف کردوں۔ اس کے بعد وہ ایک لمبی چھٹی پر دفتر سے چلا گیا۔ اور پھر معلوم نہیں اُس کا کیا حشر ہوا۔

اس طرح محکمہ کے ایک مستری عبدالکریم نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حق میں سخت گستاخی کی اور میرے منع کرنے کے باوجود بھی باز نہ آیا اور گستاخی میں بڑھتا چلا گیا۔ اس پر خاکسار نے اُسے بابو ولی اللہ کی حالت سے آگاہ کیا اور تنبیہہ کی کہ اس طرح کہیں خدا کی گرفت میں نہ آجائیں۔ لیکن اس نے اس کا کوئی اثر نہ لیا۔ بالآخر تنگ آکر خاکسار نے اُس کے خلاف بھی بددعا کی۔ ایک ہفتہ نہیں گزرا تھا کہ اس کا سات سالہ اکلوتا بیٹا نمونیہ میں مبتلا ہو کر مر گیا۔

یہ دو نشانات ابتدائے احمدیت میں ہی خود خاکسار کے ذریعہ ظاہر ہوئے۔ اُس اکلوتے لڑکے کے مرنے کا مجھے بھی افسوس ہوا۔ اس کے بعد مَیں نے عہد کیا کہ اب کسی کے لئے بددعا نہیں کروں گا اور خدا تعالیٰ کے اس وعدہ پر بھروسہ رکھوں گا جو اس نے حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق خود فرمایا ہے:-

اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ وَ
اِنِّیْ مُعِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِعَانَتَکَ۔

یعنی جو شخص تیری توہین اور تذلیل کا ارادہ کرے گا مَیں اُسے ذلیل اور رسوا کروں گا اور یقیناً مَیں اُسے مدد دوں گا جو تیری مدد کا ارادہ کرے گا۔

(برہانِ ہدایت صفحہ ۱۵۶)

(مرسلہ: فرحت حمید ربوہ)

Digitized by khilafat Library Rabwah

دُعا

سیّد احسن اسمٰعیل۔ گوجرہ

اے زمینوں آسمانوں کے خُدا!
صدقۂ عالی جناب مصطفےٰؐ
کاش ہو منظور میری ہر دُعا
ہے تو ہی حاجت روا مشکل کشا
اے زمینوں آسمانوں کے خُدا!
اے خُدا نورِ بصیرت بخش دے
پاک دل اور پاک سیرت بخش دے
مجھ کو اپنے فضل سے مومن بنا
اے زمینوں آسمانوں کے خُدا!
خدمتِ دین میں کرتا رہُوں
اور بُرائی سے سدا بچتا رہُوں
دے مجھے توفیق نیکی کی سدا
اے زمینوں آسمانوں کے خُدا!
ارضِ ربوہ کو سدا آباد رکھ
اہلِ ربوہ کو سدا دلشاد رکھ
فتنہ و شر سے اسے ہر دم بچا
اے زمینوں آسمانوں کے خُدا!
بارشِ عرفاں یہاں ہوتی رہے
باعثِ تسکین جاں ہوتی رہے
جا بجا ہوتی رہے تیری ثنا
اے زمینوں آسمانوں کے خُدا!
ہیں خلیفۃ المسیح میرے امام
اُن کی عظمت اور امامت کو سلام
سایۂ رحمت رہے اُن پہ ترا
اے زمینوں آسمانوں کے خُدا!
نُور پھیلے شوکتِ اسلام کا
بول بالا ہو خُدا کے نام کا
کون ہے غمخوار اب تیرے سوا
اے زمینوں آسمانوں کے خُدا!
اے خُدا! میرے وطن کی خیر ہو
اس پھلے پھولے چمن کی خیر ہو
اپنی قدرت کا کوئی جلوہ دکھا
اے زمینوں آسمانوں کے خُدا!
ہے بڑا بننے کی دل میں آرزو
گرم ہے اس عزم سے میرا لہو
میں اندھیروں میں بنوں روشن دیا
اے زمینوں آسمانوں کے خُدا!
کاش ہو منظور میری یہ دُعا!

Digitized by khilafat Library Rabwah

الٰہی اُمّتِ احمدؐ کے ہم معصوم بچّے ہیں

محترم مولانا محمد صدیق صاحب سابق مبلّغ مغربی افریقہ و ملیشیا

الٰہی تجھ سے ہر دم التجائے عاجزانہ ہے ÷ بصد منّت ہماری یہ دُعائے عاجزانہ ہے
محمدؐ مصطفٰے کا دیں جہاں میں غالب آجائے ÷ محبت تیرے قرآں کی ہر اک دل میں سما جائے
الٰہی شرک و باطل صفحۂ ہستی سے مِٹ جائیں ÷ تری توحید سب اقوامِ عالم دل سے اپنائیں
جہاں کے لوگ سارے نورِ قرآں سے منوّر ہوں ÷ عبادت کے لئے حاضر فقط تیرے ہی در پہ ہوں
شکستوں پر شکستیں کھائیں سب اسلام کے دشمن ÷ ترے پیارے نبیؐ کے نام اور پیغام کے دشمن
ترے کلمہ سے ہر اک کو عقیدت اور محبّت ہو ÷ میسّر ہر کسی کو دین اور ایماں کی دولت ہو
جہاں میں نگری نگری پرچم اسلام لہرائے ÷ سُوئے کعبہ جبیں دنیا کے ہر انساں کی جھک جائے

الٰہی اُمّتِ احمدؐ کے ہم معصوم بچّے ہیں
خلافت کے فدائی ہیں عقائد اپنے سچّے ہیں

مقدّم دیں کو رکھیں گے ہمیشہ اپنی دنیا پر ÷ رہیں گے تابع قرآں و سنّت عمر بھر بن کر
ہمیں توفیق دے یارب تو اپنے فضل و رحمت سے ÷ رہیں مل جُل کے باہم ہم سدا پیار و محبّت سے
ہمارے دل تری توحید سے معمور ہو جائیں ÷ مئے عشقِ رسُولِؐ پاک سے مخمور ہو جائیں
رہیں ہر دم شریعت کے سبھی احکام پر قائم ÷ ملائک کی نگہبانی میں ہم پھُولیں پھلیں دائم
کریں وہ کام جن سے نام پائیں دین و دنیا میں ÷ رضا و قُرب حاصل ہو ترا دنیا و عقبیٰ میں
ستارے بن کے چمکیں آسمانِ احمدیت پہ ÷ دل و جان سے عمل پیرا ہوں اسلامی شریعت پر

دُعائیں یہ ہماری اے خُدا مقبول ہو جائیں
ترے گلشن کے ہم ہنستے مہکتے پھُول ہو جائیں

Digitized by khilafat Library Rabwah

ننھے ادیب

سیرتِ رسولؐ

ایک یتیم بچے سے حُسنِ سلوک

جوں جوں عید قریب آتی ہے بازاروں کی رونق میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ ہر طرف گہما گہمی ہوتی ہے لوگ شاپنگ میں مصروف ہو جاتے ہیں رنگ برنگے کپڑے بنائے جاتے ہیں۔ گوٹا کناری سے کپڑے سجائے جاتے ہیں۔ غرض کہ ہر طرف چمک دمک دکھائی دیتی ہے۔ ذرا یہ تو سوچئے کہ ہم اپنی ذات پر کتنا خرچ کرتے ہیں۔ ہم کتنی فضول خرچی کر جاتے ہیں۔ ایک طرف ہم اپنی ذات پر بے دریغ روپیہ خرچ کرتے ہیں لیکن دوسری طرف ہم اپنے غریبوں مسکینوں یتیموں پر ایک پل کے لئے نظر ڈالنا بھی گوارا نہیں کرتے۔ جنہیں ایک وقت کا کھانا بھی میسر نہیں۔ کیا انسانیت اسی کا نام ہے؟

رسول اکرمؐ نے فرمایا جو شخص عید کے دن کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرتا ہے تو اللہ اس کے گناہ معاف فرماتا ہے۔

ایک دفعہ رسول خداؐ عید کی نماز ادا کر کے واپس گھر آ رہے تھے۔ راستے میں کیا دیکھتے ہیں کہ ایک بچہ میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے بیٹھا رو رہا ہے۔ آپؐ نے اس کے رونے کی وجہ پوچھی تو اس نے جواب دیا کہ میرا باپ فوت ہو چکا ہے اور آج عید کا دن ہے سب لوگ اچھے اچھے کپڑوں میں ملبوس ہیں لیکن میرے جسم پر پھٹے پرانے کپڑے ہیں۔ یہ سن کر آپؐ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ آپؐ نے اس لڑکے سے کہا کہ اٹھو! آج سے میں تمہارا باپ ہوں۔ آپؐ اس لڑکے کو گھر لائے۔ اسے نہلایا دھلایا اور پہننے کے لئے نئے کپڑے دیئے۔ وہ لڑکا بہت خوش ہوا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکے کو باپ

Digitized by khilafat Library Rabwah

کی کمی محسوس نہ ہونے دی ۔

کیا ہم ان باتوں پر عمل کر کے ان لوگوں کے لئے خوشی کا باعث نہیں بن سکتے ۔ جو غریب ہیں یتیم اور مسکین ہیں ۔ جہاں ہم اپنے لئے ۔ اپنے بچوں کے لئے اتنا روپیہ خرچ کرتے ہیں کیا اس میں سے کچھ بچت کر کے ان لوگوں کی ضروریات پر خرچ نہیں کر سکتے ؟ کیا ہم انہیں عید کی خوشیوں میں شریک نہیں کر سکتے ؟

کیوں نہیں ۔ ضرور ضرور ہم ایسا کر سکتے ہیں ۔ ہمیں تو اسلام نے ہدایت پانے کے لئے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو اپنانے کی تلقین کی ہے ۔ ہمیں چاہیئے ۔ کہ ہم اپنی زندگیوں کو حضور کے اسوہ حسنہ کے مطابق ڈھالیں ۔ خدا ہمیں اس کی توفیق دے ۔ آمین

(اسلام احمد بابر ۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ)

آخری ہچکی

انور جماعت کا لائق ترین لڑکا تھا ۔ شکل و صورت بھی خدا تعالیٰ نے اُسے خوب دی تھی ۔ وہ میرا بہت گہرا دوست تھا ۔ ہمارے گھر تو اکٹھے نہ تھے مگر ہم اکٹھے سکول جاتے اور اکٹھے ہی گھر واپس آتے ۔ راستے میں ہم چھوٹے چھوٹے کنکروں کو بوٹوں سے ٹھوکریں مارتے ہوئے سڑک کے کنارے چلتے رہتے ۔ ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہوئے ۔ کھیلتے کودتے یہ سفر بہت اچھی طرح گزر جاتا ۔ اور ہمیں تھکاوٹ کا احساس نہ ہوتا ۔ تمام اساتذہ بھی انور کو پسند کرتے تھے ۔ اُس کے والدین اُس پر فخر کرتے تھے ۔ مجھے بھی فخر تھا کہ میرا دوست اتنا ذہین اور لائق ہے ۔ وہ دن مجھے اچھی طرح یاد ہے ۔ جب میں اور انور اکٹھے سکول سے گھر واپس آ رہے تھے ۔ راستے میں انور کو جو شرارت سُوجھی تو مجھے زور سے ایک گھونسہ مار دیا ۔ میں بھلا کہاں خاموش رہنے والا تھا ۔ اُسے بھی مزا چکھانے کی خاطر میں اُس کے پیچھے دوڑا ۔ وہ سڑک پر دوڑتا جا رہا تھا اور میں اُس کے پیچھے پیچھے دوڑ رہا تھا ۔ اب وہ اچانک سڑک پار کرنے لگا ۔ کہ ایک تیز رفتار کار آئی ۔ اور انور کو کچلتی ہوئی گزر گئی ۔ میرے وہاں پہنچنے تک بہت سے لوگ جمع ہو چکے تھے ۔ میرا سارا جسم پسینہ میں نہایا ہوا تھا ۔ میں بھیڑ کو چیرتا ہوا آگے بڑھا ۔ تو کیا دیکھتا ہوں کہ انور خون میں لت پت پڑا ہے ۔ کار نے اُسے بُری طرح کچل دیا تھا ۔ مگر ابھی وہ سانس لے رہا تھا ۔ چند لوگوں نے اُسے اُٹھا کر چارپائی پر ڈالا ۔ میں اُس کے قریب ہی کھڑا تھا ۔ اتنے میں انور نے مُنہ کھولا ۔ اور یہ الفاظ میں نے سُنے ۔ دوست ..... خدا ..... خدا ..... حافظ ۔ پھر اُس کا مُنہ بند ہو گیا ۔ اُس نے ایک ہچکی لی ۔ انور کی زندگی کا چراغ آخری ہچکی لے کر بُجھ گیا ۔

میں بہت رو دیا ۔ کہ میرا بہترین دوست مجھ سے جُدا ہو گیا ۔ والدین کا وہ بیٹا جس پر وہ فخر کرتے تھے ۔ اُن سے دُور چلا گیا ۔ ہماری جماعت کا لائق ترین لڑکا اب جماعت میں نہیں آتا ۔ اب میں سکول تنہا جاتا

Digitized by khilafat Library Rabwah

ہُوں۔ گردن جُھکائے ہُوئے۔ چھوٹے چھوٹے کنکروں کو دیکھتے ہوئے۔ مگر اُن کو ٹھوکر نہیں مارتا۔ جب مَیں دوسرے بچوں کو سڑک پر کھیلتے کُودتے دیکھتا ہوں تو مَیں اُن کو سڑک پر کھیلنے سے منع کرتا ہُوں۔

(عامر خلیل اُوپل۔ گجرات)

حُبّ وطن

حدیث شریف میں آیا ہے کہ

حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ

یعنی وطن کی محبّت ایمان کا حِصّہ ہے

بظاہر وطن چھوٹا سا لفظ ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ اس کے نیچے قوموں کے زوال و عروج کی تاریخ پنہاں ہے تاریخ کی ورق گردانی سے یہ حقیقت ہمارے سامنے آتی ہے کہ دنیا میں انہی قوموں نے زندگی کے ہر میدان میں نمایاں فتوحات حاصل کی ہیں جن کے سینہ میں حُبّ الوطن کا جذبہ کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہُوا تھا۔ اور جن قوموں کے افراد جذبہ سے عاری ہو گئے اور علاقائی تعصب اور ذاتی مفادات نے ان کے دل میں گھر کر لیا تو وہ قومیں گہرائیوں میں ڈوبتی چلی گئیں۔

وطن یعنی وہ زمین جس میں انسان جنم لیتا ہے اور جو ایک ماں کی طرح اس کی پرورش کرتی ہے۔ اور اپنی ٹھنڈی چھاؤں میں اُسے سکھ کا چین عطا کرتی ہے اور جو اُسے وہ تمام مواقع مہیا کرتی ہے جو زندگی میں ترقی کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔ اسی لئے دل میں محبّت کے جذبات موجزن ہونا ایک فطری امر ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے بچہ کی ماں بچے کو بیمار دیکھکر بیقرار ہو جاتی ہے اور اُسے ہر طرح کی تکلیفوں اور مصیبتوں سے بچانے کی ہر ممکن کوشش کرتی ہے اور جب انسان فکر و غم و پریشانی میں مبتلا ہوتا ہے تو ایسے موقعہ پر ماں کی شفقت اس کی ڈھارس بندھاتی ہے اور اس کی ڈھارس سے وہ تمام فکر سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ اس طرح بچے کے لئے ماں ایک ایسا روپ اختیار کر لیتی ہے جو اس کے لئے مقدس بھی ہوتا ہے اور دنیا میں پیارا بھی۔

یہ ممکن ہے کہ انسان کو اپنے وطن میں بھی بعض تکالیف کا سامنا کرنا پڑے اور وہ پریشانیوں کا شکار ہو جائے۔ لیکن ایسی صورت میں بھی وطن کی محبت کو دل سے نکال دینا غدّاری کے مترادف ہے۔ ایک ماں جب مناسب سمجھتی ہے بچے کو ڈانٹتی بھی ہے۔ جھڑکتی بھی ہے۔ اور سزا بھی دیتی ہے۔ لیکن ان باتوں کی وجہ سے بھی بچے کا پیار ختم نہیں ہوتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ آخر کار اُس کے پیش نظر اسی کا مفاد ہے اور وہ اس کی پناہ سے نکل کر کہیں بھی آرام نہیں حاصل کر سکتا۔ اسی طرح مصائب اور مشکلات کے وقت میں حُبّ وطن کا جذبہ دل میں رکھنا زندہ قوموں کا فرض ہوتا ہے جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے ؎

ڈالی گئی جو فصلِ خزاں میں شجر سے ٹوٹ
ممکن نہیں ہری ہو سحاب بہار سے
ملّت کے ساتھ رابطہ استوار رکھ
پیوستہ رہ شجر سے اُمید بہار رکھ

Digitized by khilafat Library Rabwah

اگر ہمارے ملک کا ہر فرد حب الوطن کے جذبہ سے سرشار ہو اور اس جذبہ کے تحت ہر فرد دکھ اور سکھ کے وقت ہمت سے کام لے تو کوئی وجہ نہیں مایوسیوں کی کالی گھٹائیں چھٹ نہ جائیں۔ اور وہ وقت قریب نہ آئے جب ہماری قوم دنیا کی ترقی یافتہ قوموں کی صف میں شامل ہو۔ اگر ہم دل و دماغ میں یہ تو فرض کرلیں کہ ہمیں اپنے وطن سے محبت ہے لیکن اس محبت کے لئے کوئی ثبوت مہیا نہ کریں۔ اور ہمارا عمل اس کے برعکس ہو تو کبھی ترقی کی منازل طے نہیں کرسکتے۔ اگر ہم یقیناً یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں وطن سے محبت ہے تو ہمیں اپنا محاسبہ کرنا ہوگا۔ اگر ہم طالب علم ہیں اور ہمیں پڑھائی سے دلچسپی نہیں ہے اور ہم محنت سے کام نہیں کرتے۔ تو ہم یہ کہنے کا ہرگز حق نہیں رکھتے کہ ہمیں وطن سے محبت ہے جذبہ حب الوطنی کے عملی اظہار کے لئے ہمیں دن رات محنت کرنا ہوگی۔ اگر ہم تاجر ہیں لیکن ناجائز منافع خوری کرتے ہیں تو ایسی صورت میں ہمیں ایمان داری سے کام کرنا ہوگا۔ اسی طرح حب الوطن کے اظہار کے لئے ہمیں معاشرہ سے ہر برائی کو ختم کرنا ہوگا۔

الغرض قوم کے تمام افراد نے مل کر ایسا معاشرہ تخلیق کرنا ہوگا جس میں ہر طرف خوشی ہی خوشی اور سکھ ہی سکھ ہو۔ اور جس میں وطن کے ساتھ جانثاری اور فدائیت کی جھلکیاں جابجا نظر آئیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین

عبد المجید زاہد۔ کنری سندھ

ظالم بادشاہ

علاقہ غور میں ایک ظالم بادشاہ حکومت کرتا تھا۔ وہ لوگوں کے گدھے بے گار میں پکڑ لیتا ان کو بھوکا پیاسا رکھ کر بے حد مشقت لیتا۔ بھوک اور مشقت کے باعث چند روز میں گدھے مر جاتے۔ ایک بار بادشاہ شکار کو گیا۔ تو ایک جانور کے تعاقب میں اپنے ساتھیوں سے جدا ہو گیا۔ سورج غروب ہونے لگا تھا۔ اس وقت واپس جانے کا وقت نہ تھا۔ مجبوراً بادشاہ ایک قریبی گاؤں میں پہنچا وہاں اُس نے دیکھا کہ ایک کسان اپنے طاقتور گدھے کو لاٹھیاں مار مار کر لنگڑا کر رہا تھا۔ بادشاہ کو بہت غصہ آیا۔ کسان سے کہنے لگا۔ اس بے چارے پر اتنا ظلم کیوں کر رہے ہو۔ کسان بادشاہ کو پہچانتا نہ تھا۔ چنانچہ وہ بگڑ کر بولا میاں اپنی راہ لو تمہیں کیا معلوم کہ اس میں کیا مصلحت ہے ہمارا بادشاہ بہت ظالم ہے تندرست اور مضبوط گدھے ہم سے چھین لیتا ہے۔ میں اس گدھے کی ٹانگ اس لئے توڑ رہا ہوں کہ یہ بے گار میں نہ پکڑا جائے۔ لنگڑے گدھے کا اس حال میں میرے پاس رہنا ٹھیک ہے کہ بے گار میں بوجھ ڈھوتا مر جائے۔ بادشاہ غصے سے آگ بگولا ہو گیا۔ مگر خاموش رہا۔ صبح کو شاہی لشکر بادشاہ کی تلاش میں وہاں پہنچ گیا۔ ہر طرف بادشاہ کی موجودگی کا شور مچ گیا۔ بادشاہ کو رات والا کسان یاد تھا۔ اس نے اس کسان کی گردن اڑا دینے کا حکم دیا۔ بے چارے نے

Digitized by khilafat Library Rabwah

جاں بخشی کے لئے منت سماجت کی۔ مگر بادشاہ پر کوئی اثر نہ ہوا۔ جب اس کو یقین ہو گیا کہ اب زندہ بچنے کی کوئی صورت نہیں تو بادشاہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہنے لگا۔ "اے بادشاہ موت تو اپنے وقت پر آکر رہتی ہے۔ لیکن مجھے مار کر تو بدنامی مول لے گا۔ آج بھی تیرے ظلم کا چرچا ہر ایک کی زبان پر ہے۔ اگر ظالم کو ظالم کہنے کی سزا موت ہے تو پھر تمام رعایا کو قتل کرا دے۔ اگر تجھے میری یہ باتیں ناگوار گزری ہیں تو انصاف سے کام لے اور ان اسباب کو دور کر دے۔ ایک بے گناہ کو قتل کرانے کی بجائے مخلوقِ خدا پر ظلم کرنا چھوڑ دے۔ تیرے مظالم کی وجہ سے لوگ رات کو سو نہیں سکتے۔ نہ معلوم تجھے نیند کیسے آجاتی ہے۔ اپنے درباریوں کی خوشامد پر نہ جا۔ خلقِ خدا تجھ پر لعنت بھیجتی ہے۔" ان تلخ مگر سچی باتوں نے بادشاہ کا ضمیر بیدار کر دیا۔ اس نے اسی وقت توبہ کی اور کسان کو عزت کے ساتھ رہا کر دیا۔ بلکہ اس کو گاؤں کا سردار بنا دیا۔

— بشیر الدین بھٹی۔ ناصر آباد فارم —

برکاتِ خلافت

خداوند تعالیٰ جو ہمارا خالق و مالک ہے وہ اپنے بندوں کی اصلاح کے واسطے ان کے درمیان وقتاً فوقتاً اپنے فرستادے مبعوث فرماتا رہتا ہے۔ اور یہ خدا تعالیٰ کی قدیم سے ہی سنت ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے رسولوں اور ان کے ماننے والوں کی مدد کرتا ہے۔ جیسا کہ وہ قرآن پاک میں فرماتا ہے:۔

"خدا نے لکھ رکھا ہے کہ وہ اور اس کے نبی ہی غالب رہیں گے۔"

جب خدا تعالیٰ اپنے نبی کو مبعوث فرماتا ہے تو ہمیشہ ان کو ایسے حالات میں وفات دیتا ہے کہ دشمن گمان کرنے لگ جاتے ہیں کہ اب یہ ختم ہو جائیں گے اور دوسری طرف جماعتِ مومنین غم کے مارے نڈھال اور بے چین ہو جاتی ہے۔

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدائی حکم کے موافق اپنے رب کے حضور حاضر ہو گئے۔ تو اس وقت بھی ایسے حالات پیدا ہو گئے تھے کہ دشمن گمان کرنے لگے کہ اب یہ جماعت ختم ہو جائے گی۔ لیکن اللہ کریم کو اپنے پیارے نبی کی امت کی سلامتی منظور تھی اس لئے ایسے وقت میں خدا تعالیٰ نے ان کی مدد فرمائی۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جب آنحضرتؐ کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رض کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا۔ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ

Digitized by khilafat Library Rabwah

وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا۔

یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے۔

(الوصیت ص۶)

جب حضرت ابوبکر صدیقؓ مسندِ خلافت پر فروکش ہوئے تو آپ کو بہت سی مشکلات و مصائب اور بغاوتوں کا سامنا کرنا پڑا لیکن آپ نے بڑی عقلمندی سے ان تمام مشکلات اور بغاوتوں پر قابو پالیا۔ آپ کی وفات کے بعد حضرت عمرؓ۔ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ بالترتیب خلیفہ مقرر ہوئے۔ اور امتِ محمدیہ منتشر ہونے سے بچ گئی۔ یہ خلافت ہی کی برکت تھی کہ سارے دشمنان اسلام کی گردنیں جھک گئیں اور مسلمان متحد ہو گئے۔ مسلمانوں کا یہی اتحاد اور خلافت کی اطاعت ان کی کامیابی کا ذریعہ بنی۔

اور ایک وقت ایسا آیا کہ مسلمان ساری دنیا پر چھا گئے۔

لیکن جب مسلمانوں نے خلافت جیسی بابرکت چیز کو ہاتھ سے چھوڑ دیا تو وہ دن بدن پستی میں گرتے چلے گئے۔ اور وہ ساری کامیابیاں اور برکات جو انہیں خلافت کے ذریعہ ملی تھیں رفتہ رفتہ ان سے چھین لی گئیں۔ جب حضرت عثمانؓ کے عہد میں منافقوں نے فتنہ و فساد کی آگ بھڑکائی اور اس بات پر زور دینے لگے کہ خلافت کا نظام ختم کر دینا چاہیئے تو ایک صحابی نے فرمایا۔ کہ

مجھے بڑی حیرانگی ہوتی ہے کہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ نظامِ خلافت کو ختم کر دیا جائے اگر خلافت کا نظام ختم کر دیا گیا تو اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ یہ لوگ یہود و نصاریٰ کی طرح گمراہ و ذلیل ہو جائیں گے۔

اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے دور میں آنحضرتؐ کے بطلِ جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالیٰ کے حکم سے اس کام پر مقرر ہوئے کہ تمام لوگوں کو اسلام کا صحیح چہرہ دکھلائیں اور جن توہمات میں مسلمان پھنس چکے ہیں ان سے انہیں نجات دلائیں۔ جب آپ اپنا یہ مبارک کام کر چکے تو اللہ کریم نے آپ کو آپ کی وفات کی اطلاع دی۔ آپ نے جماعت سے مخاطب ہو کر کہا:۔

"اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی ہے غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔

(الوصیت ص۷)

آپ کی وفات کے بعد حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب پہلے خلیفہ مقرر ہوئے۔ آپ کے عہد میں بھی بعض منافق لوگوں نے آپ پر اعتراض کئے اور آپ کو خلیفہ ماننے سے

Digitized by khilafat Library Rabwah

انکار کر دیا ہے۔ آپ نے فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے جس کو حقدار سمجھا خلیفہ بنا دیا جو اس کی مخالفت کرتا ہے وہ جھوٹا اور فاسق ہے۔ فرشتے بن کر اطاعت کرو اور فرمانبرداری اختیار کرو اور ابلیس نہ بنو"۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی کی وفات کے بعد جب حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب رضی دوسرے خلیفہ منتخب ہوئے تو وہی لوگ جو پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رض پر اعتراض کرتے تھے اب کھلم کھلا اس بات پر زور دینے لگے کہ خلافت ختم ہونی چاہیئے۔ وہ چاہتے تھے کہ خلیفہ ان میں سے ہو۔ جب اکثریت حضرت صاحب کو اپنا خلیفہ بنانے پر متفق ہو گئی تو یہ لوگ علیحدہ ہو گئے اور اپنی ایک الگ جماعت بنالی۔ لیکن چونکہ انہوں نے خلافت کی قدر نہ کی اس لئے ان میں وہ اتحاد و خلوص نہ رہا جو الٰہی جماعتوں میں ہونا چاہیئے۔ اور صرف دنیاوی قسم کی جماعت بن کر رہ گئی۔ آخر اپنے باون سالہ شاندار عہد خلافت کے بعد خدا کا یہ پیارا اور برگزیدہ بندہ اپنے آقا کے حضور حاضر ہو گیا۔ اس عظیم صدمہ کے وقت خدا تعالیٰ نے اپنے مامور کی جماعت کو پھر سنبھالا اور ناصر دین اور فاتح الدین حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر متحد کر دیا۔ حضور ایدہ اللہ کے مبارک دور میں جماعت کو جو ترقیات ہو رہی ہیں وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہیں اور آج حضور ایدہ اللہ کی قیادت میں اسلام کو حاصل ہونے والی فتوحات کے باعث دشمنانِ اسلام اس جماعت کو مٹانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن جس عمارت کی بنیادی اینٹ کو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہو۔ دشمنانِ اسلام چاہے کتنی کوشش کر لیں اسے ایک ذرّہ برابر بھی اپنی جگہ سے نہیں ہلا سکتے۔

غیر مبایعین نے چونکہ خلافت کی قدر نہ کی اس لیے ان میں وہ اتحاد اور اخلاص جو الٰہی جماعتوں کا بنیادی وصف ہوتا ہے نظر نہیں آتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کرتے وقت تو انہوں نے یہ عہد کیا تھا کہ میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا لیکن آج ان کی یہ حالت ہے کہ وہ دنیا کے پیچھے اندھا دھند بھاگ رہے ہیں اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی بجائے دنیا کو دین پر مقدم کر رہے ہیں۔ جماعت لاہور کے ہفتہ وار آرگن "پیغام صلح" کی ۱۴ جون ۱۹۷۸ء کی اشاعت میں مختار احمد صاحب فاروقی "پنج ہزاری جماعت" کے عنوان سے لکھتے ہیں:۔

"آپ نے ۲۹ مارچ ۱۹۷۸ء کے ایک اخبار پیغام صلح میں ادارہ پیغام صلح کی طرف سے ایک دردمندانہ اپیل پڑھی ہوگی۔۔۔۔۔۔ مختصراً کوائف یہ ہیں کہ سال ۷۷۔۱۹۷۶ء کے دوران میں اخبار کی کل آمدنی ۶۷۔۱۲،۳ اور خرچ ۵۸۔۱۵،۲۶۳ ہوا اور دفتر کی طرف ۷۷ حضرات کا چندہ وصول ہوا۔ یہ تلخ

Digitized by khilafat Library Rabwah

حقیقت اس پنج ہزاری جماعت (؟) کے لئے نہ صرف تکلیف دہ بلکہ قابلِ شرم ہونی چاہیئے۔ کیونکہ یہ ہماری لاپرواہی دین اور جماعت کے معاملات سے عدم توجہی کا مجمل ثبوت ہے۔"

خدا تعالیٰ دنیا میں اپنے انبیاء بھیجتا ہے جن کی بنیادی غرض یہ ہوتی ہے کہ بندے اور خدا کے درمیان جو فاصلہ ہے اس کو مٹائیں۔ یہ کام آسان نہیں۔ اس لئے بڑی قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔ ہماری جماعت جو دنیا میں ایک چھوٹی اور حقیر سی جماعت تصور کی جاتی ہے بفضل تعالیٰ آج محض خلافت کی برکت سے اس میں ہزاروں مرد اور عورتیں حتیٰ کہ بچے تک ایسے ہیں جن کا براہ راست خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہے اور خدا ان سے ہم کلام ہوتا ہے۔ مگر جو قومیں اور جماعتیں اور گروہ خلافت سے وابستہ نہیں وہ اس شرف سے محروم ہیں۔ اِلَّا اَنْ یَّشَاءَ اللّٰہ۔

آئیے ہم دعا کریں کہ اللہ کریم ہمیں ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی تمام برکات سے فائدہ اٹھانے کی توفیق بخشے۔ آمین ؎

(طلعت بی کوثر۔ جھنگ صدر)

اللہ ہی اللہ

جب کہا جاتا ہے۔ کہ حضرت تشریف لائیے گا تو کہتے ہیں۔ انشاء اللہ۔ دکھ درد میں پکارتے ہیں۔ ہائے اللہ۔ اگر تعریف کرتے ہیں تو کہا جاتا ہے۔ سبحان اللہ۔ خوش ہوئے تو کہہ دیا۔ ماشاء اللہ۔ سو کر اٹھے تو کہہ دیا۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ جب چھینک آئی تو کہہ دیا۔ الحمد للہ۔ سمجھ میں نہ آیا تو کہہ دیا۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ گناہ سے معافی چاہیں تو کہتے ہیں استغفر اللہ۔ قسم کھانے پر کہیں واللہ باللہ۔ بوقتِ نکاح کہیں گے۔ آمنت باللہ کسی سے محبت ہو تو۔ یحبّ اللہ۔ کسی سے اللہ واسطے خیرات مانگیں تو کہیں۔ فی سبیل اللہ۔ بیٹھے تو کہا۔ بسم اللہ۔ پانی پلانے پہ کہا۔ جزاک اللہ۔ دعائے نیک پر کہا۔ آمین یا اللہ کسی بات سے پناہ مانگیں تو کہا۔ نعوذ باللہ۔ مرنے کی خبر سن کر کہا انا للہ۔ غرضیکہ اللہ ہی اللہ؛

(منیرہ کوثر۔ چنیوٹ)

وحشی

پرانے زمانے میں ایک بادشاہ رہا کرتا تھا۔ وہ اپنی والدہ کا بڑا نافرمان تھا۔ چنانچہ ایک دن غصے میں آکر اس نے اپنی والدہ کے قتل کا حکم دے دیا۔ جب جلاد تلوار سونتے ماں کی طرف بڑھا تو وہ بولی:۔

"آ! اور اس وحشی کی ماں کا سر اڑا دے۔ کیونکہ اسی نے تو اس درندے کو جنم دیا ہے"

(عبد المومن طاہر۔ ربوہ)

Digitized by khilafat Library Rabwah

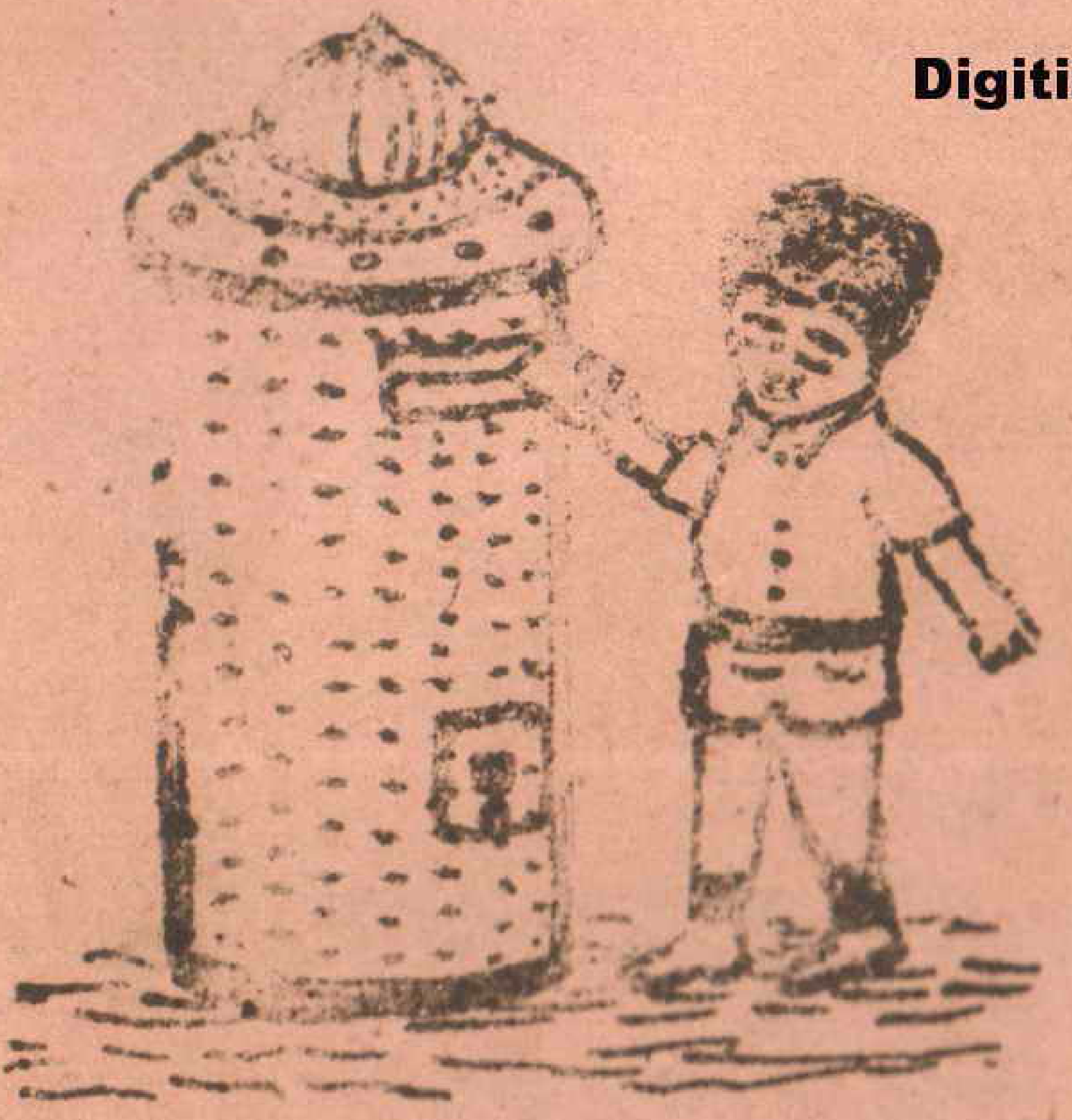

بزمِ تشحیذ

اکتوبر کا تشحیذ بہت انتظار کے بعد ملا۔ ہاتھ میں پکڑا تو دل باغ باغ ہو گیا۔ ٹائیٹل پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصویر دیکھ کر اور بھی زیادہ خوشی ہوئی۔

اس مہینے کے تشحیذ میں سے جھوٹ موٹ کا بیمار، شگفتہ اور صحابہ سے ملاقات بہت پسند آئے۔ اب تشحیذ کا معیار گرتا جا رہا ہے۔ اس میں اکثر کہانیاں اور لطائف نقل شدہ ہوتے ہیں۔ ان کی اشاعت سے پرہیز کیا کریں۔

(آمنہ طیبہ - ربوہ)

(۲)

"ناصرات کے صفحات" میں خوشگوار تبدیلی پر مبارکباد قبول فرمائیں۔ ایک اور کرم فرمائیں کہ "ناصرہ" کی تصویر کسی اچھے آرٹسٹ سے بنوایا کریں۔ اسی طرح دوسری تصاویر بھی اصلاح طلب ہوتی ہیں ادھر بھی خیال کیا کریں۔

(نسیمہ قدسیہ - [illegible] آباد کراچی)

(۳)

اس دفعہ رسالہ میں بہت سے الفاظ ایسے ہوئے ہیں جن سے تشحیذ پڑھنے کا [illegible] آ رہا۔ اس طرف بھی توجہ فرمائیں۔ شکریہ۔ ویسے اس دفعہ تشحیذ میں شائع ہونے والے عنوان تعریف کے قابل ہیں۔ خاص طور پر تشحیذ کے عنوانوں کی سیٹنگ بہت اچھی ہے۔ (وسیم احمد جنجوعہ سیالکوٹ)

(۴)

تشحیذ کا شمارہ ستمبر ملا۔ پڑھ کر دل باغ باغ ہو گیا کہ ایک ماہ کے طویل سفر کے بعد ہمارا دل ہم سے آملا۔ الحمد للہ۔

اس دفعہ سب سے اچھا مضمون (شہادت خدا) تھا۔ اس کو ہماری مبارکباد دیں۔

(سید اقبال احمد ناصر۔ حافظ آباد)

(۵)

ماہ ستمبر کا تشحیذ پڑھا۔ آخر اکتوبر کے انتظار میں بیٹھ گئے۔ ستمبر کا تشحیذ [illegible] اچھا تھا کہانیاں اور نظموں کی تعداد بھی کافی [illegible] دماغ پڑا ہے [illegible] بہت اچھا تھا۔ میری رائے [illegible] دوستی کا کالم جلد از جلد شروع کیا جائے۔ امید ہے کہ دوسرے بھائی بھی میری رائے سے اتفاق کریں گے۔ (عامر خلیل اوپل گجرات)

Digitized by khilafat Library Rabwah

(۶)

ماہ اگست کا تشحیذ اپنی مکمل آب و تاب کے ساتھ جلوہ افروز ہے۔ تقریباً تمام مضامین قابلِ ستائش ہیں۔ ناصرات کے صفحات بھی ترقی کی طرف گامزن ہیں۔ لطائف بھی خوب ہیں سوائے پہلے لطیفے کے جو نقل شدہ ہے۔

اب تک بزمِ تشحیذ میں قلمی دوستی کے کالم پر بحث جاری ہے مختلف آرا چھپ رہی ہیں۔ آخر یہ سلسلہ کب تک جاری رہے گا؟ آپ تمام قاری حضرات سے آرا طلب کیجئے تاکہ ایک ہی ماہ میں قاری لکھ بھیجیں کہ ہمیں یہ کالم پسند ہے یا نہیں۔

محترم ریاض احمد خان اسد نگر نے اس کالم کی جگہ پسندیدہ اشعار کا کالم شروع کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ تو جواباً عرض ہے کہ قلمی دوستی اور پسندیدہ اشعار کا کالم شروع کرنا برابر ہے۔ ہمارے رسالے میں اتنی عمدہ نظمیں جو شائع ہو جاتی ہیں وہ کافی ہیں۔ یہ دونوں کالم ہی گھسے پٹے ہیں۔

—— طاہرہ حبیب احمد حافظ آباد)

(۷)

اگست کا شمارہ ملا۔ پڑھ کر دل مسرت سے لبریز ہو گیا۔ تمام کہانیاں اور واقعات پڑھ کر خوشی ہوئی۔ صحابی حضرت مسیح موعودؑ کے حالاتِ زندگی بہت پسند آئے۔

ہم اپنا محبوب رسالہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دیتی ہیں۔ اور ہماری سہیلیاں اس رسالے کو پڑھ کر بہت خوش ہوتی ہیں۔

—— رائقہ المتین۔ سمیرا احمد۔ امۃ النصیر
سعود آباد - کراچی)

(۸)

شمارہ اگست ۱۹۷۸ء خلافِ توقع اس ماہ کے شروع میں ہی مل گیا تھا۔ مجھے امید ہے کہ آئندہ بھی یہ امر پیشِ نظر رکھا جائے گا کہ رسالہ کی باقاعدہ اور باحتیاط ترسیل حلقۂ قارئین کو وسیع کرنے کے لئے لازمی ہے۔

اگست ۱۹۷۸ء کے رسالہ کا سرورق گو یک رنگ مگر با تصویر تھا۔ سادگی کے باوجود کسی قدر متاثر کن اور پُر عزم تھا۔ مضامین میں وہ مضامین بار بار پڑھنے بلکہ اطفال الاحمدیہ کے اجلاسات میں پڑھے جانے کے قابل ہیں جو ایڈیٹر صاحب کے قلم سے ہیں۔ تشحیذ کا حقیقی مقصد آنے والی نسل کی اصلاح ہی ہے۔ دیگر مضامین میں "ابن ساباط کی توبہ" اور "استنبول کی سیر" بہترین ہیں۔ منظومات میں "اندھے لڑکے کی صدا" ایک پُر اثر نظم تھی۔

—— محمد اشرف نوشاہی - کراچی)

(۹)

ماہ اگست کے تشحیذ میں "نیربل کے بل رام" کہانی بہت اچھی تھی۔ عبدالرحمٰن شاکر صاحب ربوہ کو میری طرف سے مبارکباد دیں۔

—— محمد احمد مبشر - دار الرحمت شرقی ربوہ)

Digitized by khilafat Library Rabwah

شکاریات

شیر کا شکار

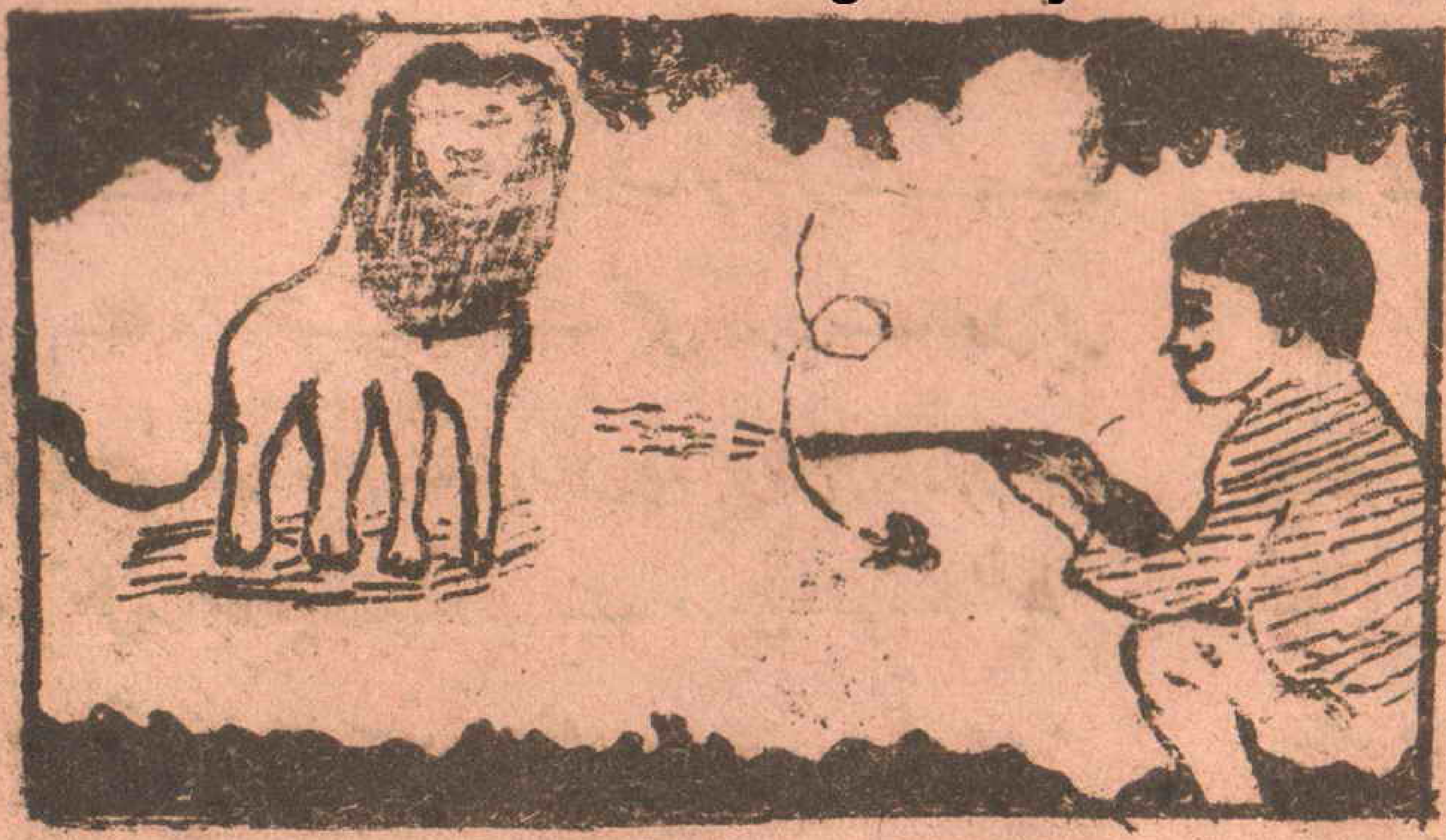

سیّد ظہیر احمد۔ کراچی

میں اپنے دفتر میں بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک ٹیلی فون کی گھنٹی بجی — جی — جی کون صاحب — میں ہوں کیپٹن شاہ — جی — جی ہاں — بھئی آپ نے وعدہ کیا تھا کہ میں جمعہ کی شام کو آؤں گا — جی — جی ہاں — میں معذرت چاہتا ہوں۔ مجھے ایک ضروری کام کے سلسلے میں اچانک جانا پڑا۔ اچھا تو شاہد صاحب پھر کب آ رہے ہیں — بس آج شام چائے پر میرا انتظار کیجئے گا — اور میں مقررہ وقت پر شاہ صاحب کے گھر پہنچ گیا۔ چائے وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد میں نے کہا — "وہ آپ نے اپنا ایک یادگار واقعہ سنانے کا وعدہ کیا تھا" — شاہ صاحب بولے "کون سا مجھے یاد نہیں" — صاحب وہی ! — "شیر کا شکار" — وہ چونکے اور سگار کا ایک زوردار کش لے کر بولے — ہاں بھئی یاد آگیا — تو لو سنو — فرماتے ہیں :-

یہ ۱۹۲۸ء کا ذکر ہے — میں انڈین آرمی کے تحت میسور میں توپ خانے کا ایک آفیسر تھا۔ انگریزی دورِ حکومت تھا۔ اس زمانے میں ایک اسسٹنٹ سیکرٹری "لارڈ لارنس" نیا نیا ہندوستان آیا تھا۔ اس کا ایک لڑکا تھا جس کی عمر تقریباً بیس بائیس سال تھی فوج میں لیفٹیننٹ تھا۔ بڑا لحیم شحیم اور تندرست و توانا شخص تھا۔ شکار کا رسیا تھا۔ اکثر دبلیتر دوسرے لوگوں کے ساتھ مختلف جنگوں کی خاک چھان کر اپنے اس شوق کی تکمیل کیا کرتا تھا۔ آرمی کے میڈیکل کور میں میں واحد مسلمان آفیسر تھا جسے انگریزی سے شُد بُد تھی۔ اس لئے ایک دن لارنس نے مجھے بلا بھیجا اور حکم دیا — "ویل ..... شاہ صاحب ..... امارہ لڑکا شکار کھیلنا مانگتا ہے آپ ذرا ساتھ چلے جائیں" — میں نے باہر آکر معلوم کیا تو پتہ چلا کہ صاحبزادے کو شیر کے شکار کا جنون ہے۔ "شیر کا شکار" — میں نے اپنے لاشعور میں بھی خوف محسوس کیا۔ مگر حکمِ حاکم مرگِ مفاجات۔ اس لڑکے کے ساتھ چل دیا۔

موسم بہت ہی خوشگوار تھا۔ موسم سرما کی ٹھنڈی ہوا حواس کو منجمد کر رہی تھی۔ پرندوں کی مترنم بولیاں اور اندور کے قریب بند صیاحل کی پہاڑی پر بدلیوں کے

Digitized by khilafat Library Rabwah

ہلکے ہلکے آوارہ ٹکڑے اس خوف کو کم کرنے کے لئے کافی تھے۔ جو شیر کے نام سے سبھی لوگوں کے دلوں میں چھپا بیٹھا تھا۔ ہم نے کئی دنوں بعد اپنی فوجی بارکوں سے باہر نکل کر پہاڑیوں کی اوٹ سے سورج نکلنے کا منظر دیکھا تھا۔ ہلکی ہلکی سنہری دھوپ چمکنے لگی تھی اور ہم دو نوکروں کے ساتھ ایک قریبی گاؤں میں اترے۔ ہمیں معلوم ہوا تھا کہ اندور کے قریب بندھیاچل کی پہاڑیوں کے ساتھ ساتھ گھنے جنگلوں میں شیر پایا جاتا ہے۔ اس جنگل کے قریبی گاؤں کے سردار کو ہم نے ۵۰۰/- روپے دیئے تاکہ وہ شکار کے سلسلے میں ضروری انتظامات کر دے۔

۲۵ راکتوبر ۱۹۲۸ء کو ہم روانہ ہوئے۔ ہمارے بعد لارنس نے تبتی سپاہی مع گھوڑوں اور ضروری سامان کے روانہ کر دیئے تھے۔ جنگل میں پہنچے تو سردار مقامی باشندوں کے ساتھ مل گیا۔ ہم نے انتظامات دیکھے۔ سب کچھ ٹھیک تھا۔ ایک مخصوص جگہ بہت سے گھنے درختوں کے درمیان ۳۰ فٹ اونچا مچان بانسوں اور مضبوط لکڑیوں سے بنایا گیا تھا۔ اور اوپر چڑھنے کے لئے سیڑھیاں لگائی گئی تھیں اوپر گھاس پھونس کی چھت تھی۔ مچان اتنی محفوظ جگہ پر بنایا گیا تھا کہ نظر نہ آتا تھا۔ نیچے درختوں کے درمیان گائے کا ایک صحتمند بچھڑا باندھ دیا گیا تھا۔ ہمیں دیہاتیوں کی زبانی معلوم ہوا تھا کہ شیر عام طور پر چار بجے شام دھاڑتا ہوا آتا ہے اور جو کچھ ملتا ہے سمیٹ کر رات کا دستر خوان سجاتا ہے۔ ابھی صبح کے دس بجے تھے کہ اچانک ہمارے گھوڑے چلتے چلتے رک گئے۔ لڑکے نے جسے سب لارڈ کہتے تھے۔ مجھ سے پوچھا۔ "ڈیل شاہ صاحب۔ میں نے اسے بتلایا۔ میں نے کسی کتاب میں پڑھا تھا کہ جب شیر جنگل سے گزرتا ہے تو سب جانور دم سادھے خاموش دبک جاتے ہیں۔ آخر جنگل کا بادشاہ ہے۔ کیا مجال اس کے آگے کوئی پر بھی مار سکے۔ ہم نے سپاہیوں کو حکم دیا کہ وہ فوراً قریبی درختوں پر چڑھ جائیں۔ میں نے لارڈ سے کہا کہ وہ ادھر ادھر اوٹ میں چھپ جائے۔ میں صورتحال کا جائزہ لوں۔ آدمی دل والا تھا۔ بولا۔ شاہ صاحب ہم بھی شیر دیکھے گا۔ میں اس کی جرأت پر مسکرا دیا۔ ہم دونوں ایک اونچے سے درخت پر چڑھے۔ اور دوربین سے ادھر ادھر نظر دوڑانے لگے۔ مجھے خون اپنی رگوں میں منجمد ہوتا محسوس ہوا۔ جب میں نے دیکھا کہ ہم سے کوئی ۲۰۰ فٹ کے فاصلے پر ایک شیر ببر صاحب مع ایک عدد بی شیرنی اور دو بچوں کے خراماں خراماں تشریف لا رہے تھے۔ ہم لوگ اسے دیکھتے رہے۔ جب شیر صاحب اپنی مختصر سی فیملی کے ہمراہ تشریف لے گئے تو ہم درختوں سے اترے اور شیر کی مخالف سمت میں شکار کو نکل گئے۔ سارا دن شکار کرتے رہے تمام کو ہرن وغیرہ اسی مقام پر لائے اور شیر کا انتظار کرتے رہے مگر شیر صاحب بھی بہت وعدہ خلاف نکلے انہیں آنا تھا نہ آئے۔ ہم نے ہرن بھون کر کھائے اور گاؤں میں رات گزارنے چلے گئے۔ دوسرے دن

Digitized by khilafat Library Rabwah

ہم دن گیارہ بجے اُٹھے - اور ایک گھنٹے میں تیار ہو کر جنگل کی طرف روانہ ہو گئے - دن بھر مارے مارے پھرے - دو تین ہرن شکار کئے - چار بج رہے تھے ہم مچان میں پہنچ چکے تھے - مگر ہمارا شکار ابھی تک نہ آسکا تھا - مچان کے نیچے بچھڑا کھونٹے سے بندھا بے چین تھا - شاید وہ ہمارے ارادے بھانپ گیا تھا اور ہم اُوپر مچان میں سہمے بیٹھے دُوربین سے اِدھر اُدھر دیکھ رہے تھے - اچانک نیچے سے بچھڑے کے چلّانے کی آواز آئی اور ہم چونک پڑے - ہم نے نیچے دیکھا - شام کے دھندلکے جنگل کو اور بھیانک بنا رہے تھے - ہم نے اپنے آپ کو سنبھالا - بچھڑا شیر کے پنجے کی زد میں تھا - شیر وہی تھا جو کل ہم نے جنگل میں دیکھا تھا دیکھتے ہی دیکھتے اس نے بچھڑے کے نرخرے کو دبا کر اس کا خون چوس لیا - بچھڑے کی چیخ تک نہ نکلی - شیر گردوپیش سے بے نیاز بچھڑے کے شکار میں مصروف تھا - لارڈ کا نشانہ بہت اچھا تھا یہ مجھے لارنس اور لارڈ کے دوسرے ساتھیوں سے معلوم ہو چکا تھا - کہتے تھے اُن کا وار کبھی خالی نہ جاتا تھا - لارڈ نے اپنی بندوق اٹھائی جس میں ایک پاور فل ٹارچ لگی ہوئی تھی - ٹارچ کی روشنی جب شیر کی آنکھوں پر پڑی تو وہ چونکا - اور قبل اس کے کہ وہ اوپر چھلانگ لگاتا - لارڈ نے فائر کر دیا - گولی واقعی ٹھیک نشانہ پر لگی - اور شیر کے دماغ میں سے ہوتی ہوئی دوسری طرف نکل گئی - ایک ہیبت ناک چیخ کے ساتھ وہ اُچھلا اور تقریباً ۲۵ فٹ تک اُوپر آگیا - ہم سب کا خوف کے مارے بُرا حال تھا - سب اُوپر بیٹھے خدا کو یاد کر رہے تھے - شیر بچھڑے کے بالکل قریب زمین پر پڑا تھا - بے حس و حرکت - ہم آہستہ آہستہ نیچے اترے - شیر کے قریب گئے - بچھڑے کا خون بہہ کر اس وحشی درندے کے خون میں گڈمڈ ہو کر رہ گیا تھا - زمین سُرخ ہو چکی تھی - لارڈ نے ایک اور فائر کیا - جو حسبِ سابق پھر نشانے پر لگا -

ہم نے دُور سے دیکھا - گاؤں کا سردار مع اپنے حواریوں کے چیختا چلّاتا آرہا تھا - نمبردار جو اُس گاؤں کا سردار بھی کہلاتا تھا - آگے بڑھا - سب سے پہلے اُس نے ہم لوگوں کا شکریہ ادا کیا - ہمارے حوصلے کی داد دی - پھر اپنے خنجر نما چاقو سے شیر کی مونچھیں کاٹنے لگا - لارڈ نے منع کیا تو بولا - آپ نہیں جانتے شیر کی مونچھیں زہر ہوتی ہیں اگر کسی کو بھی کھلا دو تو فوراً مر جاتا ہے - ہم سب اس کے اس عجیب فلسفے پر حیران تھے - پھر اُس نے کھال اُتاری - شیر کا سر لارڈ اپنے ساتھ لے گیا - گاؤں والوں کو اُس نے دو ہزار روپے بطور انعام دیئے اور ہم خیریت سے گھوڑوں پر سوار ہو کر اپنی بارکوں کی طرف روانہ ہوئے - اب کے ہمارے گھوڑے راستے میں کہیں نہ رُکے ۔

Digitized by khilafat Library Rabwah

خبرنامہ تشحیذ

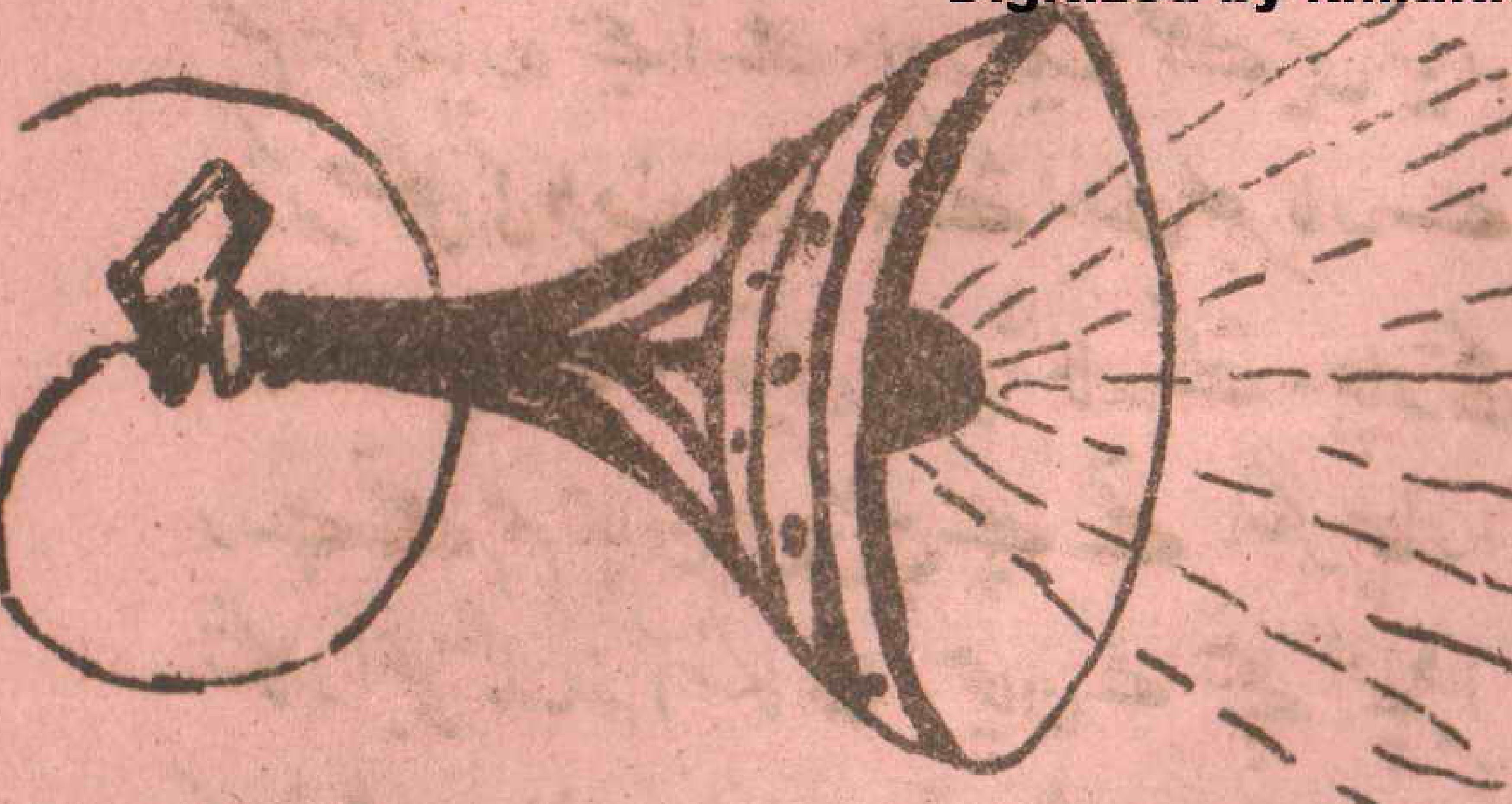

برّاعظم آسٹریلیا

برّاعظم آسٹریلیا سب سے چھوٹا برّاعظم ہے۔ یہاں ایسے پرندے۔ نباتات۔ حیوانات پائے جاتے ہیں جو کسی دوسری جگہ نہیں پائے جاتے۔ یوکلپٹس کا درخت آسٹریلیا ہی سے دوسرے مقامات پر پہنچا۔ یہاں سو قسم کے تھیلی والے جانور پائے جاتے ہیں۔ دنیا کا سب سے بڑا پرندہ یہیں پایا جاتا ہے۔ اس میں سونے کی کانیں پائی جاتی ہیں ؛

زاہدہ راحت ۔ کراچی

اندھوں کی عینک

سائنس دان آجکل ایک نئی عینک بنانے میں مصروف ہیں۔ اس میں لیزر کی شعاعوں سے کام لیا جائیگا عینک کے شیشوں پر ابھی تک تجربات کئے جا رہے ہیں اُن کی تکمیل پر جو عینک تیار ہوگی اُس کی مدد سے اندھے بھی دیکھ سکیں گے۔ عینک میں تین شیشے ہوں گے ایک کا رُخ اُوپر کی سمت ہوگا۔ یہ سر کی بلندی تک کی رکاوٹوں سے آگاہ کرے گا۔ دوسرے رُخ نیچے کی جانب ہوگا۔ اس سے زمین کی رکاوٹوں کو دیکھا جا سکے گا۔ تیسرا شیشہ بالکل سامنے کی چیزیں دیکھنے کے کام آئے گا۔ لیزر کی شعاعیں منعکس ہونے کے بعد جونہی کسی عمارت، موٹر یا کسی اور چیز سے ٹکرائیں گی۔ عینک پہننے والے کو ہلکی سی آواز سنائی دے گی جس کی رہنمائی میں وہ اپنا رُخ بدل کر آسانی سے آگے بڑھ جائے گا۔

نصیر الدین انجم ۔ جھنگ صدر

لمبی زبان

ہندوستان کا ایک جوگی ہری داس حیرت انگیز اور انوکھی زبان کا مالک ہے۔ وہ اپنی زبان اس قدر لمبی کر سکتا ہے۔ کہ وہ ہونٹوں سے لیکر پیشانی تک پہنچ جاتی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ یہ شخص دُنیا کا واحد انسان ہے جو اپنی زبان کو اتنا دراز کر سکتا ہے۔ ایک عام آدمی اپنی زبان کو تین انچ سے زیادہ باہر نہیں نکال سکتا۔

(عامر خلیل اُوپل ۔ گجرات)

Digitized by khilafat Library Rabwah

رپورٹ کارگزاری

اطفال الاحمدیہ کا چونتیسواں (۳۴) سالانہ اجتماع

ربوہ کی مقدس سرزمین میں ۲۰ - ۲۱ - ۲۲ ر اخاء مطابق ۲۰ - ۲۱ - ۲۲ ر اکتوبر ۱۹۷۸ء کو احمدی بچوں کا چونتیسواں عظیم تربیتی اور روحانی سالانہ اجتماع ایوان محمود میں بے انتہا برکتوں کے ساتھ منعقد ہوا۔ پاکستان بھر سے احمدیت کی ننھی منی کونپلوں نے کافی تعداد میں ربوہ پہنچ کر اس مبارک اجتماع میں شرکت کی سعادت حاصل کی اور بے شمار روحانی برکات سے بہرہ مند ہوئے۔ اور اپنے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور مکرم محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے خطابات سننے کی سعادت حاصل کی۔

اس اجتماع کی اجازت کافی عرصہ قبل حاصل کر لی گئی تھی اور اس کے ساتھ ہی جملہ انتظامات شروع کر دیئے گئے تھے۔ منتظمین نے اپنے شعبوں کی سکیمیں تیار کر کے منظوریاں حاصل کیں اور ان کے مطابق اجتماع کو ہر لحاظ سے کامیاب کرنے کے لئے کوششیں شروع کر دیں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضلوں سے اجتماع کو ہر لحاظ سے نہایت کامیاب کیا۔

انتظامیہ سالانہ اجتماع

سالانہ اجتماع اطفال کی انتظامیہ کے ممبران مندرجہ ذیل تھے:-

(۱) منتظم اعلیٰ :- مکرم لئیق احمد طاہر صاحب مہتمم اطفال
(۲) ,, مقام اجتماع :- مکرم ملک محمد اعظم صاحب
(۳) ,, بیرون :- ,, صفدر نذیر صاحب جاوید
(۴) ,, نظم و ضبط :- ,, چوہدری طاہر محمود صاحب
(۵) ,, علمی مقابلہ جات :- ,, قمر داؤد صاحب کھوکھر
(۶) ,, ورزشی مقابلہ جات :- ,, عبدالحفیظ مبشر صاحب
(۷) ,, خوراک :- ,, نصیر احمد صاحب قمر
(۸) ,, رہائش و صفائی :- ,, ملک اللہ بخش صاحب
(۹) ,, روشنی :- ,, عبدالحلیم احمد صاحب
(۱۰) ,, اوقات و سٹیج :- ,, نعمت اللہ صاحب بشارت
(۱۱) ,, لاؤڈ سپیکر :- ,, انوار احمد صاحب انوار
(۱۲) ,, آب رسانی :- ,, بشارت احمد صاحب بلال
(۱۳) ,, طبی امداد :- ,, محمد اشرف صاحب عارف
(۱۴) ,, اشاعت :- خاکسار منیر احمد جاوید
(۱۵) ,, دفتر :- مکرم علیم الدین صاحب قمر
,, عبدالغفور صاحب محرر شعبہ اطفال

علاوہ ازیں مندرجہ ذیل مربیان سلسلہ عالیہ احمدیہ
مکرم اقبال احمد صاحب نجم - مکرم عبداللہ [illegible] صاحب [illegible]

Digitized by khilafat Library Rabwah

مکرم مغفور احمد صاحب منیب، مکرم حبیب اللہ صاحب احمدی
" بشارت احمد صاحب محمود۔ " منیر احمد صاحب عابد
اور مکرم مبارک احمد صاحب ناصر۔ نیز بہت سے نائبین و معاونین اور مختلف مجالس کے ناظمین و مربیان اطفال نے نہایت خلوص اور محنت کے ساتھ اجتماع کو کامیاب بنانے میں تعاون فرمایا۔ جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

بیرونی اطفال کی آمد

۱۸ اکتوبر سے اطفال بیرونی مجالس سے ربوہ پہنچنے شروع ہو گئے تھے۔ جیسے جیسے اطفال ربوہ پہنچتے دفتر بیرون سے اجتماع میں شمولیت کے لئے اپنا داخلہ ٹکٹ حاصل کرتے۔ ربوہ کے اطفال کو ان کے داخلہ ٹکٹ اجتماع سے چند روز قبل بوساطت ناظم صاحب اطفال ربوہ پہنچا دیئے گئے تھے۔

حاضری اطفال

مکرم منتظم صاحب بیرون کی رپورٹ کے مطابق امسال خدا کے فضل سے گذشتہ سالوں کی نسبت کافی زیادہ اطفال نے اجتماع میں شرکت کی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

سہ سالہ گوشوارہ حاضری سالانہ اجتماع:-

سال	تعداد مجالس	تعداد اطفال	ربوہ کے اطفال کی تعداد
۱۹۷۳ء	۱۹۶	۸۲۷	۱۴۰۰
۱۹۷۷ء	۱۵۲	۸۰۵	۱۷۰۷
۱۹۷۸ء	۱۹۲ علاوہ ربوہ	۱۱۰۳ علاوہ ربوہ	۱۶۰۰

بلاکس کی تقسیم

امسال بھی جملہ مجالس ہائے اطفال الاحمدیہ کو چار بلاکوں میں تقسیم کیا گیا تھا:-

(۱) محمود بلاک:- (ربوہ کی جملہ مجالس)

(۲) ناصر بلاک:- (راولپنڈی ڈویژن۔ سرگودھا ڈویژن۔ آزاد کشمیر)

(۳) خالد بلاک:- (لاہور ڈویژن، ملتان ڈویژن)

(۴) طارق بلاک:- (بہاولپور ڈویژن۔ صوبہ ہائے سندھ، سرحد، بلوچستان)

رہائش و مقام اجتماع

رہائش کا انتظام ایوان محمود (ہال)، انصار اللہ کا ہال اور خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے مختلف شعبوں کے دفاتر میں تھا۔ پہلے روز مقام اجتماع ایوان محمود (ہال) میں تھا اجتماع کے دوسرے روز یعنی ۲۱ اکتوبر کو مقام اجتماع ہال سے ملحقہ گراسی پلاٹ میں بنایا گیا۔

صفائی۔ آب رسانی و طبی امداد

اجتماع کے ایام میں اطفال کی سہولت اور ضروریات کے مطابق صفائی و آب رسانی کا عمدہ انتظام کیا گیا۔ اسی طرح بیمار بچوں کو ہر وقت طبی امداد مہیا کرنے کے لئے علیحدہ دفتر بنایا گیا جس سے اطفال حسب ضرورت فائدہ اُٹھاتے رہے۔ ورزشی مقابلوں کے وقت منتظم صاحب طبی امداد کھیل کے میدان میں بھی ضروری طبی امداد مہیا

Digitized by khilafat Library Rabwah

فرماتے رہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

خوراک

باہر سے آنے والے اطفال کے لئے مجلس مرکزیہ کی طرف سے کھانے کا انتظام تھا۔ چنانچہ ہر روز صبح۔ دوپہر شام اطفال کو کھانا ان کی رہائش گاہوں میں مہیا کیا جاتا تھا۔ دوران اجتماع کھانے کی ترسیل وسپلائی کا انتظام نہایت عمدہ رہا۔ اور کسی قسم کی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اجتماع کا افتتاح

۲۰ر اکتوبر کو صبح ۱۰ بجے ہی اطفال بینرز اٹھائے ہوئے اور ذکر الٰہی کرتے ہوئے چھوٹے چھوٹے گروہوں کی صورت میں مقام اجتماع میں آنا شروع ہوئے۔

۱۰ بج کر ۴۰ منٹ پر اجتماع کا افتتاحی اجلاس زیر صدارت مکرم مہتمم صاحب اطفال شروع ہوا۔

تلاوت۔ عہد اور نظم کے بعد مکرم مغفور احمد صاحب منیب (مربی سلسلہ) نے اطفال کو ہدایات سے نوازا۔ مہتمم صاحب اطفال نے دعا کرائی اور یوں اجتماع اطفال کا افتتاح ہوا۔ اس کے بعد اطفال نماز جمعہ وعصر کی ادائیگی کے لئے مسجد اقصیٰ میں حاضر ہوئے۔ نمازوں کے بعد اطفال اوّلاً اپنے مقام اجتماع میں اکٹھے ہوئے بعدہٗ حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب سننے کے لئے زیر نگرانی بلاک لیڈران و ناظمین اطفال مجالس و مرکزی سیکرٹریان خدام الاحمدیہ کے مقام اجتماع میں پہنچے۔

تقریر۔ درس قرآن وحدیث

اجتماع کے دوسرے روز صبح ۹ بج کر ۴۰ منٹ پر مکرم ومحترم اقبال احمد صاحب نجم (سابق مبلغ سپین) نے اطفال سے خطاب فرمایا۔ اور انہیں سپین اور سپین میں اسلام و احمدیت کے بارہ میں دلچسپ اور مفید معلومات مہیا کیں۔ نیز اپنے قیام سپین کے دوران پیش آنے والے دلچسپ اور ایمان افروز تبلیغی واقعات سنائے۔ اور اطفال احمدیت کو قیمتی نصائح وہدایات سے نوازا۔

علاوہ ازیں مکرم ومحترم منصور احمد صاحب عمر (سابق مبلغ جرمنی) نے ہفتہ کی صبح کو درس قرآن مجید دیا۔ اور مکرم ومحترم مغفور احمد صاحب منیب (مربی سلسلہ) نے اتوار کی صبح کو حدیقۃ الصالحین سے حدیث شریف کا درس دیا۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

اس اجتماع کا سب سے اہم اور بابرکت پروگرام وہ خصوصی اجلاس تھا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت ومحبت تشریف لاکر احمدی بچوں کو اپنے رُوح پرور و زندگی بخش خطاب سے نوازا۔ یاد رہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماع اطفال میں قبل ازیں ۱۹۷۳ء میں خطاب فرمایا تھا۔ حضرت اقدس اجتماع کے دوسرے روز یعنی ۲۱ر اکتوبر کو ساڑھے بارہ بجے پُرجوش نعروں کی گونج میں کرسی صدارت

Digitized by khilafat Library Rabwah

پر جلوہ افروز ہوئے۔ حضور کی آمد پر اطفال نے کھڑے ہو کر اہلاً وسہلاً و مرحبا کے الفاظ سے اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ اور پھر پیارے امام کا خطاب سننے کے لئے اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ اس کے بعد عزیز محمود احمد شاہ نے قرآن پاک کی تلاوت کی۔ بعدہٗ تمام اطفال نے کھڑے ہو کر حضور کی اقتداء میں اپنا وعدہ دہرایا۔ اذاں بعد حضور نے حاضرین سمیت دعا فرمائی۔ پھر عزیزم منصور احمد چاند نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کی ایک نظم کے کچھ اشعار خوش الحانی سے پڑھے۔ اس کے بعد بارہ بج کر پچاس منٹ پر حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اطفال سے خطاب فرمایا۔ (خطاب کا مکمل متن صــ پر ملاحظہ فرمائیں)

حضور پر نور کا یہ خطاب تقریباً نصف گھنٹے تک جاری رہا۔ تمام اطفال دلی شغف کے ساتھ اپنے پیارے امام کے روح پرور کلمات سنتے رہے۔

علمی مقابلہ جات

اطفال میں علمی و ادبی ذوق پیدا کرنے کے لئے دوران اجتماع مندرجہ ذیل علمی مقابلہ جات ہوئے :۔

- حفظِ قرآن
- تلاوت قرآن مجید
- تقریر
- حفظِ نظم
- نظم خوانی
- مشاہدہ معائنہ
- پیغام رسانی
- آذان اور مقابلہ مضمون نویسی
- معلومات عامہ (زبانی) امتحان وظیفہ اطفال۔

ان مقابلوں میں اطفال نے ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ ۲۰ اکتوبر کو مغرب و عشاء کی نماز کے بعد ابتدائی مقابلہ جات ہوئے جن میں کثیر تعداد میں اطفال نے حصہ لیا۔ ان کے ذریعہ فائنل مقابلوں کے لئے اطفال کا چناؤ کیا گیا۔ فائنل مقابلوں کے نتائج مندرجہ ذیل ہیں :۔

مقابلہ حفظِ قرآن کریم برائے حفاظ

مقابلہ حفظِ قرآن کیلئے نصاب میں سورۃ البقرہ کی پہلی سترہ آیات اور آخری دس سورتیں مقرر تھیں۔

اوّل :۔ حافظ نور الزمان صاحب ربوہ
دوم :۔ حافظ لئیق احمد۔ دنیا پور ملتان
سوم :۔ حافظ فضل ربی۔ راولپنڈی

مقابلہ حفظ قرآن کریم۔ غیر حفاظ

اس میں پندرہ اطفال نے شرکت کی۔

اوّل :۔ محمود احمد شاہ ربوہ
دوم :۔ مظفر احمد کوئٹہ
سوم :۔ نصر اللہ احمدی ربوہ

مقابلہ تلاوت قرآن کریم معیار کبیر

اوّل :۔ عارف اللہ سانگلہ ہل
دوم :۔ رفاقت احمد کوئٹہ
سوم :۔ محمود احمد شاہ ربوہ

مقابلہ تلاوت قرآن کریم معیار صغیر

اس کا نصاب سورۃ النصر زبانی سنانا تھی۔

Digitized by khilafat Library Rabwah

اوّل :۔ مبارک احمد ربوہ

دوم :۔ فضل ربی راولپنڈی

سوم :۔ لئیق احمد دنیاپور ملتان

مقابلہ حفظ نظم معیار کبیر

حفظ نظم کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی" کے پہلے دس اشعار زبانی سنانا تھے۔

اوّل :۔ محمود احمد شاد ربوہ

دوم :۔ مہدی علی ربوہ

سوم :۔ فاتح الدین کراچی

مقابلہ حفظ نظم معیار صغیر

اوّل :۔ ناصر احمد قمر ربوہ

دوم :۔ محمد احمد محمود ״

سوم :۔ منصور احمد ״

مقابلہ نظم خوانی معیار کبیر

نظم خوانی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولیٰ سے گندوں کو" مقرر تھی۔

اوّل :۔ رفاقت احمد کوئٹہ

دوم :۔ عارف محمود سرگودھا

سوم :۔ محمد یوسف ناصر ربوہ

مقابلہ نظم خوانی معیار صغیر

اوّل :۔ منصور احمد چاند ربوہ

دوم :۔ نوید اقبال ربوہ

سوم :۔ نعیم احمد چیمہ کراچی

مقابلہ اذان معیار کبیر

اوّل :۔ محمود احمد شاد ربوہ

دوم :۔ عارف اللہ سانگھڑ

سوم :۔ کلیم احمد کراچی

مقابلہ اذان معیار صغیر

اوّل :۔ فاتح الدین کراچی

دوم :۔ فہیم احمد سیالکوٹ

سوم :۔ مقصود احمد کوٹ عبدالمالک

مقابلہ معلومات عامہ

یہ مقابلہ زبانی ہوا۔ اس میں ایک ہی معیار تھا۔ مقابلہ میں ۱۵ اطفال شامل ہوئے۔ نتیجہ حسب ذیل رہا :۔

اوّل :۔ جعفر مبین کراچی

دوم :۔ وسیم احمد قریشی گوجرانوالہ

سوم :۔ فاتح الدین کراچی

مقابلہ تقریر معیار کبیر

تقریری مقابلہ کے لئے مندرجہ ذیل عناوین پہلے

Digitized by khilafat Library Rabwah

سے مقرر تھے :۔

(۱) خدمتِ والدین (۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ

(۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشقِ رسول ﷺ

(۴) حضرت مسیحؑ کی صلیب سے نجات۔

تمام اطفال کو ۳ سے ۴ منٹ تقریر کے لئے دیئے گئے۔ دونوں معیار کے مقابلہ میں ۱۵، ۱۵ اطفال شامل ہوئے اور نہایت عمدہ رنگ میں تقاریر کیں۔

اوّل :۔ منور احمد ہاشمی کراچی

دوم :۔ (۱) غلام سرور (۲) شعیب مسعود ربوہ

سوم :۔ رفیق احمد شیخوپورہ

مقابلہ تقریر معیار صغیر

اوّل :۔ محمد محمود ساہیوال

دوم :۔ محمد احمد محمود ربوہ

سوم :۔ یار الٰہی ناظم آباد کراچی

مقابلہ پیغام رسانی

اس میں ۱۴ ٹیموں کے ۵۶ اطفال نے حصہ لیا۔ مقابلہ کا معیار ایک ہی تھا۔ ہر ٹیم چار اطفال پر مشتمل تھی۔

اوّل :۔ ٹیم کپتان غلام سرور ربوہ

دوم :۔ " نعیم احمد شیخوپورہ

سوم :۔ " وسیم احمد قریشی گوجرانوالہ

مقابلہ مشاہدہ معائنہ

اس مقابلہ کے لئے ۲۵ اشیاء رکھی گئیں۔ اطفال ۴ ، ۴ گروپوں کی صورت میں آئے۔ اطفال رکھی ہوئی اشیاء کو دیکھتے۔ پھر ان کو ڈھانپ دیا جاتا۔ اس کے بعد ہر طفل کو لکھنے کے لئے ۱/۲ ۱ منٹ کا وقت دیا گیا۔ مقابلہ کا معیار ایک ہی تھا۔ ۶۵ اطفال اس مقابلہ میں شریک ہوئے نتیجہ درج ذیل ہے۔

اوّل :۔ محمد اعجاز صفدر دار الذکر لاہور

دوم :۔ محمود احمد شاد ربوہ

سوم :۔ محمد احمد محمود۔ مہدی علی بشیر الدین قمر ربوہ

مقابلہ مضمون نویسی

اس مقابلہ کے لئے مندرجہ ذیل عناوین مقرر تھے

(۱) علم کی عظمت (۲) برکاتِ قرآن کریم۔

(۳) برکاتِ خلافت (۴) صداقت حضرت مسیح موعودؑ۔

(۵) وفاتِ مسیحؑ از روئے قرآن و احادیث۔

اس مقابلہ کا ایک ہی معیار تھا، ۲۷ اطفال شامل ہوئے۔ ۵۰۰ سے ۷۰۰ الفاظ لکھنے کے لئے کاغذ مرکز نے مہیا کئے۔ نتیجہ درج ذیل ہے :۔

اوّل :۔ مہدی علی بشیر الدین قمر ربوہ

دوم :۔ شیخ منیر احمد شیخوپورہ

سوم :۔ منصور احمد انجم، سید ناصر احمد ربوہ

امتحان وظیفہ

امسال بھی سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مجلس انصار اللہ مرکزیہ اور مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی جانب سے وظیفہ کا امتحان ہوا۔ اس کے لئے ایک گھنٹہ دس منٹ وقت مقرر

Digitized by khilafat Library Rabwah

تھا۔ اس مقابلہ میں ۷ اطفال شامل ہوئے۔ نتیجہ درج ذیل ہے:۔

از طرف انصار اللہ مرکزیہ:۔

اوّل:۔ غلام سرور فیکٹری ایریا ربوہ

دوم:۔ محمد عثمان بشیر آباد سٹیٹ سندھ

از طرف خدام الاحمدیہ مرکزیہ:۔

اوّل:۔ مہدی علی بشیر الدین قمر ربوہ

دوم:۔ منصور احمد انجم ربوہ

ورزشی مقابلہ جات

اجتماع کے موقعہ پر مختلف ورزشی مقابلہ جات ہوئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

(۱) اجتماعی مقابلے:۔

فٹ بال:۔ اوّل:۔ محمود بلاک

دوم:۔ طارق بلاک

میرو ڈبہ:۔ اوّل:۔ طارق بلاک

دوم:۔ محمود بلاک

کبڈی:۔ اوّل:۔ محمود بلاک

دوم:۔ ناصر بلاک

جھنڈا دوڑ:۔ اوّل:۔ محمود بلاک ٹیم نمبر ۱

دوم:۔ " " " نمبر ۲

(۲) انفرادی مقابلے:۔

دوڑ ۲۰۰ گز معیار کبیر:۔ اوّل:۔ نصر اللہ احمدی ربوہ

دوم:۔ اثر الحق "

سوم:۔ سلطان محمود "

دوڑ ۲۰۰ گز معیار صغیر:۔ اوّل۔ شریف احمد فیصل آباد

دوم:۔ نعیم احمد بٹ۔ احمد نگر

سوم:۔ سمیع اللہ۔ ربوہ

دوڑ ۱۰۰ گز معیار کبیر:۔ اوّل:۔ اثر الحق۔ ربوہ

دوم:۔ نصر اللہ احمدی۔ ربوہ

سوم:۔ سلطان محمود۔ ربوہ

دوڑ ۱۰۰ گز معیار صغیر:۔ اوّل:۔ عبد القدیر۔ گوجرانوالہ

دوم:۔ مبشر احمد۔ سیالکوٹ

سوم:۔ شریف احمد۔ فیصل آباد

لمبی چھلانگ معیار کبیر:۔ اوّل:۔ اثر الحق۔ ربوہ

دوم:۔ ظفر مصطفٰے۔ ربوہ

سوم:۔ شفیق حیدر ۳۴ جنوبی سرگودھا

لمبی چھلانگ معیار صغیر:۔ اوّل:۔ رفیق احمد۔ کراچی

دوم:۔ خلیل احمد۔ ربوہ

سوم:۔ شکیل احمد۔ احمد نگر

ثابت قدمی (معیار کبیر) اوّل:۔ غلام اللہ۔ ربوہ

دوم:۔ محمد الطاف۔ ربوہ

سوم:۔ مبشر احمد۔ ربوہ

ثابت قدمی (معیار صغیر) اوّل:۔ نثار احمد۔ ربوہ

دوم:۔ اسد محمود۔ سرگودھا

سوم:۔ خالد محمود۔ سرگودھا

اجلاس ناظمین اضلاع و مرکزی سیکرٹریان

۱۲ اکتوبر کو رات ۸ بجے ناظمین اضلاع و مرکزی سیکرٹریان کا اجلاس زیر صدارت مہتمم صاحب اطفال شروع

Digitized by khilafat Library Rabwah

ہوا۔ دعا کے بعد مرکزی سیکرٹریان اور ناظمین اطفال کا باہمی تعارف کروایا گیا۔ اس کے بعد نائب مہتمم اطفال مکرم نصیر احمد صاحب قمر نے ناظمین کو جملہ شعبہ جات کے بارہ میں ہدایات دیں۔ ۳۰-۱۰ بجے یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

تقسیم انعامات خطاب صدر مجلس

اجتماع کے آخری دن یعنی ۲۲ اکتوبر کو بارہ بجے دوپہر تقسیم انعامات کی تقریب منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مکرم و محترم مرزا غلام احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے فرمائی۔ تلاوت۔ نظم اور عہد کے بعد مکرم صدر صاحب نے علمی و ورزشی مقابلوں میں امتیاز حاصل کرنے والے اطفال میں انعامات تقسیم کئے۔ تقسیم انعامات کے بعد مکرم صدر صاحب نے اطفال سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ آپ احمدی بچے دنیا کی تربیت کرنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ آپ کو خدا نے دنیا کا استاد مقرر کیا ہے۔ اور دنیا کو خدا کی طرف لے جانے والی راہ کا بتانا تمہارے سپرد کیا ہے۔ اس سلسلہ میں گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس کام کے لینے کے لئے خدا نے تم میں استعدادیں رکھی ہیں اور اس نے ہر لحاظ سے تمہیں دین کی روشنی عطا کرنا مقدر کر چھوڑا ہے۔

انسانی اعضاء کا کام کرنا خدا کے حکم سے ہے اور کوئی بھی عضو اس کے حکم کے بغیر کوئی کام نہیں کر سکتا۔ اور دوسروں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ اسی طرح خدا نے آج کی متمدن اور جاہل دنیا کو علوم سے بہرہ ور کرنے کا تمہیں حکم دیا ہے۔ دنیا کے پاس بڑے علم ہیں۔ لیکن حقیقی علم اس نے تمہیں ہی دیا ہے اور وہ قرآن مجید، احادیث نبوی اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صورت میں تمہارے پاس موجود ہے۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ آپ ان کتب کا مطالعہ کریں اور جو علمی خزائن ان میں موجود ہیں انہیں حاصل کریں تاکہ آپ دوسروں کی راہنمائی کا فریضہ ادا کر سکیں۔ اگر آپ ان کتب کا مطالعہ نہیں کریں گے تو صرف ان کا آپ کے پاس موجود ہونا تو نہ آپ کو کچھ فائدہ دے سکتا ہے اور نہ آپ دوسروں کی رہنمائی کر سکتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ آپ ان کتب کو پڑھیں۔ ان کا مطالعہ کریں۔ کیونکہ ان میں ہی حقیقی علم ہے۔ جب آپ کو حقیقی علم حاصل ہو جائے گا تو آپ ہی سب سے بڑے عالم ہوں گے اور دنیا کے استاد اور راہبر۔

الغرض حقیقی استاد بننے کے لئے ان کتب کا روزانہ مطالعہ کرنا اپنی عادت بنا لو روزانہ تلاوت قرآن کریم کیا کرو۔ روزانہ کم از کم ایک حدیث ضرور پڑھا کرو اور روزانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی نہ کسی کتاب کا ایک نہ ایک فقرہ ضرور پڑھا کرو۔ یہ آپ کے لئے چنداں مشکل نہیں ہے۔ آپ کو پڑھانے والے، سکھانے والے موجود ہیں۔ پس اپنے اندر شوق پیدا کر لو۔ جب آپ ان کو سمجھ لیں گے تو کوئی آپ کے سامنے ٹھہر نہ سکے گا۔

آپ دنیا کی نئی ادبی آبادی کے استاد ہیں۔ اس لئے وہ سیکھیں جو آپ ان کو سکھا سکیں وہ سب آپ کی

Digitized by khilafat Library Rabwah

کلاس ہیں اس لئے ان کو پڑھانے کے لئے اچھی طرح تیاری کریں۔ خدا آپ کے ساتھ ہو۔

اختتام

صدر مجلس کے خطاب کے بعد دوپہر کا کھانا تناول کر چکنے اور نمازِ ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد اطفال لانڈوں میں مقام اجتماع خدام الاحمدیہ کی طرف اپنے پیارے امام کا اختتامی خطاب سُننے کے لئے روانہ ہوئے۔

عَلَمِ انعامی

جملہ مجالس اطفال الاحمدیہ میں سے سال ۷۸-۱۹۷۷ء کے دوران سالانہ کارکردگی کے لحاظ سے مجلس اطفال الاحمدیہ عزیز آباد کراچی اوّل اور مجلس اطفال الاحمدیہ دارالذکر فیصل آباد دوم اور مجلس اطفال الاحمدیہ ڈرگ روڈ کراچی سوم قرار پائیں۔

اجتماع خدام الاحمدیہ کی اختتامی تقریب میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنا خطاب شروع کرنے سے قبل جملہ مجالس اطفال الاحمدیہ میں سے سال ۷۸-۱۹۷۷ء کے دوران سالانہ کارکردگی کے لحاظ سے اوّل آنے والی مجلس عزیز آباد کراچی کے قائد صاحب کو اپنے دستِ مبارک سے عَلَمِ انعامی عطا فرمایا۔

اسی طرح مجلس دارالذکر فیصل آباد کو دوم آنے اور مجلس ڈرگ روڈ کو سوم آنے پر سندِ اظہارِ خوشنودی عطا فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان مجالس کیلئے ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ آمین

حضرت اقدس کے خطاب کے بعد ایک لمبی اور پُرسوز دُعا کے ساتھ ہمارا یہ بابرکت اور الٰہی سالانہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ اجتماع میں شامل ہونے والے اطفال کو روحانی ترقیات سے نوازے۔

آخر میں حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک اقتباس درج کر کے اس رپورٹ کو ختم کرتا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"ہر جماعت کا کوئی نہ کوئی نمائندہ ان اجتماعوں میں ضرور شامل ہو۔ کیونکہ جو نمائندے ان اجتماعوں میں شامل ہوں گے وہ ایک نئی روح اور ایک نئی زندگی لے کر واپس جائیں گے۔"

(مرتبہ:۔ منیر احمد جاوید منتظم اشاعت)

> "خدا تعالیٰ کے آگے گر جاؤ۔ وہ خود تمہیں اٹھائے گا۔ اپنے آپ کو بے طاقت سمجھ لو۔ وہ خود تمہیں طاقت عطا کرے گا۔ ایک بزرگ نے کیا ہی لطیف مثال دی ہے۔ کہتے ہیں۔ دیکھو جب کسی درندے کے آگے انسان لیٹ جائے تو وہ بھی اسے زخمی نہیں کرتا پھر تم خدا تعالیٰ کو کیوں ایسی ہستی نہیں یقین کرتے کہ جو اس کے آگے گر جاتا ہے اُسے وہ ضائع نہیں کرتا۔" (حضرت المصلح الموعودؓ)

Digitized by khilafat Library Rabwah

خدا کے پیاروں کو کوئی غم نہیں ہوتا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کے ابتدائی ایام میں جو پروانے اس شمع روحانی کے گرد قادیان میں جمع ہو گئے تھے اُن میں ایک بے نوا نابینا درویش بھی تھا جو لنگر خانہ کا سادہ کھانا کھاتا اور وہیں رہتا تھا۔ وہ نماز روزہ کا پابند تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ کی مجلس میں بیٹھتا اور قرآن وحدیث کے درسوں میں شامل ہو کر زندگی کے اوقات بسر کرتا تھا۔ اس کے سر میں خارش ہونے لگی تو حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحبؓ کے پاس گیا کہ کوئی دوائی دیں جس سے خارش کی تکلیف دُور ہو۔ حضرت نے دیکھ کر فرمایا۔ کہ خشکی کی وجہ سے سر میں بفا (سیکری) ہے جس کی وجہ سے خارش ہوتی ہے۔ آپ دودھ پیا کریں اور سر پر تیل لگایا کریں۔ پاس بیٹھنے والے ایک بزرگ نے سُنا تو اس درویش کو بغیر اپنا پتہ بتلانے کے روزانہ دودھ پہنچانے کا عہد کیا اور عمر تک نبھایا۔

ادہر درویش کو تسلّی دینے کے لئے حضرت مولوی صاحبؓ نے فرمایا۔ یہ کوئی بیماری نہیں ہے سیکری، سب کے سر میں ہوتی ہے۔ خشکی کے علاوہ رنج وغم بھی اُس کا سبب ہوتا ہے۔

ایک صاحب ذوق بزرگ نے جو وہاں موجود تھے حضرت مولوی صاحبؓ سے پوچھا کہ کیا ہر شخص کے سر میں کچھ نہ کچھ سیکری ہوتی ہے؟ حضرت مولوی صاحبؓ نے اثبات میں سر ہلایا۔ ساتھ ہی از راہ تفنن فرمایا کہ ہاں لیکن میرے مرزا کے سر میں نہیں ہے۔ وہ بزرگ متعجب ہوا حضرت مسیح موعودؑ کا تو ایک عالم دشمن اور مخالف ہے۔ پھر بھی آپ کو کوئی غم و رنج نہیں ہے کہ آپ کے سر میں سیکری نہیں۔ انہوں نے ارادہ کر لیا کہ اس امر کا مشاہدہ کریں گے۔

ان دنوں حلقہ احباب بہت مختصر تھا۔ حضور علیہ السلام کی خدمت میں پہنچنا دشوار نہ تھا۔ چنانچہ وہ حضور کے مکان کی طرف روانہ ہوئے۔ دروازے پر دستک دی اور اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سامنے کمرے میں تحریر میں مصروف تھے۔ آپ چٹائی پر تشریف فرما تھے اور پاس پڑی چارپائی کے ساتھ سہارا لگائے تحریر میں مصروف تھے۔ ملاقاتی نے پاس ہی فرش پر بیٹھنا چاہا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ آپ چارپائی پر تشریف رکھیں۔ وہ متأمل ہوئے کہ حضور فرش پر تشریف فرما ہوں تو وہ کیونکر چارپائی پر بیٹھیں۔ لیکن حضورؑ نے فرمایا کہ ادب حکم ماننے میں ہے۔ چنانچہ وہ چارپائی پر بیٹھ گئے۔ اتفاق سے حضور علیہ السلام نے دستار مبارک اُتار رکھی تھی۔ ملاقاتی کو موقعہ ملا اور وہ سر میں سیکری دیکھنے کی غرض سے غور

Digitized by khilafat Library Rabwah

کرتے رہے۔ مزید تحقیق کے لئے عرض کیا کہ حضورؑ میں بالوں کو سہلا دوں۔ حضور نے کام میں مصروف رہتے ہوئے اجازت دی۔ ملاقاتی نے بالوں کو الٹ پلٹ کر بھی دیکھا مگر سِکری نظر نہ آئی۔ آخر کچھ پوچھنے کی اجازت چاہی۔ اجازت ملنے پر عرض کیا کہ حضرت مولوی حکیم نورالدین رضؓ فرماتے تھے کہ رنج و غم کی وجہ سے سر میں سِکری پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن آپ کے سر مبارک میں سِکری نہیں ہے۔ کیا کوئی رنج و غم حضورؑ کو نہیں ہے۔ حالانکہ ایک جہان حضور کے درپئے آزار ہو رہا ہے۔ حضور مسکرائے اور فرمایا کہ رنج و غم تو بہت ہوتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے تسلی ملتی ہے۔ رات سرہانے پر سر رکھتا ہوں تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام نازل ہونا شروع ہوتا ہے کہ

انی معک و مع اھلک

(میں تیرے اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں)

اور ہمارا غم اسی طرح دُور جا پڑتا ہے جس طرح کوئی ہندو سردیوں میں ٹھنڈے پانی سے نہانے لگے تو خود آگے بڑھ جاتا ہے جبکہ گڑوی کا پانی پیچھے جا پڑتا ہے۔

ملاقاتی کی تسلی ہوئی اور اجازت لیکر باہر آئے۔ وہ اتنے خوش تھے کہ اللہ تعالیٰ نے کیا سامان پیدا فرمایا کہ حضور علیہ السلام کے بالوں کو سہلانے کا موقعہ ملا۔ اور اس امر کی بھی تصدیق ہو گئی کہ حضورؑ کے سر میں سِکری نہیں ہے۔

(مرسلہ: فضل الرحمٰن المسمل۔ ربوہ)

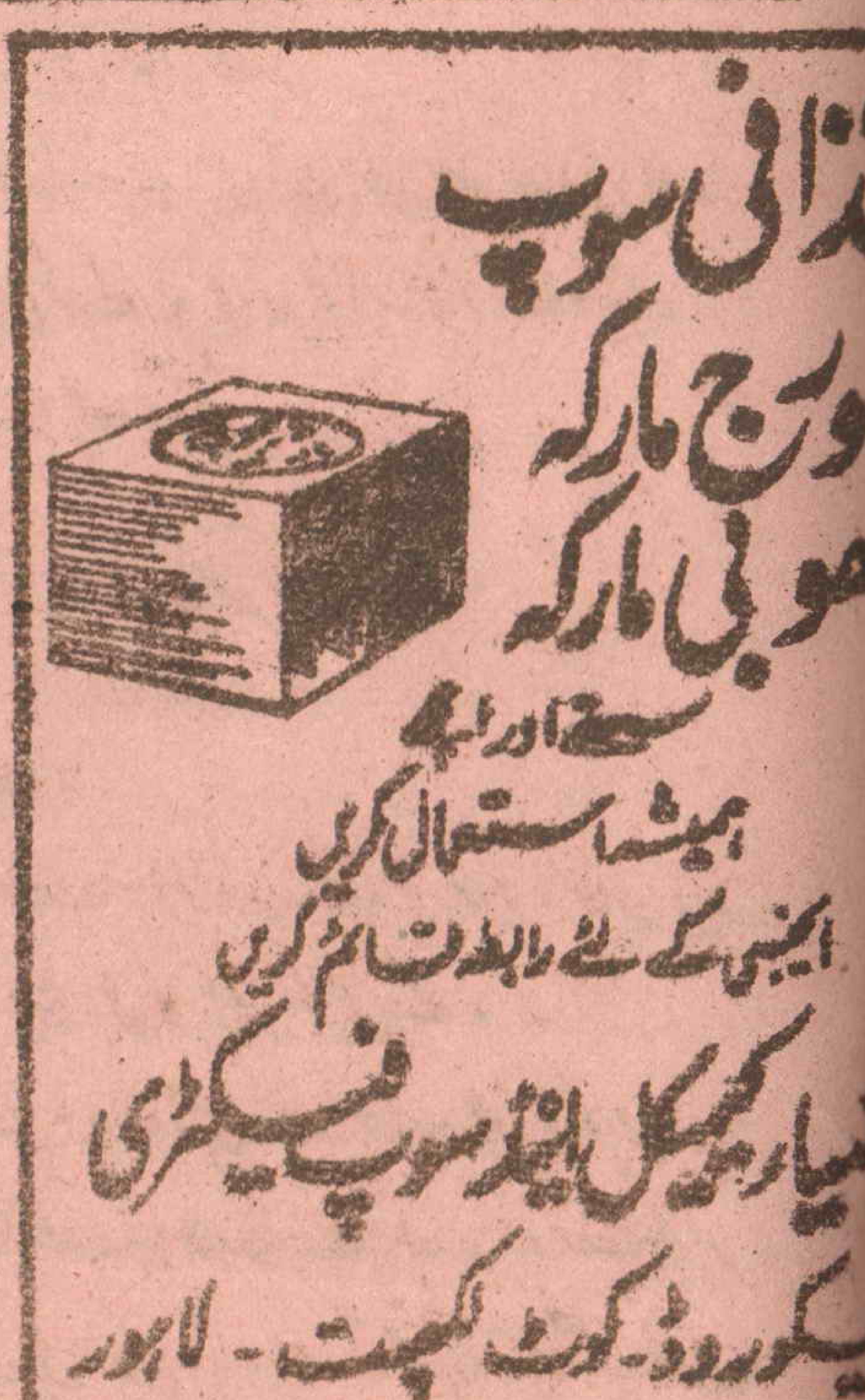

Digitized by khilafat Library Rabwah

ڈرامہ

جھوٹ کی سزا

ریاض غنی باسط ـــــ اوکاڑہ

کردار

طارق :۔ ایک طالب علم

خالد :۔ طارق کا چھوٹا بھائی

طاہر :۔ طارق کا ایک دوست

عابد :۔ طارق کا دوست

حمید صاحب :۔ طارق کے ابو

ماسٹر صاحب اور طارق کی امی

پہلا منظر

پردہ اُٹھتا ہے۔

طارق :۔ امی جان آپ نے اتنی دیر کردی میں نے سکول جانا ہے۔

امی جان :۔ بیٹا جلدی کر رہی ہوں۔

خالد (امی سے) بھائی جان طارق تو بہت جھوٹے ہیں ان کا سکول نو بجے لگتا ہے اور ابھی سات بجے ہیں۔

امی جان (خالد سے غصہ کی حالت میں) تمہیں کئی مرتبہ کہا ہے کہ اچھے بچے بڑے بھائیوں کی عزت کیا کرتے ہیں۔

خالد (روتے ہوئے) لیکن یہ بھی تو مجھے ہر بات پر ٹوکتے ہیں۔

طارق (امی جان سے) جلدی روٹی پکائیں ورنہ طاہر آجائے گا۔

دروازے پر دستک ہوتی ہے۔

طارق :۔ کون ہے

طاہر :۔ میں ہوں طاہر

طاہر (اندر آتے ہی) میں آج سکول نہیں جاؤں گا۔ مہربانی کرکے میری درخواست دے دینا۔

طارق :۔ اچھا بھائی

دوسرا منظر

کمرہ جماعت۔

ماسٹر صاحب : (لڑکوں سے) تم نے جو امتحان دیا تھا آج اس کا نتیجہ نکالیں گے۔

تمام طالبعلم : (بے چینی سے) جناب جلدی کریں۔

ماسٹر صاحب (طارق سے) تمہارا دوست طاہر کلاس میں اوّل آیا ہے۔ تمام بچے تالیاں بجاتے ہیں۔

Digitized by khilafat Library Rabwah

تیسرا منظر

طارق (ابو سے) ابو۔ ابو میں ساری کلاس میں اوّل آیا ہوں۔

حمید صاحب: (خوشی سے) میں تمہیں ایک گھڑی انعام میں دوں گا۔

طارق (دل میں)۔ اب کام بنا ہے۔ لیکن..... لیکن کچھ بھی نہیں۔ گھر والوں کو پتہ ہی نہیں چلے گا۔ کیونکہ میں طاہر کے ساتھ بولنا ہی چھوڑ دوں گا۔ تاکہ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔

چوتھا منظر

طارق نے ایک نالائق لڑکے کو اپنا دوست بنا لیا جس کا نام عابد ہے۔

عابد: (طارق سے) چھوڑو یار آج کیا سکول جانا ہے

طارق:۔ لیکن گھر والوں کو پتہ چل جائے گا اور مار پڑے گی۔

عابد:۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ ہم جاکر باغ میں گولیاں کھیلتے ہیں اور جب چھٹی کا وقت ہوگا تو سکول چلے جائیں گے۔ تمہارے پاس گھڑی بھی ہے۔

طارق:۔ مگر مجھے تو گولیاں کھیلنی ہی نہیں آتیں۔

عابد:۔ یار ایسی کیا بات ہے دو منٹ میں گولیاں کھیلنی نہ سکھاؤں تو مجھے استاد نہ ماننا۔

طارق:۔ اگر وہاں کسی محلے والے نے دیکھ لیا تو؟

عابد:۔ وہاں تو محلے والوں کی ہوا بھی نہ پہنچے گی۔

اور پھر یہ طارق کا روزانہ کا کام بن جاتا ہے اور اس کا نام سکول سے کٹ جاتا ہے۔

پانچواں منظر

طارق کے ابو کو پتہ چلتا ہے کہ طارق کا نام سکول سے کٹ گیا ہے تو ماسٹر صاحب کو فون کرتے ہیں۔

ابو:۔ ہیلو ہیلو ماسٹر صاحب یہاں ہیں؟

ماسٹر صاحب:۔ ہاں میں ہی ہوں۔ کیا کام ہے۔

ابو:۔ بھائی ہمارا بیٹا باقاعدہ سکول جاتا ہے لیکن آپ نے اس کا نام کاٹ دیا ہے۔ کیا وجہ ہے؟

ماسٹر صاحب:۔ جناب اسے تو آج دو ہفتے ہوگئے ہیں سکول نہیں آیا۔

ابو:۔ نہیں بھائی صاحب آپ کو غلطی لگی ہوگی۔ وہ تو روزانہ سکول جاتا ہے اور پچھلی دفعہ کلاس میں اوّل آیا تھا۔

ماسٹر صاحب:۔ اس کا امتحانی رول نمبر کیا ہے؟

ابو:۔ یہ تو مجھے معلوم نہیں۔

ماسٹر صاحب:۔ ابھی دیکھ لیتے ہیں۔

ابو:۔ ذرا جلدی کریں مجھے کام ہے۔

ماسٹر صاحب:۔ (تھوڑی دیر کے بعد) پچھلی دفعہ تو طاہر اوّل آیا تھا۔ طارق نے جھوٹ بولا ہے۔

ابو:۔ (فون کو بند کرتے ہوئے غصے میں)

Digitized by khilafat Library Rabwah

طارق۔ ارے طارق۔

طارق:۔ (دور سے) جی ابو۔ کیا بات ہے۔

ابو:۔ (غصہ سے) تم کب سے سکول نہیں گئے۔

طارق:۔ (ڈرتے ہوئے) کل اور آج ہی نہیں گیا۔

ابو:۔ تم جماعت میں اوّل آئے تھے؟

طارق:۔ جی ہاں۔

ابو:۔ جھوٹ بولتے ہو۔

طارق:۔ (تقریباً روتے ہوئے) جی نہیں۔

ابو:۔ تو پھر رو کیوں رہے ہو۔ تیرے ماسٹر صاحب کہتے ہیں طاہر اوّل آیا تھا اور تم جماعت میں دو ہفتے سے حاضر بھی نہیں ہوئے۔ کیا یہ سچ ہے؟

طارق:۔ (روتے ہوئے) جی ہاں۔

اور طارق کی خوب پٹائی ہوئی۔ اس کے بعد اس نے جھوٹ سے توبہ کر لی اور ایک اچھا بچہ بن گیا۔

دیکھا بچو آپ نے جھوٹ کا انجام۔

ختم شد

ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی قیمت میں معمولی اضافہ

خریداران و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں کہ ماہنامہ خالد اور تشحیذ الاذہان کی قیمت میں بعض مجبوریوں کے باعث معمولی سا اضافہ ناگزیر ہو گیا ہے۔

گذشتہ سال ہر دو رسائل کے معیار کو بہتر بنانے کی سعی کی گئی جس کے پیش نظر خدا تعالیٰ کے فضل سے خریداری میں دوگنا اضافہ ہوا ہے۔ لیکن اس سے ہر دو رسائل زیر بار آگئے۔ اب اگر یہ معمولی سا اضافہ بھی نہ کیا جائے تو رسائل کے مزید زیر بار آنے کا اندیشہ ہے۔

اس لئے امید ہے کہ خریداران و ایجنٹ صاحبان اس معمولی اضافہ کو محسوس نہیں کریں گے۔ اور حسب سابق ادارہ سے تعاون فرماتے رہیں گے۔

اب ہر دو رسائل کی سالانہ قیمت درج ذیل ہوگی:۔

ماہنامہ خالد ربوہ:۔	قیمت سالانہ ۱۵/- روپے	قیمت فی پرچہ	۱/۵۰ روپیہ
ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ:۔	″ ۱۲/- ″	″	۱/۲۵ ″

(مبارک احمد خالد مینیجر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان۔ ربوہ)

Digitized by khilafat Library Rabwah

مزاحیہ دلچسپ سچا واقعہ

جب ہم نے سائیکل چلائی.......

محمد اشرف نوشاہی ۱۸/۳۶۱ سمن آباد --- کراچی نمبر ۲۸

کسی سیانے کا قول ہے کہ گیدڑ کی موت آتی ہے تو شہر کی طرف بھاگتا ہے۔ ہماری جو شامت آئی تو میاں مجیب کی سائیکل پر چڑھ بیٹھے۔ یہ سائیکل کیا تھی اک عجوبہ تھی۔ بلکہ اکثر لوگوں کے نزدیک دُنیا کے سات عجائب کا آٹھواں ایڈیشن تھی۔ ہم بھی اس سائیکل کی خوبیوں سے واقف ہوتے تو ہرگز ہرگز ایسی حماقت نہ کرتے۔ بقول شخصے حماقت کی نہیں جاتی ہو جاتی ہے۔ تو جناب ہم سے بھی یہ حماقت سرزد ہو گئی۔

ویسے میرا خیال ہے کہ اب آپ سے مزید چکر بازی کرنے کی بجائے سیدھے منہ بات کر ہی لی جائے۔ تو صاحبو! عرض ہے کہ خاکسار کی چھٹیاں ہو چکی تھیں (یہ یاد رہے کہ خاکسار زیادہ تر حماقتیں چھٹیوں کے سنہری دور ہی میں کرتا ہے) خاکسار نے سوچا کافی عرصہ ہو گیا شہر کراچی سے باہر گئے۔ ذرا اک چکر لگا ہی آویں بزرگان کے ارشاد کے بموجب سندھ کے پُر بہار شہر "سانگھڑ" میں قدم رنجہ فرمایا گیا۔

۶ گھنٹے بس میں سفر کے دوران ہم نے جو حماقتیں کیں اُن کا ذکر انشاء اللہ اگلی کسی صحبت میں کیا جائے گا۔ فی الحال یہ کافی ہے کہ جب ہم شہر پُر بہار یعنی سانگھڑ شریف میں داخل ہوئے تو ایسی حالت تھی جیسے آدم جنّت سے نکالا گیا ہو۔ ایک عدد بھاری بھرکم سُوٹ کیس ہمارے کمزور سر پر ایک پگڑ کی طرح موجود تھا۔ (اہالیانِ سانگھڑ گواہ ہیں) جن لوگوں کو ہم سے ذرا سی بھی راہ و رسم رہی ہے۔ بخیر و خوبی جانتے ہیں کہ ہماری کمزور ہستی ایسی خدمات کے لئے میڈیکل اَن فٹ ہے۔ جس تگ و دو سے میاں مجیب کے دولت کدے کو پایا وہ انسانی جرأت کا ایک اور باب ہے۔ پھر کبھی سہی۔ یار زندہ صحبت باقی۔

دوسرے روز یہ لائحہ عمل مقرر ہوا کہ شہر سے باہر کے علاقے کی ذرا سیر کی جائے۔ دوسرے لوگ تو ایک آرام دہ تانگے میں تشریف فرما ہوئے۔ ادھر ہم اور میاں مجیب ہر دو صاحبان کے لئے زمینی ہوائی جہاز یعنی سائیکل کا انتخاب ہوا۔ جب ہم نے سائیکل کی

Digitized by khilafat Library Rabwah

گدی پر تشریف کا ٹوکرا رکھا تو میاں مجیب نے انتباہ کیا کہ محترم جناب! یہ بغیر بریک کے سائیکل ہے۔

ہم نے سر ہلا کر ارشاد فرمایا:۔

ارے میاں! یہ کیا ہے۔ ہم نے تو اس سے بھی کھٹارا سائیکلوں کو چلا رکھا ہے۔

میاں مجیب ہنسے اور زیر لب مسکراتے ہوئے اپنی سائیکل پر سوار ہوئے اور تانگے کے پیچھے پیچھے سوئے منزل ہوئے۔ ہم بھی (بغیر بسم اللہ پڑھے) سائیکل پر سوار ہو کر پیچھے چلے۔ سائیکل بڑی جلدی فراٹے بھرنے لگی۔ ہم نہ صرف میاں مجیب سے آگے نکل گئے۔ بلکہ تانگے سے بھی آگے آگے اور خوب بڑھ بڑھ کر پیڈل مارتے رہے۔ ذرا دیر بعد جو پیچھے نگاہ کی تو بے اختیار اقبال کو دعا دے کر یہ شعر پڑھا ؎

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

یعنی ہمارے بغیر ہی باقی قافلہ پیچھے سے کہیں اور طرف مڑ گیا تھا۔ اب ہم نے چاروں جانب دیکھا مگر کچھ بھی نہ پایا۔ ٹوٹی ہوئی سڑک اور دونوں جانب کھڑے کھیت ہمارا مذاق اڑانے لگے۔ ہم نے بریک لگائی مگر نہ لگی۔ ہم نے پیر زمین سے رگڑ کر روکنا چاہا مگر قد کے مناسب ہونے کے باعث ناکام رہے۔ بالآخر ہم آگے جا کر سڑک کے بائیں طرف نشیب میں سائیکل کو گلے لگائے جا لیٹے۔ جھٹ پٹ اٹھ کر سائیکل کا رخ تبدیل کیا۔ اور "ٹارزن کی واپسی" شروع ہوئی۔ راہ میں آتے جاتے لوگ ہمیں گھورے جاتے تھے اور ہم اُن کی نظروں سے یہی اخذ کر رہے تھے کہ ہم بڑے خوبصورت لگ رہے ہیں۔ آگے ایک نہر کے پانی میں جب اپنی شبیہہ پر نظر پڑی تو ہنسی آ گئی۔ شکل ایسے لگ رہی تھی جیسے بحرِ ہند میں انڈونیشیا کے جزائر۔ مٹی کی تہہ جگہ جگہ پوڈر کی طرح چمک رہی تھی۔ لاحول پڑھا اور منہ دھو کر واپس چلے۔

قافلہ تو پھر ملا ہی نہیں۔ ہم واپس شہر چلے گئے جہاں سے اک گائیڈ کے ہمراہ ہم پھر قافلے سے جا ملے شاید آپ کو یہ کہانی زیادہ پسند نہ آئے مگر ہم کیا کریں کیا ہی اچھا ہوتا اگر اُس روز کسی جوہڑ میں جا گرتے کم از کم آپ کو ہنسنے کا موقع تو مل جاتا۔ ویسے یہ داستان بھی عبرت ناک ہے۔ اُمید ہے کہ اب ہم کبھی کسی بغیر بریک کی سائیکل پر سفر نہ کریں گے۔ آپ سے بھی استدعا ہے کہ یہ حماقت نہ کریں۔ ورنہ اس کہانی سے بھی دلچسپ کہانی کا موضوع بن جائیں گے اور جیسے اب ہم پہ آپ ہنس رہے ہیں ہم آپ پر ہنسیں گے ؛

(میاں مجیب الرحمٰن سے معذرت کے ساتھ)

آپ کا خریداری نمبر رسالہ کے ریپر پر لکھا ہوا ہے لہٰذا آپ جب بھی دفتر سے خط و کتابت کریں اپنا خریداری نمبر ضرور لکھا کریں۔ (مینیجر تشحیذ الاذہان)

Digitized by khilafat Library Rabwah

اپنی یادداشت بڑھائیے

محمد اجمل نوشاہی ——— کراچی

آج ہم آپ کو چند ایسی عملی تجاویز پیش کریں گے کہ اگر آپ کی یادداشت درست نہیں ہے تو انشاء اللہ درست ہو جائے گی۔

☜ اگر آپ کی یادداشت اچھی نہیں تو آپ کسی مطالعے کے بعد آنکھیں بند کر لیں اور چند لمحوں تک سوچیں کہ آپ نے کیا پڑھا ہے؟ کس شے کے متعلق پڑھا ہے؟ اسی طرح مشقوں سے آپ کی یادداشت بہت تیز ہو جائے گی۔

☜ یادداشت کے لئے زندگی کے کسی شعبے سے جذباتی لگاؤ بہت ضروری ہے۔ اُن ہی لوگوں کی یادداشت خراب ہوتی ہے جو ایک مسئلہ یا سوال پر پورا ذہن نہیں ڈالتے اُن کے دماغ میں تو کچھ اور خیالات ہوتے ہیں۔ کسی بھی مسئلہ کے حل کے لئے لازمی ہے کہ اُس سے جذباتی لگاؤ بھی ہو۔

☜ یادداشت کو بہتر بنانے کے لئے ایک عادت ڈالیے یعنی سونے کی تیاری کرتے وقت آپ اپنے گزرے ہوئے دن پر ایک تفصیلی نظر ڈالیں اور یہ سوچیں کہ آج میں نے کیا کچھ کیا۔ اگر یادداشت اچھی ہو گی تو آپ کو پورے دن کا خاکہ اپنے ذہن میں نظر آئے گا۔

☜ سویرے اُٹھتے ہی ذہن میں سارے دن کے پروگرام کا ایک ہلکا سا خاکہ بنا لیں۔ گھر سے نکلتے وقت زیادہ جلدی نہ کیجئے پہلے اپنی منزل اور کام کے بارے میں سوچیں۔

☜ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی یادداشت خراب نہ ہو تو آپ کبھی بھی ایسے وقت مطالعہ نہ کریں جب کہ آپکا ذہن پریشان ہو یا آپ مصروف ہیں لیکن اگر مصروفیت کے باوجود آپ کو مطالعے کا شوق ہے تو ایک بار اپنی پسندیدہ کتاب یا مضمون کو بغیر ذہن پر زور ڈالے پڑھیں اور پھر بعد میں دوبارہ اس کا مطالعہ کیجئے۔

☜ اندھیرے میں بیٹھے بیٹھے اپنی آنکھیں پوری طرح کھولئے اور بند کیجئے۔ اس عمل سے آپ کے ذہن اور اعصاب کا فعل درست ہو گا۔

☜ یادداشت کے تیز کرنے کیلئے ایک اور مشق یہ بھی ہے کہ جب کبھی آپکے کسی دوست کا خط آپکے نام آئے تو خط پڑھنے کے بعد اُس کا جواب اُسی ترتیب سے دیں جیسے اُس نے سوال پوچھا ہے۔

Digitized by khilafat Library Rabwah

آپ بھی پوچھیے

سوال :۔ میری کہانیاں کب شائع ہوں گی ؟
جواب :۔ باری آنے پر
(عامر خلیل اوڈپل گجرات)

سوال :۔ اگر میں خواب میں آپ سے سوال پوچھوں تو....؟
جواب :۔ تو خواب میں ہی جواب کا انتظار کیجئے گا۔
سوال :۔ میری معلومات کمزور ہیں۔ بتائیے میں کیا کروں ؟
جواب :۔ معلومات حاصل کرنے کی کوشش کیا کریں۔
سوال :۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کب پیدا ہوئے ؟
جواب :۔ ۱۳ فروری ۱۸۳۵ء
(ندیم محمود ۔ قصور)

سوال :۔ اپنا تعارف تو کرائیں ؟
جواب :۔ مگر کس خوشی میں۔
سوال :۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین کیلئے قبر کس نے کھودی ؟
جواب :۔ حضرت طلحہ رضؓ نے ۔
(خاور ممتاز ڈوگر رد ڈ کراچی)

سوال :۔ اگر مجھے سوال بھیجنے کے لئے نہ ملے تو...؟
جواب :۔ تو اپنے دماغ کی تلاشی لیجئے۔
سوال :۔ بھائی جان آپ کا مطالعہ کتنا وسیع ہے ؟
جواب :۔ راز کی باتیں نہیں پوچھا کرتے ۔
(نواحسنت احمد خالد ۔ دارالیمن غربی ۔ ربوہ)

سوال :۔ آپ کا مشغلہ کیا ہے ؟
جواب :۔ سوالوں کے جواب دینا۔
(طاہرہ نسرین ۔ ربوہ)

سوال :۔ ربوہ کی بنیاد کب رکھی گئی ۔ ؟
جواب :۔ اپریل ۱۹۴۸ء میں ۔
(محمد احمد پراچہ ۔ بھیرہ)

سوال :۔ بھائی جان کیا تشحیذ الاذہان کے دفتر میں کوئی نوکری بھی ہے ؟
جواب :۔ جی ہاں ! مگر آپ کو کتنی ردی چاہیئے ۔
سوال :۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ نے مصلح موعود ہونے کا اعلان کب کیا ؟
جواب :۔ ۲۰ فروری ۱۹۴۴ء میں ۔
(حافظ فضل الرحمٰن بشیر ۔ ربوہ)

سوال :۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ کونسی الہامی دعا ہے جسے آپ نے بار بار پڑھنے کا ارشاد فرمایا ہے ؟
جواب :۔ رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ ۔
(لئیق احمد طاہر ۔ راجن پور)

Digitized by khilafat Library Rabwah

ہنسنا منع ہے

(۱)

دو دیہاتی اپنے گاؤں سے لندن چلے گئے اور وہاں پہنچ کر خوب دولت کمائی اور والدہ کو اس کی سالگرہ کے موقع پر قیمتی تحفے بھیجنے کا فیصلہ کیا۔ بڑے لڑکے نے ایک قیمتی کار بھجوائی اور چھوٹے لڑکے نے گیارہ زبانیں بولنے والی مینا سوا لاکھ روپے میں خرید کر روانہ کی۔ سالگرہ والی رات چھوٹے بیٹے نے ماں کو فون کیا اور پوچھا "امی! مینا کیسی تھی۔؟ ماں نے جواب دیا۔ "بڑی لذیذ تھی"

(۲)

پہلا شخص :۔ اچھا تو بیوی سے تمہاری لڑائی ختم ہو گئی ؟ "ہاں" دوسرے شخص نے جواب دیا۔ "وہ گھٹنے ٹیک کر میرے پاس آئی تھی"۔ "اچھا واقعی۔ لیکن تمہاری بیوی نے گھٹنے ٹیک کر آخر کہا کیا تھا؟" دوسرے شخص نے پوچھا۔

"یہی کہ بس اب چارپائی کے نیچے سے نکل آؤ کچھ نہیں کہوں گی۔" پہلے شخص نے جواب دیا۔

(وسیم احمد خان النور سوسائٹی کراچی)

(۳)

بچہ ماں سے :۔ امی جان میں باہر جا رہا ہوں

ماں : ان گندے کپڑوں کے ساتھ؟

بچہ :۔ نہیں امی اپنے دوستوں کے ساتھ۔

(ندیم احمد بٹ سیالکوٹ)

(۴)

عاصم :۔ یار کمال ہے گوجرانوالہ سے لاہور تک کا سفر صرف ایک گھنٹہ کا ہے اور تم تین گھنٹے میں آئے ہو۔ اور پھر حیرانگی ہے کہ گاڑی بھی تیز گام تھی۔

وسیم :۔ ہاں بھئی کامونکی تک تو گاڑی تیز تھی اس کے بعد گام گام۔

(صفیہ بیگم۔ نارووال)

(۵)

ایک دن پارلیمنٹ میں لارڈ جان آزادی کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ "ہم افریقیوں کی آزادی کے لئے لڑیں گے۔ ہم سوئٹزرلینڈ کی آزادی کے لئے لڑیں گے۔ ہم عوام کی آزادی کے لئے لڑیں گے"۔ اتنے میں مخالف پارٹی کے ایک لیڈر نے کہا "ہم جہنم کی آزادی کے لئے لڑیں گے"۔ لارڈ جان نے کہا "شوق سے لڑیئے ہر آدمی کو اپنے وطن کی فکر ہوتی ہے"۔

(عبد السمیع۔ بشیر آباد سندھ)

Digitized by khilafat Library Rabwah

دماغ لڑاؤ ۲

۱- الف سے شروع ہونے والے اللہ تعالیٰ کے اسماء تحریر کریں؟

۲- شہروں کے نام تلاش کرو؟

(i) ابوجہل مردود کے نام سے مشہور ہے۔ (ii) اس بھیڑیے نے ایک بکرا چیر ڈالا۔

(iii) زیادہ باتیں مت کرو فوراً ٹیکسی لاؤ (iv) ہمارا رب وہ ہے جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا۔

۳- ملکوں کے نام تلاش کریں:-

(i) جب افضل نے کوئی غلطی کی تو اسکی شامت آگئی۔ (ii) طالب نان کھا رہا ہے۔

(iii) یہ کھلونے گارڈن مارکہ ہیں (iv) لاہور کے ۳ مشہور چوک ہیں لکشمی۔ ریگل اور پاکستانی۔

۴- جنگل کا وہ کونسا جانور ہے جس کا آخری حرف اڑا دینے سے جسم کا ایک عضو بن جاتا ہے؟

۵- اگر آپ اندھیرے میں کھڑے ہیں۔ آپ کے ہاتھ میں ایک ماچس ہے قریب ہی ایک موم بتی۔ ایک لالٹین اور ایک چولہا رکھا ہے تو بتایئے کہ آپ ان میں سے سب سے پہلے کونسی چیز جلائیں گے؟

۶- پہیلیاں:-

(i) دو نگینے عجب نرالے۔ آدھے سفید اور آدھے کالے

(ii) ایک سردار دو بیٹے چار ساتھی اور سو چیلے۔

۷- نام بوجھیں: "میں ایک پھول ہوں"

(i) میرے نام کا پہلا حرف نواز میں ہے شہباز میں نہیں۔ (ii) میرے نام کا دوسرا حرف رضوان میں ہے نعمان میں نہیں۔

(iii) میرے نام کا تیسرا حرف گوہر میں ہے جوہر میں نہیں۔ (iv) میرے نام کا چوتھا حرف سنگترہ میں ہے مالٹا میں نہیں۔

۸- اشارات:- اشارات کی مدد سے شخصیتیں معلوم کیجیے:-

(i) شیر، انگریز، تختِ ہما، سرنگاپٹم، چین، سرخ پرچم، پارٹی، انقلاب۔

۹- ایران میں کتنے صوبے ہیں؟ (۱۰) وہ کونسا شہر ہے جو پانی کی سطح پر بنایا گیا ہے؟

۱۰- خانہ کعبہ کی کتنی بلندی ہے؟

نوٹ: تشحیذی بچے ۲۵ دسمبر تک اپنے جوابات اس پتہ پر بھجوائیں۔ "ایڈیٹر ماہنامہ تشحیذ الاذہان دارالصدر جنوبی ربوہ"
صحیح جواب بھیجنے والے بچوں کے نام شائع کئے جائیں گے۔

Digitized by khilafat Library Rabwah

جوابات دماغ لڑاؤ نمبر ا (ماہ اکتوبر ۱۹۷۸ء)

۱ - ۱۱۹
۲ - لبنان - ایران - جاپان
۳ - (۱) ربوہ (۲) مری (۳) گوجر خان (۴) گجرات (۵) ملتان
۴ - بیرومیٹر (۵) S.O.S اس کے معنی ہیں ہماری روحیں بچاؤ
۶ - کتاب کے پہلے سادہ ورق کو۔ (۷) اخبار چھپتے چھپتے یہ خبر لگائی گئی ہے۔
۸ - دو لٹیچ کی وجہ سے (۹) انسان کی حفاظت کرو اور جنگ کو ردکو۔

اس دفعہ کراچی سے چھ بہن بھائیوں نے مشترکہ طور پر "دماغ لڑاؤ" کے صحیح جوابات بھیجے ہیں:۔

(۱) سیّد ظہیر احمد -(۲) سیّد مصیر احمد (۳) سیّد بشیر احمد خرم (۴) سیّدہ محمودہ ظہور (۵) سیّد فرید احمد (۶) سیّد شعیر احمد عرف جمی۔

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل تشحیذی بچوں نے حل بھجوائے ہیں:۔

(۱) فاروق احمد ورک شیخوپورہ (۲) مصباح شاذیہ دار العلوم شرقی ربوہ (۳) محمد ساجد مبشّر دار الیمن ربوہ

جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر

تشحیذ الاذہان کا باتصویر سالنامہ

تشحیذ الاذہان کا جنوری ۱۹۷۹ء کا شمارہ سالنامہ ہوگا۔ انشاء اللہ۔
اس شمارہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے دورہ یورپ کی رنگین تصاویر بھی شائع ہوں گی۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر یہ باتصویر سالنامہ ہر بک سٹال سے دستیاب ہوگا۔
ایجنٹ و خریداران خریداری نمبر بتا کر دفتر سے حاصل کریں۔
(مبارک احمد خالد مینیجر تشحیذ الاذہان ربوہ)
قیمت سالنامہ:- تین ۳ روپے

Digitized by khilafat Library Rabwah

ناصرات کے صفحات

چہرے کے داغ

چہرے کے داغ دھبے ہونے کی وجہ سے چہرہ بدنما دکھائی دیتا ہے درج ذیل ترکیب سے یہ داغ دُور کیجئے :-

سونف ۱/۲ پاؤ ۔ خربوزے کے بیج ۱/۲ پاؤ
جَو ۱/۲ پاؤ ۔ سنگترے کے سوکھے ہوئے چھلکے ۱/۲ پاؤ

یہ تمام اشیاء لیکر کوٹ لیں۔ جب بالکل باریک ہو جائیں تو کسی ڈبے میں بند کر لیں، رات کو سوتے وقت تھوڑی سی سفوف میں تھوڑا سا دودھ ملا کر منہ پر مل لیں۔ صبح اٹھ کر کسی بڑھیا صابن سے منہ دھو لیں مسلسل استعمال سے داغ دُور ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ

بسکٹ بنانے کا طریقہ

اشیاء:- میدہ ایک سیر۔ گھی آدھ سیر۔ چینی ایک پاؤ۔ نمک دو چمچے۔ بیکنگ پاؤڈر یا کھانے کا سوڈا ۲ چمچے۔ دودھ آدھ سیر۔

ترکیب:- میدہ میں گھی ڈال کر خوب ملا لیں۔ دودھ میں چینی۔ نمک اور بیکنگ پاؤڈر گھول لیں۔ اب میدے میں یہ دودھ ڈال کر خوب سخت گوندھ لیں۔ تین گھنٹے بعد پیڑے بنا کر بیلن سے تختہ پر بیل لیں۔ کسی ڈبہ کے گول ڈھکن سے گول گول بسکٹ بنا لیں اور ماچس کی تیلی سے بسکٹ پر کچھ سوراخ کر دیں تو وہ اچھے لگیں گے۔ تمام بسکٹ ٹرے میں رکھ کر اُوپر دوسری ٹرے رکھ دیں۔ کوئلہ جلا کر بسکٹ کی ٹرے کے تقریباً ۴ انچ نیچے کوئلہ پھیلا دیں۔ کچھ کوئلے الٹی ٹرے کے اُوپر پھیلا دیں۔ کوئلوں کی آگ نہایت دھیمی رہے۔ نصف گھنٹہ کے بعد جب خوشبو آنے لگے تو کھول کر نکال لیں۔ لیجئے بسکٹ تیار ہیں۔ مزے مزے سے کھائیں۔

(عابدہ صدیقہ بنت عبدالکریم ربوہ)

چینی کے ٹوٹے برتن جوڑنے کا طریقہ

چینی کے ٹوٹے ہوئے برتن جوڑنا ہوں تو انڈے کی سفیدی میں تھوڑا سا اَن بجھا چونا ملا کر لئی بنائیں اور پھر جوڑ کر رکھ دیں۔ سوکھ کر جڑ جائیں گے۔

Digitized by khilafat Library Rabwah

ہر قسم کی انگریزی ادویات کی خرید
اور
نسخہ جات کی تیاری کے لئے

EL.KEMISTS

الکیمسٹس

سیٹلائٹ ٹاؤن۔ راولپنڈی

منظور شدہ کیمسٹس برائے واپڈا۔ ریڈیو پاکستان۔ پاکستان
اٹامک انرجی کمیشن۔ ایچ ایف ایف اور نسپاک NESPAK
خدمات سے فائدہ اٹھائیں
فون نمبر:— ۴۱۶۶۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

ہمارا آپ کا اور سب کا اخبار

اس میں حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات سے اقتباسات
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے روح پرور خطاب
علمائے سلسلہ کے اہم مضامین۔ بیرونی ممالک میں جماعت کی
تبلیغی مساعی کی تفاصیل اور ملکی و عالمی اہم خبریں شائع ہوتی ہیں۔
آپ خود بھی یہ اخبار پڑھیں اور دوسروں کو بھی مطالعہ کے
لئے دیں۔

اس کی توسیع اشاعت آپ کا جماعتی فرض ہے
(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

آپ کو معلوم ہی ہے؟ کہ
حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے مشہور شاگرد

حکیم نظام جان صاحب مرحوم

کے
دواخانہ کا نام اب

مشہور دواخانہ

ہو چکا ہے! درخط و کتابت کیلئے اب اتنا پتہ کافی ہوتا ہے

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۴۸۴۴۷ فون ربوہ ۶۴۸
نگران حکیم عبدالحمید درجہ اوّل

ہر قسم کا سامان سائنس و اچھی نرخوں
پر
خریدنے کے لئے

الائیڈ

سائنٹیفک سٹور

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ
یاد رکھیں
فون نمبر —— ۶۴۵۰۰

Digitized by khilafat Library Rabwah

ٹیلی ویژن ۔ ریفریجریٹرز ۔ سوئی گیس کے چولہے
جنریٹر اور کلکولیٹرز کی خریداری کے لئے

تشریف لائیں

لولان ریڈیو

۱۸۸ کشمیر روڈ ۔ راولپنڈی صدر

فون نمبر ۶۳۹۱۳

۹ ۔ بی سپر مارکیٹ F-6/4 اسلام آباد

فون نمبر ۲۲۹۱۳

Digitized by khilafat Library Rabwah

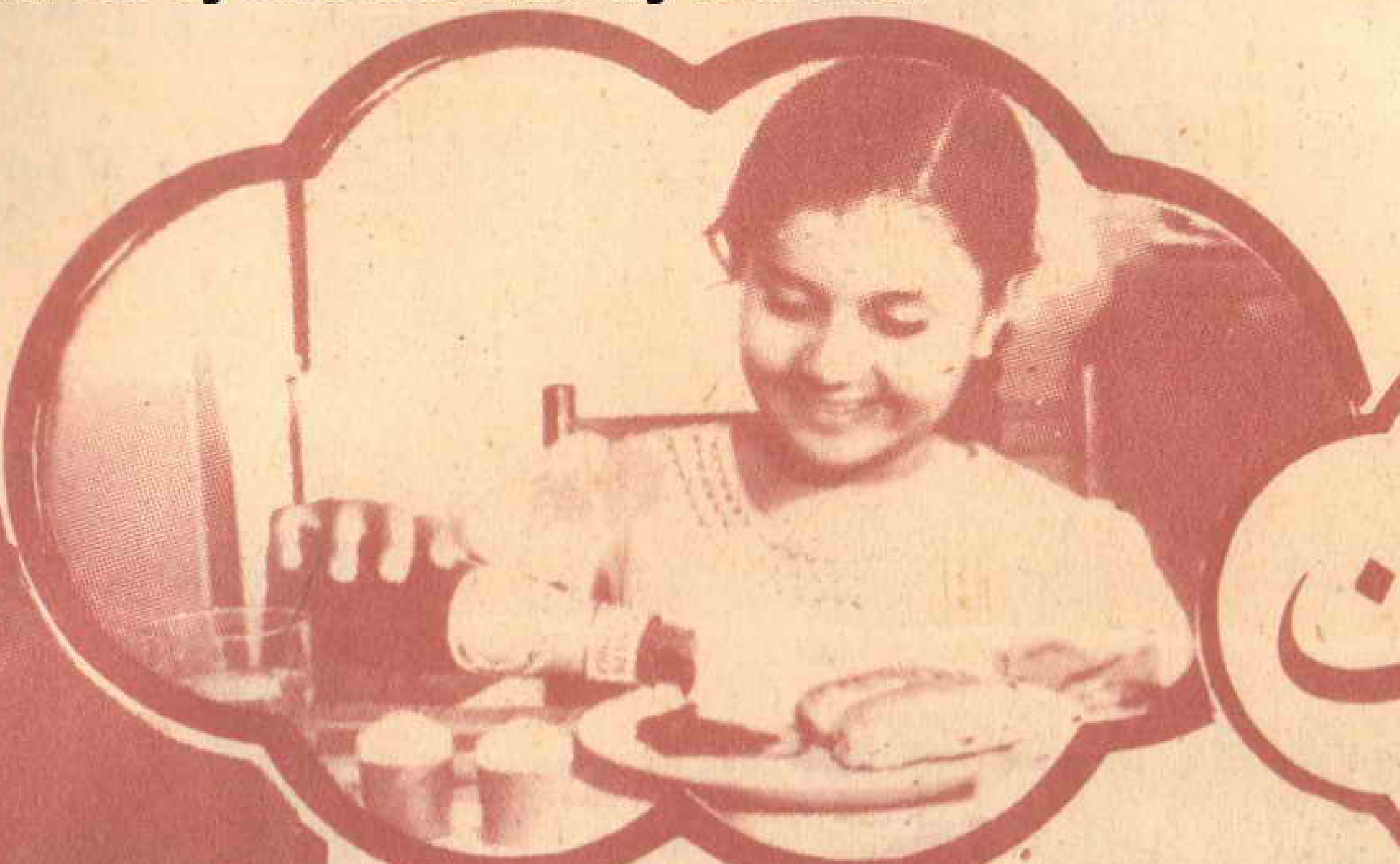

شیزان

ایک بار نہیں سو بار نہیں
میں تو کہوں گی لاکھوں بار

شیزان کی ہر چیز ہے سب سے مزے دار

شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ - بند روڈ - لاہور

Monthly **Tash-heez-ul-Azhan** Rabwah

November/December 1978

Editor, MOHAMMAD SHAFIQUE QAISAR

Digitized by khilafat Library Rabwah

Regd. No. L7128

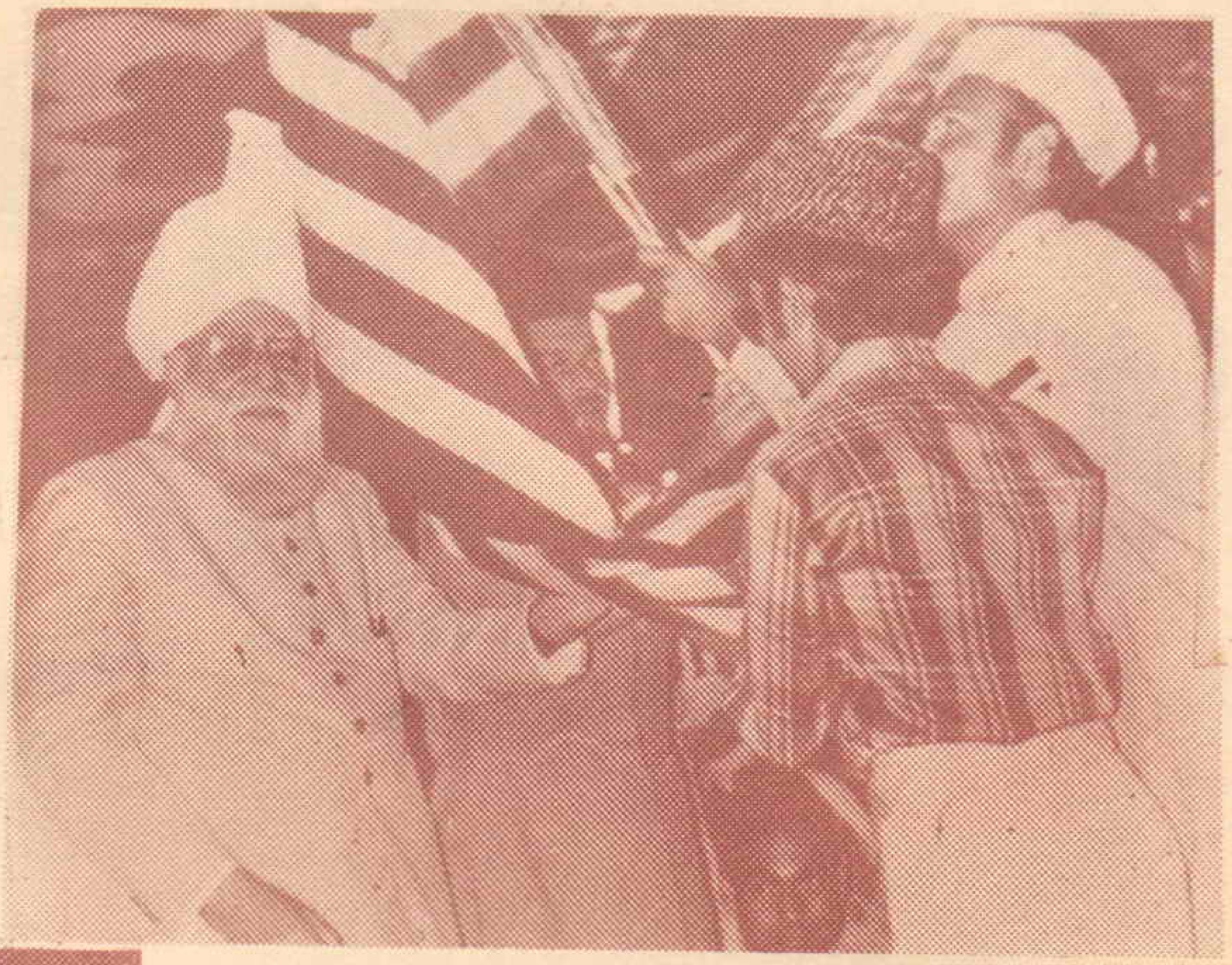

سال ۷۸-۱۹۷۷ء میں کارکردگی کے لحاظ سے مجلس اطفال الاحمدیہ عزیز آباد کراچی اوّل قرار پائی
مکرم قریشی محمود احمد صاحب قائد مجلس عزیز آباد اور مکرم الطاف قدیر صاحب ناظم مجلس اطفال الاحمدیہ
عزیز آباد کراچی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے سالانہ اجتماع ۱۹۷۸ء
کے موقع پر علمِ انعامی حاصل کر رہے ہیں۔

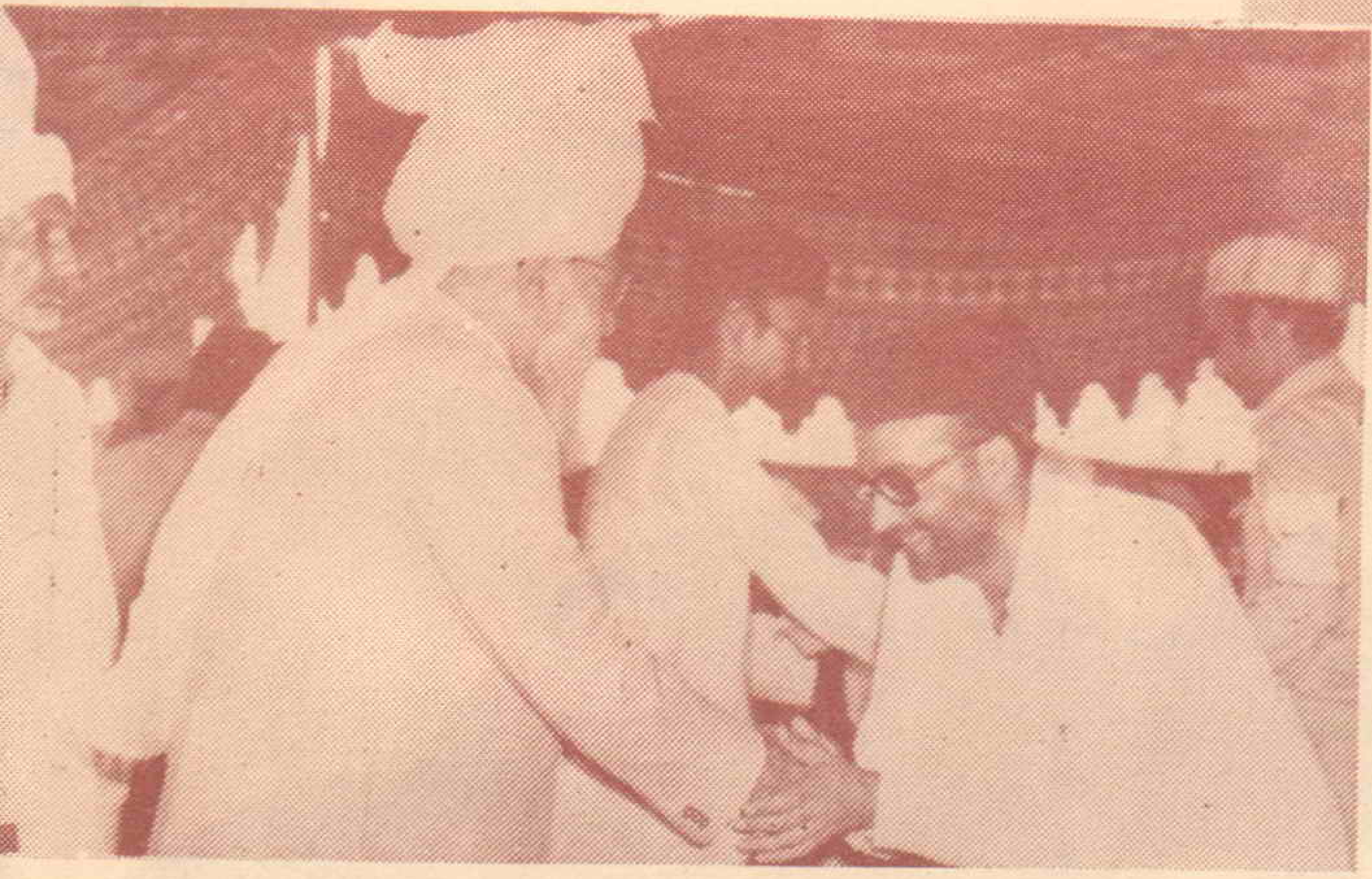

سال ۷۸-۱۹۷۷ء میں کارکردگی کے لحاظ سے مجلس اطفال الاحمدیہ دارالذکر فیصل آباد
دوم قرار پائی۔ مکرم میاں مبارک احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ دارالذکر فیصل آباد
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے سالانہ اجتماع ۱۹۷۸ء کے موقع پر
سندِ خوشنودی حاصل کر رہے ہیں۔

سال ۷۸-۱۹۷۷ء میں کارکردگی کے لحاظ سے مجلس اطفال الاحمدیہ ڈرگ روڈ سوم قرار پائی
مکرم محمد علی صاحب قائد مجلس ڈرگ روڈ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے سندِ
خوشنودی حاصل کر رہے ہیں۔

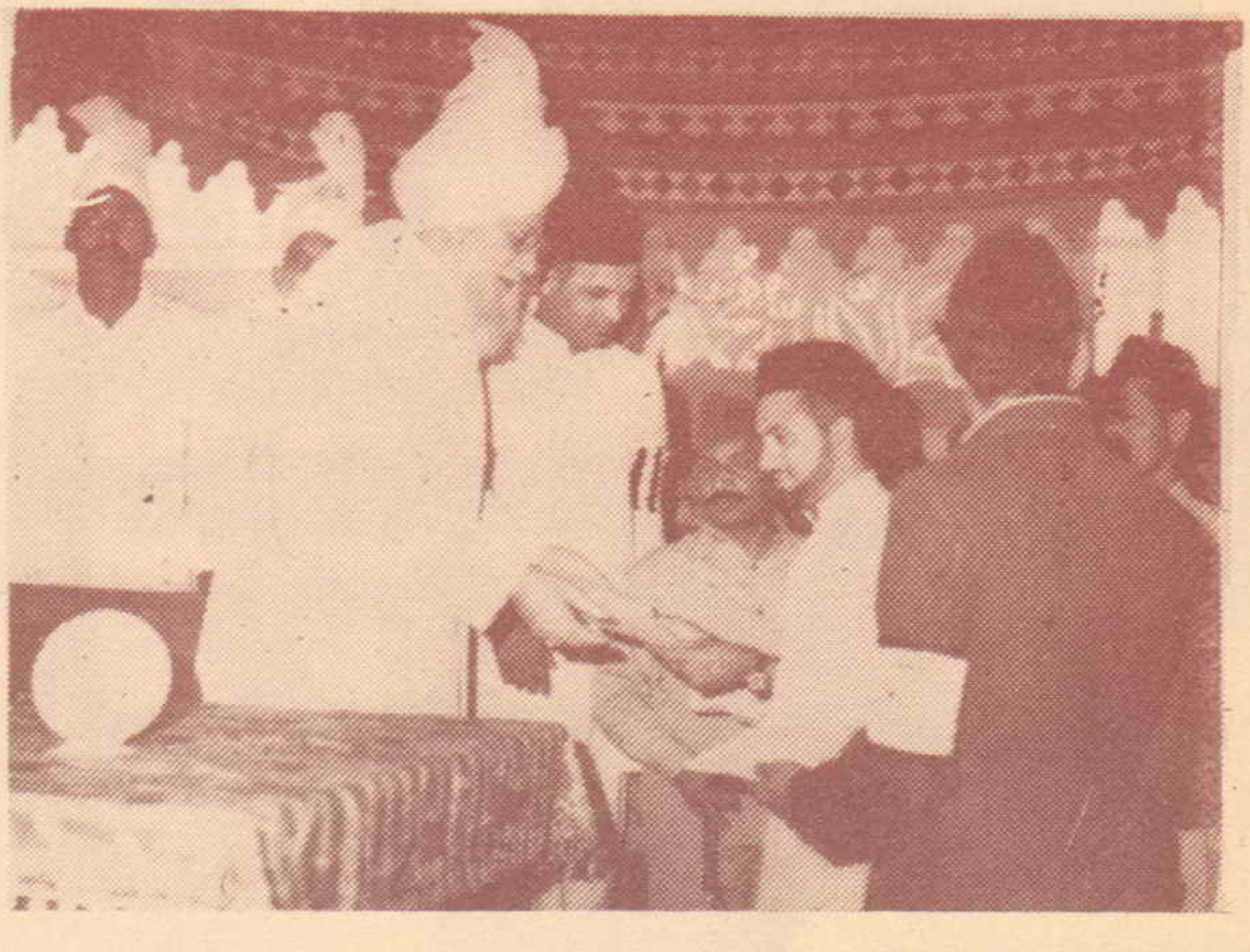

(صرف ٹائیٹل نصرت آرٹ پریس ربوہ میں چھپا)